ہرماہ چار زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

اپریل 2021ء / شعبان المعظم، رمضان المبارک 1442ھ

(دعوتِ اسلامی)

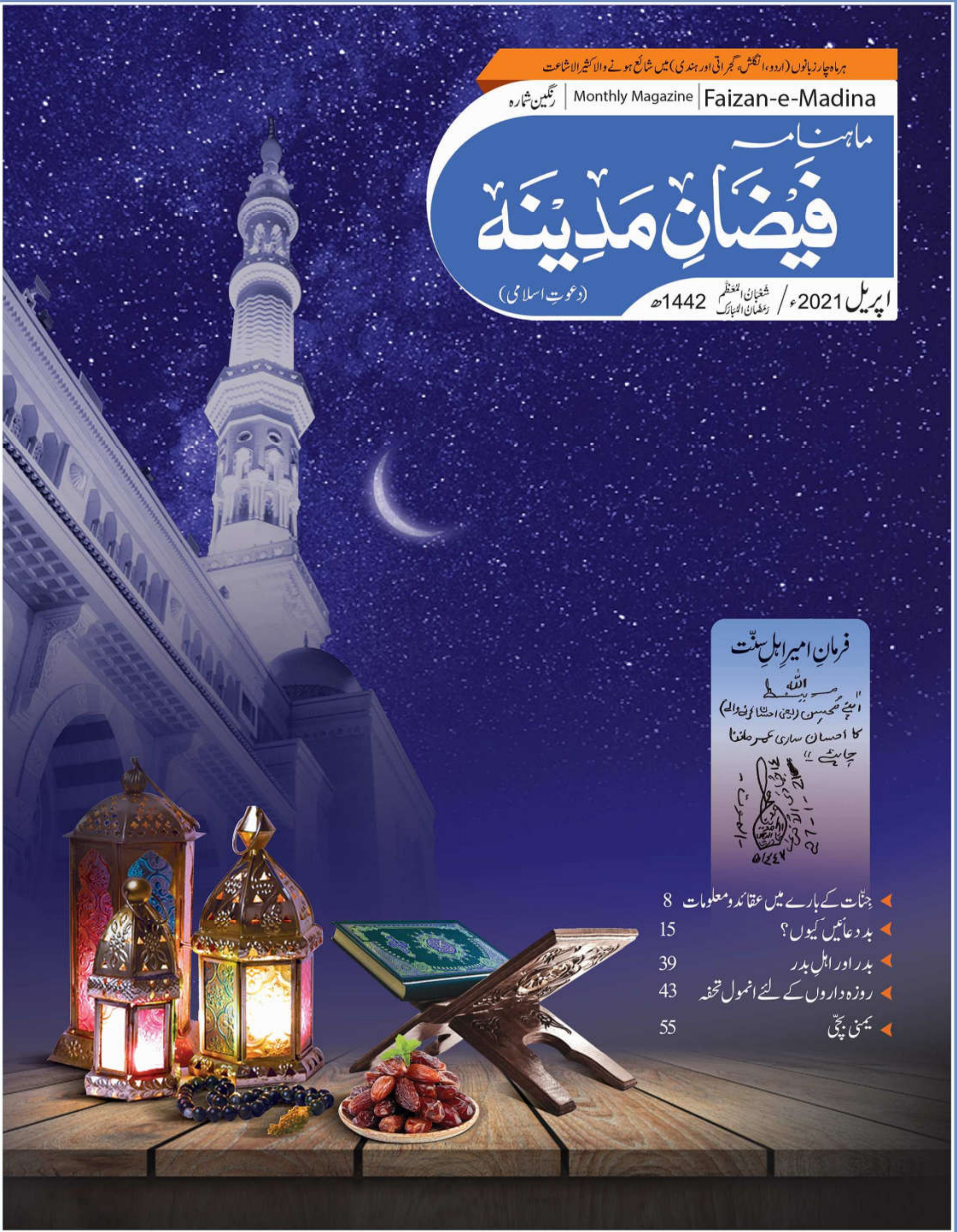

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت

"اپنے مُحسن (یعنی احسان کرنے والے) کا احسان ساری عمر ماننا چاہئے۔"

◄ جِنّات کے بارے میں عقائد و معلومات 8
◄ بد دعائیں کیوں؟ 15
◄ بدر اور اہلِ بدر 39
◄ روزہ داروں کے لئے انمول تحفہ 43
◄ یمنی بچّی 55

”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ پڑھنے کی برکات پر مَبنی حکایاتِ عطّاریہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ایک غیرملکی سفر کے دوران رات کے پچھلے پہر ایئرپورٹ سے اپنی رہائش گاہ جارہے تھے کہ راستے میں اچانک دُھند (Fog) بڑھ گئی۔ دُھند میں اضافے کے باعث راستہ صاف نظر نہیں آرہا تھا، ڈرائیور اسلامی بھائی نے تو کہہ دیا کہ اس حالت میں گاڑی نہیں چل سکتی۔

اس وقت حالت یہ تھی کہ اگر فوراً منزل کی طرف سفر نہ کیا جاتا تو نمازِ فجر قضا ہونے کا اندیشہ تھا کیونکہ قریب میں کوئی مسجد بھی کھلی ہوئی نہیں تھی اس لئے کہ ان دنوں وہاں کورونا کی وجہ سے مسجدیں جلدی بند کردی جاتی تھیں، راستے میں کسی پیٹرول پمپ وغیرہ پر رُک کر بھی نماز کی ادائیگی کی صورت نہیں بن سکتی تھی کیونکہ میڈیکل پرابلم کی وجہ سے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ بیسن پر کھڑے ہو کر وُضو میں پاؤں نہیں دھو سکتے اور عذر کی وجہ سے آپ نماز بھی کرسی پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

بہرحال اس مشکل گھڑی میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کے وِرد کی برکت کا ایک پرانا واقعہ یاد آیا اور آپ نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ پڑھنا شروع کردیا۔ اللہ پاک کے ان ناموں کی برکت سے چند ہی لمحوں میں ایسا لگا کہ دُھند چھٹنا شروع ہوگئی ہے اور راستہ صاف نظر آنے لگا اور گھر کی طرف سفر شروع ہوگیا، ایک مزید آزمائش یہ تھی کہ راستے میں ایک مقام پر پکے راستے سے اُتر کر کچے راستے سے گزر کر جانا پڑتا ہے جس میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ اللہ پاک کے کرم سے یہ مشکل بھی دور ہوگئی اور عام حالات کی نسبت یہ راستہ جلد طے ہوگیا۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے رہائش گاہ پہنچ کر وُضو کرکے نمازِ فجر پڑھی اور جب سلام پھیرا تو ابھی فجر کا وقت ختم ہونے میں ایک منٹ باقی تھا۔

اے عاشقانِ رسول! اس مدنی بہار میں ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کی برکت کے جس پُرانے واقعے کا ذکر ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شروع کے دنوں میں سندھ کے دورے کے دوران امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ایک جگہ بیان کرکے حیدرآباد میں کسی کے گھر پہنچنا تھا جہاں اسلامی بھائیوں کے لئے سحری کا انتظام تھا۔ بیان کے بعد فارغ ہوتے ہوتے دیر ہوگئی اور اب یہ فکر ہونے لگی کہ سحری کے وقت کے اندر اندر ان کے گھر کیسے پہنچیں؟ چونکہ انہوں نے سحری کا انتظام کیا ہوا تھا اس لئے تاخیر کی صورت میں انہیں پریشانی ہوتی۔ اس وقت بھی امیرِ اہلِ سنّت نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کا وِرد کیا تو اس کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وقت کے اندر اندر ان کے گھر پہنچ کر سحری کی ترکیب بن گئی۔

کیوں کرنہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

بیرونِ ملک پیش آنے والا واقعہ جب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے نگرانِ شوریٰ سے شیئر کیا تو وہ پنجاب کے سفر پر تھے، وہاں پر انہیں بھی ٹریفک کے رَش کا سامنا ہوا جس کی وجہ سے منزل پر پہنچنے میں تاخیر ہوجاتی اور نماز کی ادائیگی کے لئے وقت بھی کم رہ جاتا، چنانچہ انہوں نے بھی ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کا وِرد شروع کیا تو وہ رش سے جلدی نکل آئے اور منزل پر پہنچ کر وقت کے اندر اندر نماز پڑھنے کی سعادت پائی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: ”حَیّ“ اور ”قَیُّوم“ اللہ پاک کے صفاتی نام ہیں، اور اللہ پاک کے ہر نام میں بَرَکت ہی بَرَکت ہے۔ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ بہت ہی بابَرَکت وِرد ہے۔ اگر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو بکثرت ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ پڑھیں اِنْ شَآءَ اللہ آفتیں دور ہوں گی اور مشکلات حل ہوجائیں گی۔ (ماخوذ از مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاخریٰ 1442ھ)

بفیضانِ نظر سراج الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفخم حضرت سیّدنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اپریل 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 04

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ پڑھنے کی برکات	1	مناجات / نعت	3
قرآن وحدیث: نعمتیں اور شکر (قسط:02)	4		
کامل مؤمن کے 4 اوصاف	6	جنّات کے بارے میں عقائد ومعلومات	8
فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت: روزے کی حالت میں بال کٹوانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	10		
دارالافتاء اہلِ سنّت: کیا بے ہوش ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مع دیگر سوالات	12		
مضامین			
امانت داری	14	بد دعائیں کیوں؟	15
بے جا بحث مت کیجئے!	17	کیا کافر جنّتی یا ولی ہو سکتا ہے؟ (قسط:01)	19
قبر میں دیدارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	21	مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ پانچویں اور آخری قسط	23
شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:04)	25	کیریئر بہتر بنانے کے 30 طریقے (قسط:01)	27
تاجروں کے لئے			
حضرت عباس بن عبدُ المطلب رضی اللہ عنہما کا پیشہ	30	احکامِ تجارت	31
بزرگانِ دین کی سیرت			
حضرت عبدُ اللہ بن خباب رضی اللہ عنہما	33	اپنے بُزرگوں کو یاد رکھئے	35
متفرق: سفر میں ”دنیا سے سفر (یعنی موت)“ کو یاد رکھئے	37		
تعزیت وعیادت	38	بدر اور اہلِ بدر	39
مہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام	40	رازوں کی سرزمین	41
صحت وتندرستی: روزہ داروں کے لئے انمول تحفہ	43		
قارئین کے صفحات			
نئے لکھاری	45	آپ کے تأثرات	48
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے: دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	49		
بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“: اچھے اچھے کام/دانت صاف رکھئے	51		
مجھے دودھ پسند نہیں	52	جنگلی پڑوسی (قسط:01)	54
یمنی بچّی	55	کچرا	56
نماز کی حاضری / جملے تلاش کیجئے!	58	بچّوں کے عمومی جملے اور ان کا نفسیاتی اثر	60
اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“			
رمضان کی قدر کیجئے	61	تین مقدس بیبیاں	62
رپورٹس اور ضروری کاغذات تیسری اور آخری قسط	64	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	65

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء وتجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

مناجات

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے
مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص105

نعت

محمد مصطفےٰ جب حَشر میں تشریف لائیں گے
تو اپنے نام لیووں کو اِشارے میں چُھڑائیں گے

جو مَحْشَر میں پکاریں گے اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ
تو اُن کی دَست گیری کے لیے سرکار آئیں گے

جہنم چیختا جب عرصۂ مَحْشَر میں آئے گا
سیہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں چھپائیں گے

"محمد" وِردِ لب، دامانِ اَحمد دونوں ہاتھوں میں
گدایانِ نبی اس شان سے مَحْشَر میں آئیں گے

گزر جائیں گے پُل سے "رَبِّ سَلِّم" کی صدا سُن کر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

جو ہوں گی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہِ خُلد و کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

خدا چاہے تو پیشِ حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیلِؔ قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائیں گے

از: مَدّاحُ الْحَبِیْب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

قبالۂ بخشش، ص310

مشکل الفاظ کے معانی: **وِلا:** محبت۔ **حَشر:** قیامت۔ **مَحْشَر:** قیامت کا میدان۔ **اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ:** اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمایئے۔ **دَست گیری:** مدد۔ **عرصۂ مَحْشَر:** میدانِ قیامت۔ **سیہ کاروں:** گناہ گاروں۔ **گدایانِ نبی:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام۔ **رَبِّ سَلِّم:** اے میرے رب! (میری امت کو پُل صِراط سے) سلامتی سے گزار دے۔ قیامت کے دن حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زبان پر جاری کلمات۔ **شاہِ خُلد و کوثر:** جنت اور حوضِ کوثر کے مالک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **پیشِ حق:** اللہ پاک کی بارگاہ میں۔ **مولیٰ:** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

نعمتیں اور شکر (قسط:02)

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ-وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ(۴۰) ﴾ ترجمہ: اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے۔ (پ19، النمل:40)

تفسیر: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرنا ہم پر حق ہے اور اُس حق کی ادائیگی خدا کو پسند ہے، جبکہ ناشکری اُسے ناپسند ہے اور یہ عقیدہ بھی ذہن نشین رہے کہ شکر کا فائدہ ہماری ذات کو ہے اور ناشکری کا نقصان بھی ہم ہی کو ہے، کیونکہ خداوندِ قُدّوس بے نیاز ہے، اُسے کسی کے شکر یا ناشکری سے کوئی فرق نہیں پڑتا، چنانچہ قرآنِ پاک میں فرمایا: ﴿ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ- وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَۚ ﴾ ترجمہ: اگر تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔ (پ23، الزمر:7)

ناشکری عقل و نقل دونوں اعتبار سے مذموم ہے، نقل کے اعتبار سے یوں کہ قرآن میں فرمایا: ﴿ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ(۷) ﴾ ترجمہ: اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہے۔ (پ13، ابراھیم:7) ناشکری کے بدسے بدتر درجوں کے اعتبار سے اِس کی سزا بھی سخت سے سخت ترین ہے جیسے خدا کے وجود ہی کا اِنکار کرنا یعنی دہریت، خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا یعنی شرک اور خدا کے کسی حکم کا انکار کرنا یعنی کفر، یہ ناشکری کی سب سے بدتر صورتیں ہیں تو اِن کی سزا بھی سب سے سخت ہے جبکہ اعضاء کو گناہوں میں استعمال کرنا، پہلی صورتوں یعنی دہریت اور کفر و شرک سے کم تر ہے، لہٰذا اس کی سزا بھی اِسی کے مطابق ہے۔

ناشکری کا عقلی اعتبار سے مذموم اور شکر کا محبوب ہونا یوں واضح ہے کہ ہر انسان سمجھتا ہے کہ مُحسِن و مُنعِم کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور یہ ہر انسان کی فطرت میں ہے۔ اسی لئے اگر کوئی اپنے محسن کی ناشکری کرے تو اُسے مذموم سمجھا جاتا ہے۔ اِسی لئے دنیا میں جب کوئی کسی پر احسان کرتا ہے تو ہر مذہب و ملت اور علاقہ و قوم والا اپنی تہذیب و روایات کے مطابق مختلف الفاظ و اعمال کی صورت میں دوسرے کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ لوگوں کے احسانات پر اُن کا شکریہ ادا کرنا شریعت کو بھی پسند ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَایَشْکُرُ اللہَ مَنْ لَایَشْکُرُ النَّاس ترجمہ: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (سنن ابی داؤد، 4/335، حدیث:4811) اِسی وجہ سے دینِ اسلام میں ماں باپ اور استاد کا شکریہ ادا کرنے کا صراحت سے حکم دیا گیا ہے۔

جب مخلوق کی چند محدود مہربانیوں پر شکریہ ادا کرنا ضروری ہے تو خالقِ کائنات، ربُّ العالمین، اَرْحَمُ الرّٰاحِمین کی بے پایاں رحمتوں پر شکر ادا کرنا کس قدر ضروری ہو گا جس کی نعمتوں کا شمار بھی ہمارے بس میں نہیں ہے، جس نے ظاہری باطنی نعمتوں کی بارشیں ہم پر برسا دیں، جس کی نعمتوں کے دریا سے

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہم سیر اب ہو رہے ہیں، جس کی بارگاہ کے سوا کوئی نعمت کہیں سے مل ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ﴾ ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔ (پ14، النحل:18) مزید فرمایا: ﴿وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: اور تمہارے پاس جو نعمت ہے، سب اللہ کی طرف سے ہے۔ (پ14، النحل:53) اور فرمایا: ﴿وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةًؕ﴾ ترجمہ: اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔ (پ21، لقمان:20)

شکر کا حکم اور اُس کی فضیلت کا بیان قرآنِ مجید میں بڑی کثرت اور تاکید کے ساتھ موجود ہے، **رزقِ خدا کھانے پر شکرِ خدا ادا کرنے کا حکم یوں دیا گیا:** ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ(۱۷۲)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔ (پ2، البقرۃ:172) **سماعت و بصارت اور عقل و فہم کی عطا پر شکر ادا کرنے کا حکم یوں دیا:** ﴿وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۷۸)﴾ ترجمہ: اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو۔ (پ14، النحل:78) **شکر گزاروں کی عذاب سے نجات اور خدا کی بارگاہ میں قدر دانی کا تذکرہ یوں فرمایا گیا:** ﴿مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا(۱۴۷)﴾ ترجمہ: اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے۔ (پ5، النسآء: 147) **شاکرین کو بارگاہِ الٰہی سے عزت و صلہ سے نوازا جائے گا،** چنانچہ فرمایا: ﴿وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ(۱۴۵)﴾ ترجمہ: اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا کریں گے۔ (پ4، آل عمران:145) **خدا کی یاد، شکر کی ادائیگی اور ناشکری سے بچنے کا خوبصورت حکم ایک جگہ یوں دیا:** ﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ(۱۵۲)﴾ ترجمہ: تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پ2، البقرۃ:152)

شکر ادا کرنا نعمتوں کی حفاظت، بقا اور اضافے کا ذریعہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ ترجمہ: اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔ (پ13، ابراھیم:7) **شکر ادا کرنے سے ربِّ کریم کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے،** فرمایا: ﴿وَ اِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْؕ﴾ ترجمہ: اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے۔ (پ23، الزمر:7) **شکر کی ادائیگی اتنا خوبصورت عمل ہے کہ جنت میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا** چنانچہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو اُن سب کی زبانوں پر شکر کے کلمات ہوں گے، جیسا کہ سورۂ زُمَر میں فرمایا: ﴿وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ(۷۳) وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ(۷۴)﴾ ترجمہ: اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ۔ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اِس زمین کا وارث کیا، ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔ (پ24، الزمر:73، 74)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ شکر حکمِ خداوندی ہے، شکر گزار عذاب سے محفوظ رہے گا، شکر گزار کی بارگاہِ خداوندی میں قدر کی جائے گی، شکر گزار کو عمدہ جزا سے نوازا جائے گا، شکر ادا کرنا نعمتوں کی حفاظت، بقا اور اضافے کا ذریعہ ہے، شکر ادا کرنے سے ربِّ کریم کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے، شکر کی ادائیگی کا سلسلہ جنّت میں بھی جاری رہے گا۔ اب رہا یہ سوال کہ شکر کیسے ادا کرنا چاہیے، تو اس کی تفصیل ان شاء اللہ اگلی قسط میں پیش کی جائے گی۔

کامل مؤمن کے 4 اوصاف

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

ترجمہ: جو اللہ پاک کے لئے محبت کرے، اور اللہ پاک کے لئے دشمنی رکھے، اور اللہ پاک کے لئے عطا کرے اور اللہ پاک کے لئے روکے تو اُس شخص نے اپنا ایمان مکمل کیا۔[1]

اِس فرمانِ عالی شان کی وضاحت یہ ہے کہ محبت و نفرت دل کے کام ہیں اور دینا اور نہ دینا انسانی اعضاء کے کام، لہٰذا **جب دل اور اعضاء کے کام دونوں اللہ کے لئے ہوں تو بندے کا ایمان کامل ہو جاتا ہے** اور علما فرماتے ہیں کہ دل کی درستی سے عمل بھی دُرست ہو جاتا ہے کیونکہ جب دل اللہ پاک کی رضا کو پسند کرنے لگے تو اعضاء اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں نہیں لگتے بلکہ اُس کی رضا والے کام کرنا پسند کرتے ہیں۔[2]

اِس حدیثِ پاک کے مختصر الفاظ میں معیارِ زندگی مقرر کیا گیا ہے اور اس معیار کو کامل ایمان کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے، ہونا تو یہ چاہئے کہ ہمارے روز و شب، اقوال و افعال، لین دین، افکار و کردار اور ہمارے تمام تر کاموں کا دار و مدار اللہ پاک کی رضا پر ہو۔ مذکورہ حدیث میں کامل ایمان والوں کی چار صفات بیان کی گئی ہیں، اِن کی مختصر وضاحت ملاحظہ کیجئے:

1 "محبت" اللہ کے لئے ہو: دل کسی خوبی یا کمال کی وجہ سے کسی کی جانب کھنچا چلا جائے اُسے محبت کہتے ہیں۔[3] جب بندہ اپنے دل و دماغ میں یہ بات بٹھالیتا ہے کہ "اللہ پاک ہی کا حقیقی کمال ہے۔" بندہ ہر عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت و ارادے کو اخلاص کی کسوٹی پر پرکھ لیتا ہے، عمل کرنے کے دوران اللہ پاک کے بیان کردہ احکام کی خلاف ورزی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے، اگر کہیں کوئی کمی رہ جائے یا کوئی غلطی ہو جائے تو بارگاہِ الٰہی سے معافی طلب کرنے میں تاخیر نہیں کرتا ایسا بندہ اپنے قول و فعل، لین دین، محبت و نفرت بلکہ زندگی کے ہر ہر عمل میں اللہ پاک کی رضا کو پیشِ نظر رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہماری محبت اللہ پاک کے لئے ہے یا دنیا کے لئے؟ اس سلسلے میں امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باورچی سے اس لئے محبّت کرے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر غریبوں کو بانٹے تو یہ اللہ کے لئے محبّت ہے۔ اور اگر عالمِ دین سے اس لئے محبّت کرے کہ اس سے علمِ دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبّت ہے۔[4]

2 "بُغض" اللہ کے لئے ہو: ناپسندیدگی اور بغض کا ایک معیار وہ ہے جو ہر کسی نے اپنے حساب سے مقرر کر رکھا ہے اس میں بہت ساری ایسی غلطیاں ہیں جو دنیا و آخرت دونوں کی تباہی و

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بربادی کا سبب بنتی ہیں لیکن ایک وہ معیارِ ناپسندیدگی ہے جسے اللہ پاک نے مقرر فرمایا ہے اِسے اختیار کرنے کے بعد بندہ کسی بھی چیز، فعل یا فرد کو اسی لئے ناپسند کرتا ہے کہ وہ اللہ کو ناپسند ہے، یوں بندہ انانیت جیسی خامیوں کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔

3، 4 "عطا کرنا اور نہ کرنا" اللہ پاک کے لئے ہو: کسی بھی "عطا" سے ہماری لالچ یا محض ذاتی فائدہ وابستہ ہو تو اُس کے نتائج بھی خراب نکلتے ہیں جب کہ یہی کام اگر اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو تو ہمدردی اور خیر خواہی جیسے خوب صورت جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کسی کو حقارت یا ذاتی رنجش کی وجہ سے نہ دینا بھی بہت بُری بات ہے، اس سے ہمیں بچنا چاہئے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حدیث میں بیان کردہ یہ چاروں صفات اپنا کر ہم اپنا ایمان بھی کامل کرسکتے ہیں اور ظاہر و باطن بھی سنوار سکتے ہیں نیز یہ مبارک فرمان ہماری نیت و ارادے کی درستی کا بھی بہت بڑا سبب ہے اور اقوال و اعمال سنوارنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ آیئے! ہم محبت و نفرت اور نوازنے اور نوازشات روکنے کے نبوی اصول اپناتے ہیں اور کامل ایمان کی برکتوں سے مالامال ہو کر انفرادی و اجتماعی ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔

(1) ابوداؤد، 4/290، حدیث: 4681 (2) غذاء الالباب، 1/47 ملخصاً (3) فیض القدیر، 1/217 (4) اشعۃ اللمعات، 1/67۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ربیعُ الآخر اور جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "اللہ پاک کے 99 ناموں کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُس کی روزی میں برکت دے، اُس پر دنیا و آخرت میں اپنا خاص فضل و کرم فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 2 یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "دوزخ کے کُتّے" پڑھ یا سُن لے اُسے جہنّم کے عذاب سے محفوظ رکھ، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 3 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "سونے کا انڈا" پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ دے کر اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 4 یااللہ پاک! جو کوئی رسالہ "وُضو کا ثواب" کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کا نامۂ اعمال گناہوں سے پاک کردے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

رسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
اللہ پاک کے 99 ناموں کی برکتیں	13لاکھ83ہزار130	6لاکھ26ہزار130	20لاکھ9ہزار260
دوزخ کے کُتّے	14لاکھ81ہزار253	6لاکھ27ہزار375	21لاکھ8ہزار628
سونے کا انڈا	15لاکھ17ہزار135	6لاکھ82ہزار742	21لاکھ99ہزار877
وُضو کا ثواب	15لاکھ96ہزار61	6لاکھ88ہزار792	22لاکھ84ہزار853

جِنّات کے بارے میں عقائد و معلومات

مولانا محمد عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

ہم جس دنیا میں رہتے ہیں یہاں انسانوں کے علاوہ دیگر بے شمار مخلوق بھی آباد ہے۔ **بعض وہ ہیں** کہ جن کے متعلق مختلف کہانیاں اور واقعات موجود ہیں جیسے عُنقا پرندہ یا ڈائنوسارس وغیرہ۔ **بعض وہ ہیں** جنہیں ہم انسانی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں جیسے ہمارے اِرد گرد پائے جانے والے بے شمار انسان اور حیوانات چرند پرند وغیرہ۔ **بعض وہ ہیں** جنہیں ہم انسانی آنکھ سے تو نہیں دیکھ سکتے ہاں البتہ محسوس ضرور کرسکتے ہیں جیسے ہوا، خوشبو اور بدبُو وغیرہ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہے کہ چونکہ میں نے ہوا کو نہیں دیکھا اس لئے میں اسے نہیں مانتا، میں خوشبو کو نہیں مانتا کیونکہ میں نے اسے دیکھا نہیں ہے بلکہ صرف محسوس کرلینے پر ہوا کے وُجُود کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ **بعض وہ ہیں** کہ جنہیں مختلف آلات کے ذریعے ہی دیکھا جاسکتا ہے کیونکہ انہیں بغیر کسی آلے کے دیکھنا انسانی آنکھ کے بس کا کام نہیں جیسے ہمارے گِرد و نَواح میں پائے جانے والے اَن گِنت جراثیم، ہمارے خون میں پائے جانے والے ہیموگلوبن، وائٹ سیلز، جسم میں پائی جانے والی بیماریاں، کیلشیم، پروٹین، وٹامنز کس کی کتنی مقدار موجود ہے؟ کتنی کمی ہے؟ یہ سب وہ چیزیں ہیں کہ جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا اگرچہ بے شمار افراد ایسے ہیں کہ جنہوں نے ان بیان کردہ اشیاء میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا لیکن پھر بھی ہم سب مانتے ہیں کہ ان کا وجود ہے۔

ذرا غور کیجئے ایسا کیوں ہے؟ شاید آپ کے ذہن میں یہ بات آئے کہ ان چیزوں سے انکار اس لئے نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے وجود کا بتانے والے لوگ بے شمار ہیں اس لئے اگرچہ ہم نے نہیں دیکھا لیکن جب اتنی بڑی تعداد بتارہی ہے تو مان لینے میں ہی عافیت ہے کہ ان کا وجود ہے۔ اب غور فرمایئے ایک مخلوق ایسی بھی ہے کہ جسے اس کی اصلی حالت میں ہم اپنی آنکھ سے تو نہیں دیکھ سکتے البتہ اللہ پاک نے، اس کے نبیوں اور رسولوں نے، صحابۂ کرام، تابعین و صالحین، اولیا اور علما نے بتایا کہ نظر نہ آنے والی ایک مخلوق "جِنّات" بھی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایک طرف بڑی تعداد کو دلیل بناکر نظر نہ آنے والے جراثیم، خون کے سفید و سرخ اجزاء اور کیلشیم وغیرہ کے وجود کا اقرار اور دوسری طرف مَعاذَ اللہ جنّات کا انکار۔ یقیناً یہ تضاد اور کم عقلی کی بات ہے کیونکہ جب سب سے سچے ہمارے رب اور اس کے سچے رسولوں، بے شمار اولیا و علما نے فرمادیا کہ جِنّات کا وجود ہے تو بس بندۂ مؤمن کو تسلیم کرلینا چاہئے کہ جنّات کا وجود ہے۔ جنّات کے وجود کا انکار دائرۂ اسلام سے نکل جانے کا سبب ہے۔

جِنّات کا انکار کرنا کیسا؟ بعض لوگ یہ تو نہیں کہتے کہ جنات کا کوئی وجود نہیں ہے البتہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے جنّات کے وجود کا انکار لازم آتا ہے جیسے یہ کہنا کہ جنّات تو بدی کی طاقت کو کہتے ہیں۔ خوب یاد رکھئے! شیطان یا شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا دَرحقیقت ان کے جسمانی وُجود کا اِنکار کرنا ہے اور یہ کُفر ہے جیسا کہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (جنّات) کے وُجود کا اِنکار یا بدی کی قوت کا نام جنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔[1]

قراٰنِ پاک میں "سورۃُ الجِنّ" کے نام سے پوری ایک سورت ہے اور جنات کے وُجُود کا اِنکار گویا قراٰنِ پاک کی آیات کا اِنکار

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ
(اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہے۔ کیونکہ اللہ پاک جنات کی تخلیق کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔[2] دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جِنّ کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔[3]

جِنّ کیا ہیں اور وجہ تسمیہ: لغت میں جِن چھپے ہوئے، ڈھانپے ہوئے اور خفی کو کہتے ہیں، جن کو اسی لئے جن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے چھپا ہوتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ فرشتوں کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے تھے۔[4]

جنّات کی قسمیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنات کی مختلف شکلوں کے بارے میں فرمایا: جنات کی تین قسمیں ہیں: اوّل: جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، دوم: سانپ اور کتے اور سوم: جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔[5] ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس جنات کے وُفود کا آنا، قراٰن کی سورت بھول جانے پر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا، اپنی خوراک کے لئے بارگاہِ مصطفےٰ میں سوال کرنا وغیرہ ایسی بے شمار احادیث ہیں کہ جن سے جنات کا وجود روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے، جب اللہ پاک چاہے تو ان کی موجودگی کا احساس بھی ہوتا ہے جیسا کہ ایک دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام سے فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ جنات کو قراٰنِ مجید پڑھ کر سناؤں، تم میں سے کون میرے ساتھ آئے گا؟" تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے اپنے سر جھکا لئے۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ جب آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا تو حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ آپ کے ساتھ ہو لئے۔

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علاوہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ کی ایک وادی "شِعْبُ الحَجُوْن" میں داخل ہوئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے لئے ایک دائرہ کھینچا اور مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا اور تاکید فرمائی کہ "میرے واپس آنے تک یہاں سے باہر نہ نکلنا۔" پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تلاوتِ قراٰن کرنے لگے۔ میں نے گِدھ کی مثل اڑتے ہوئے پرندوں کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سنی۔ میں نے شدید شور بھی سنا حتّٰی کہ مجھے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلق اندیشہ ہوا۔ پھر بہت سی کالی چیزیں میرے اور حضور کے درمیان حائل ہو گئیں حتّٰی کہ مجھے آپ کی آواز مبارک سنائی نہ دیتی تھی پھر وہ سب بادل کی طرح چھٹنا شروع ہوئیں یہاں تک کہ غائب ہو گئیں۔ اسی دوران فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے استفسار فرمایا: "کیا سو گئے تھے؟" میں نے عرض کی: "اللہ پاک کی قسم! نہیں! یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو مدد کے لئے بلاؤں، یہاں تک میں نے سنا کہ آپ جنات کو عصا مبارک سے مارتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے: "بیٹھ جاؤ۔" تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم یہاں سے باہر نکل جاتے تو تمہاری خیر نہ تھی، ان جنات میں سے کوئی تم کو پکڑ لیتا۔" پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نے کچھ دیکھا؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں! میں نے کالے رنگ کے کچھ آدمی دیکھے جن پر سفید کپڑے تھے۔" حضور نے فرمایا: "وہ نصیبین کے جنات تھے۔" میں نے عرض کی: "میں نے شدید قسم کا شور بھی سنا تھا۔" آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ اپنے درمیان ایک مقتول کے فیصلے میں جلدی کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے فیصلے کے لئے کہا تو میں نے ان کے درمیان حق فیصلہ کر دیا۔"[6]

جنات کی تفصیلی معلومات کے لئے حضرت علّامہ بدرُ الدّین ابوعبداللہ محمد حنفی علیہ الرَّحمہ کی کتاب "آکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ" اور حضرت امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ کی کتاب "لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَان" نیز مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "قومِ جنات اور امیرِ اہلِ سنّت" کا مطالعہ بے حد مُفید ہے۔

---

(1) بہارِ شریعت، 1/97 (2) پ27، الذّٰرِیٰت:56 (3) پ14، الحجر:27 (4) عمدۃ القاری، 10/644 ملخصاً (5) مستدرک، 3/254، حدیث:3754 (6) الجامع لاحکام القراٰن، الاحقاف، تحت الآیۃ:29، جز16، 8/153۔

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیا کام کے دباؤ کی وجہ سے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟

سُوال: مُلازمین سے مالک روزے کی حالت میں عام دِنوں کی طرح کام لیتا ہو، اِحساس تک نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں ملازمین کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مالک اپنے مُلازمین کو روزے کی حالت میں رِعایت نہیں دیتا اور پورا کام لیتا ہے تو مالک کو ایسا کرنے کے بجائے روزے دار کے ساتھ اِحسان کرنا چاہیے۔(1)

بہر حال کام کی وجہ سے روزہ مُعاف ہو جائے یا قضا کرنا جائز ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر روزے کی حالت میں کام نہیں ہو سکتا تو کوئی اور روزی کا سبب تلاش کریں مگر کام کی وجہ سے ایک روزہ بھی ترک نہیں کر سکتے اور نہ قضا کر سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 2رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

2 روزے کی حالت میں بال کٹوانا کیسا؟

سوال: کیا روزے کی حالت میں بال کٹوا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بال بھی کٹوا سکتے ہیں اور کھال بھی کٹوا سکتے ہیں۔ بعض اوقات آپریشن کرنے کے لئے کھال کٹوانے کی بھی ضَرورت پڑتی ہے، جیسے اللہ نہ کرے کہ ہاتھ میں پھوڑا ہو گیا تو اب کھال کاٹنی پڑے گی، لیکن اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ عوام کے دَرمیان غَلَط مَسائل بہت چل رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے بچپن میں دیکھا ہے کہ لوگ روزے کی حالت میں منہ میں تھوک جمع کرکے پھینک دیتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اگر تھوک نگلیں گے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے وہ تھوکتے رہتے تھے حالانکہ منہ کے اندر کا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مدنی مذاکرہ، 2رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ عصر)

3 رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا کیسا؟

سُوال: رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ ایسا نہیں کہ نیت کرنے کے بعد کھا پی نہیں سکتے، ساری رات کھا پی سکتے ہیں، اگرچہ مغرب کے بعد ہی نیت کرلی ہو کہ روزہ رکھوں گا۔ سورج ڈوبتے ہی نیت کا ٹائم شروع ہو جاتا ہے۔(الجوھرۃ النیرۃ، ص175) اگر دَورانِ نماز بھی نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا تو نیت ہو جائے گی۔

(در مختار، 3/398- مدنی مذاکرہ، 2رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ عصر)

4 اگر تَراویح پڑھنا بھول جائیں تو وِتر کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر تَراویح پڑھنا بھول جائیں تو وِتر کے بعد تَراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وِتر کے بعد تَراویح پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت، 1/689ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

---

(1) حدیثِ پاک میں ہے: جو اِس مہینے (یعنی رَمَضان) میں اپنے غُلام پر تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔(شعب الایمان، 3/305، حدیث: 3608، صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

5 روزے کی حالت میں مہندی یا سُرمہ لگانا

سُوال: کیا روزے کی حالت میں لال رنگ کی مہندی اور سُرمہ لگا سکتے ہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں مہندی لگانے سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور روزے کی حالت میں سُرمہ لگانا بھی جائز ہے اگرچہ حلق میں سُرمے کا اثر بھی محسوس ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، 3/421، بہارِ شریعت، 1/982- مدنی مذاکرہ، 4 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

6 عقیقے کے بال

سُوال: بیٹا یا بیٹی کے بالوں کے پیسے نیک کام میں اِستعمال کرنے چاہئیں یا خیرات کر دینے چاہئیں؟

جواب: بچے کے جو بال عقیقے میں اُتارے جاتے ہیں ان بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا خیرات کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، 3/355) اور یہ بال دَفن کر دیئے جائیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص527 ملخصاً، بہارِ شریعت، 1/1144) یاد رکھئے! جو بھی چیز اِنسان کے بدن سے جُدا ہوتی ہے اسے دَفن کرنے کا حکم ہے اور اس کو بیچنا ناجائز ہے لہٰذا اس کی خرید و فروخت نہ کی جائے۔ (ھدایۃ، 1/23 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

7 مُرغ اور تیتر وغیرہ لڑانا کیسا؟

سُوال: مُرغ، تیتر اور کتے لڑانا کیسا؟

جواب: مُرغ، تیتر اور کتے لڑانا حرام ہے، لوگ مینڈھے اور دُنبے وغیرہ بھی لڑاتے ہیں یہ سب ناجائز اور گناہ والے کام ہیں۔ (دیکھئے، فتاویٰ رضویہ، 24/655) ان کا تماشا دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دیکھئے، بہارِ شریعت، 3/512- مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

8 نظر اُتارنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس کی نظر کیسے اُتاری جائے؟

جواب: نظر اُتارنے کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس پڑھ کر جس کو نظر لگی ہو اس پر دَم کر دیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، یکم محرم الحرام 1441ھ)

9 بچّی کا نام عَجْوَہ رکھنا کیسا؟

سُوال: بچّی کا نام عَجْوَہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: عَجْوَہ مدینۂ پاک بلکہ دنیا کی سب سے اعلیٰ کھجور ہے، اس نسبت سے نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

10 ڈَکار آئے تو کیا پڑھنا چاہئے؟

سُوال: جب ڈَکار آئے تو اُس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: جب بھی ڈکار آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا چاہئے، کیونکہ ڈکار ایک مصیبت تھی جو دور ہوئی، اِس لئے اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ (فوائد ابن الصلت، ص63، حدیث: 29) یہ سُوال ہوا تو مجھے جنّت کی ڈکار یاد آگئی۔ جنّت میں اِنْ شَآءَ اللہ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں خوب کھائیں گے تو چونکہ جنت میں کوئی تکلیف نہیں ہے، اِس لئے ایک خوشبودار ڈکار آئے گی اور کھانا ہضم ہو جائے گا۔

(دیکھئے، مسلم، ص1165، حدیث: 7152- مدنی مذاکرہ، 24 ربیعُ الآخر 1441ھ)

فَیضانِ رَمَضان

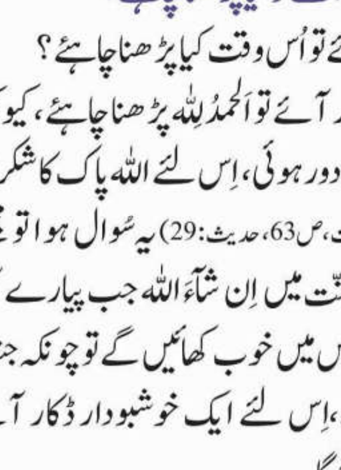

ماہِ رمضان اور روزے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس QR Code کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

دَارُالْاِفْتَاء اَھلِسُنَّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا بے ہوش ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی نیت سے سحری کی، تقریباً 3 گھنٹے 7 تا 10 طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اچانک خود بخود بے ہوش ہو گیا، 3 گھنٹے کے بعد ہوش میں آگیا۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس بے ہوشی کی وجہ سے روزے پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں لانے کیلئے ناک یا منہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ڈالی گئی جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو، مثلاً دوائی، پانی وغیرہ نہیں پلایا گیا، تو صرف بے ہوشی کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ خالی بے ہوش ہونا، ایسا سبب نہیں ہے جس سے روزہ فاسد ہو جائے۔

(المبسوط للسرخسی، 3/70، بہارِ شریعت، 1/967)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 بلاعذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "**مکتبۃ المدینہ**" کی شائع کردہ کتاب "**فیضانِ رمضان**" صفحہ: 175 پر پوائنٹ نمبر 11 میں ہے: "بلاعذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔۔۔ الخ" اس پر میرا سوال یہ ہے کہ یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تحریمی ہے یا مکروہِ تنزیہی؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تراویح کی نماز بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر پڑھنا خلافِ مستحب ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تنزیہی و خلافِ مستحب ہے۔

البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ صحیح قول کے مطابق اگرچہ بغیر کسی عذر کے تراویح کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے بھی ادا ہو جائے گی لیکن اس صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں آدھا ثواب ملے گا، لہٰذا اگر کوئی عذر نہ ہو تو پوری کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تراویح کی نماز کھڑے ہو کر ہی ادا ہو تاکہ پورا ثواب حاصل ہو۔

(ردالمحتار مع درالمختار، 2/603، بہارِ شریعت، 1/693 ملخصاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 زکوٰۃ کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ 1 بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں، کہ ان کو پال کر بڑا کرکے بیچ دیں گے۔

* محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

2 بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں کہ ان کی پرورش کر کے ان سے انڈے حاصل کریں گے اور ان کے انڈے بیچیں گے، مرغیاں بیچنا مقصود نہیں ہوتا۔

ان دونوں صورتوں میں مرغیاں خریدنے والے شخص کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 پوچھی گئی پہلی صورت میں یہ مرغیاں مالِ زکوٰۃ میں شامل ہوں گی، لہٰذا اگر یہ تنہا نصاب کو پہنچ جاتی ہیں، یا دیگر اموالِ زکوٰۃ (سونا، چاندی، مالِ تجارت، پرائز بانڈز اور کسی بھی ملک کی کرنسی) کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جاتی ہیں، اور دیگر شرائط بھی پائی جائیں، تو اب ان پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ نصاب سے مراد ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے مساوی کوئی مال مثلاً رقم وغیرہ ہے۔ (الدرالمختار متن ردالمحتار، 3/234، بہارِ شریعت، 1/892)

2 اس صورتِ حال کے مطابق مرغیوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ان سے حاصل ہونے والے انڈوں پر بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی کیونکہ یہ مالِ تجارت نہیں ہے۔ مرغیوں کو بیچنا مقصود نہیں ہے، اس لئے وہ مالِ تجارت نہیں ہے اور انڈوں کو خریدا ہی نہیں، اس لئے وہ بھی مالِ تجارت نہیں بنے گا، کیونکہ مالِ تجارت کے لئے کسی چیز کو خریدنا ضروری ہے۔ البتہ ان انڈے یا مرغیوں کو بیچنے کی صورت میں جو رقم حاصل ہوگی، وہ ضرور مالِ زکوٰۃ میں شامل ہوگی۔

(العنایہ ھامش فتح القدیر، 2/178، ملتقط از بہارِ شریعت، 1/883)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور اس رات عبادت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا حدیث سے ثابت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! حدیثِ پاک میں شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو عبادت کرنے اور پندرہ شعبان المعظم کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طلوعِ فجر تک فرماتا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، 2/160، حدیث: 1388)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپریل فول (April fool)

بعض نادان لوگ یکم (1st) اپریل کو اللہ پاک اور اس کے پیارے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو جھوٹ بول کر، مذاق کرکے، دھوکا دے کر اپریل فول مناتے ہیں جس سے وہ پریشان اور تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات یہ جان لیوا بھی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ جھوٹ بولنا اور کسی کے ساتھ ایسا مذاق کرنا جس سے اس کی دل آزاری ہو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (پ3، آل عمرٰن: 61) اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ (پ26، الحجرات: 11) نیز احادیثِ مبارکہ میں بھی جھوٹ اور مذاق کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بندہ اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (مسند احمد، 3/290، حدیث: 8774)

اللہ کریم ہمیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(اپریل فول کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مارچ 2017ء کے صفحہ 16 پر موجود مضمون ”اپریل فول“ پڑھئے)

امانت داری

مولانا شاہ زیب عطّاری مَدَنی*

دینِ اسلام انسانی حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے، یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام ان اعمال و افعال کا حکم دیتا ہے جن کے ذریعے انسانی حقوق کی حفاظت ہو۔ ایسے ہی افعال میں سے ایک "امانت داری" بھی ہے۔

اسلام میں امانت داری کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔[1]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور امانت داری: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی امانت داری کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امانت داری ہی کی وجہ سے کفارِ مکہ بدترین دشمن ہونے کے باوجود آپ کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔ **قابلِ تعریف افراد:** جو لوگ امانت داری کے وصف سے آراستہ ہوتے ہیں اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی بروقت ادائیگی کرتے ہیں وہ لوگوں میں پسندیدہ اور قابلِ تعریف ہوتے ہیں۔ امانت داری ایمان والوں کی بہترین صفت ہے اور ایک مسلمان کا امانت دار ہونا بہت ضروری ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔[2] یعنی ایمان کامل نہیں۔[3] **امانت داری کا وسیع مفہوم:** آج کل ہم سمجھتے ہیں کہ امانت داری کا تعلق صرف مال سے ہے اور اگر کسی نے ہمارے پاس کوئی مال رکھوایا تو اس کی حفاظت کرنا اور اسے وقت پر مکمل طور پر واپس کر دینا ہی امانت داری ہے۔ یہ بات دُرست ہے لیکن جس طرح یہ امانت ہے اسی طرح اور بھی بہت ساری چیزیں امانت میں داخل ہیں۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **اللہ پاک اور اس کے بندوں کے وہ حقوق جو ہمارے ذمے ہوں اور ان کی حفاظت و ادائیگی ہم پر لازم ہو انہیں امانت کہتے ہیں،**[4] اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی امانت داری ہے چنانچہ نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، سچ بولنا اور دیگر نیک اعمال ادا کرنا بھی امانت ہے۔ اسی طرح انسان کے اعضاء مثلاً زبان، آنکھ، کان، ہاتھ وغیرہ بھی اللہ پاک کی امانت ہیں اور ان اعضاء کو گناہوں اور فضولیات سے بچانا ان اعضاء کے معاملے میں امانت داری ہے۔ یوں ہی دوسرے کے راز کی حفاظت کرنا، پوچھنے پر دُرست مشورہ دینا، مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرنا، مزدور اور ملازم کا اپنا کام مکمل طور پر پورا کرنا بھی امانت داری میں داخل ہے۔ **ہم اور امانت داری:** جس طرح آج ہمارے معاشرے میں دیگر کئی اچھائیاں دَم توڑتی دکھائی دیتی ہیں وہیں امانت داری کا بھی فُقدان نظر آتا ہے۔ حالات اس قدر خراب ہوچکے ہیں کہ امانت دار اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے افراد کو بعض کم عقل لوگ بے وقوف سمجھنے لگے ہیں۔ گویا معاشرے کی سوچ اس قدر منفی ہوچکی ہے کہ بُرائی کو اچھائی اور اچھائی کو بُرائی سمجھا جانے لگا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر امانت داری کی صفت کو اجاگر کریں اور دوسروں کے حقوق پوری طرح ادا کریں۔

اللہ پاک ہمیں تمام امانتوں کی حفاظت کرنے اور ان کو پوری طرح ادا کرتے ہوئے ایک امانت دار اور سچا پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) پ5، النسآء: 58 (2) مسند احمد، 4/271، حدیث: 12386 (3) مراٰۃ المناجیح، 1/55 (4) مراٰۃ المناجیح، 3/236 ماخوذاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ اُمّ عطّار کراچی

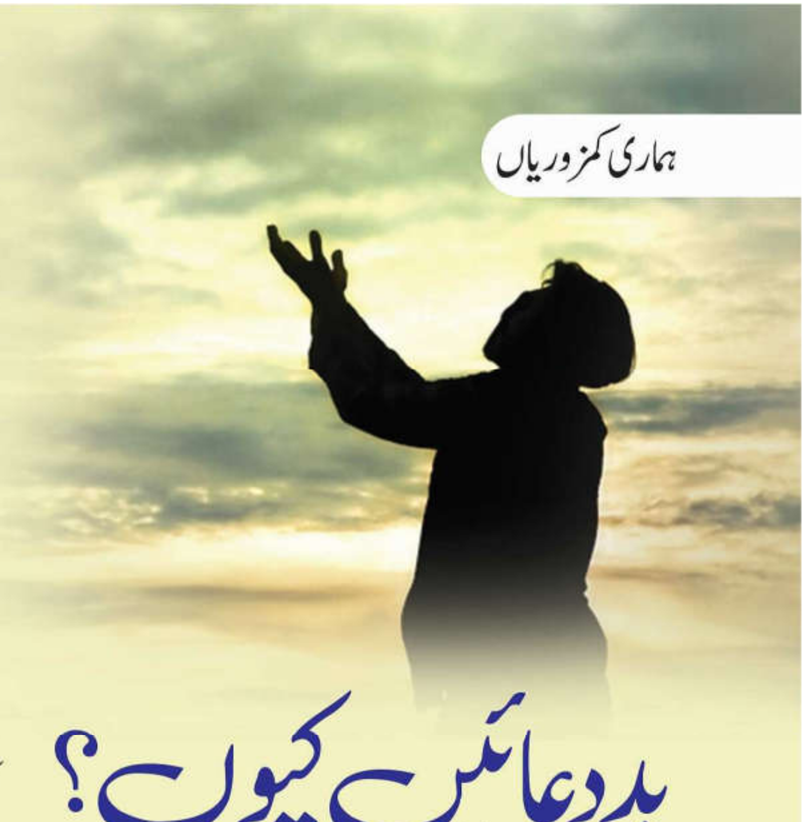

بددعائیں کیوں؟

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

کم و بیش 12 سو سال پہلے کے بُزرگ حضرت سیّدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کچھ لوگوں کے ساتھ دریائے دجلہ کے کنارے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک گروپ ڈانس پارٹی اور شراب نوشی وغیرہ میں مصروف تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کے ساتھیوں نے عرض کی: دعا کیجئے کہ اللہ ان کو غرق کر دے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر کہا: یااللہ! جس طرح یہ اِس جہاں میں عیش اور خوشی سے زندگی گزار رہے ہیں اگلے جہان یعنی آخرت میں بھی انہیں عیش نصیب فرما۔ آپ کے ساتھیوں نے عرض کی کہ حضور! آپ نے جو دعا کی ہے اس میں کیا راز ہے، ہم سمجھ نہیں سکے؟ آپ نے فرمایا: جس سے دعا کی ہے وہ اس راز کو جانتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ نوجوان شراب و رَباب پھینک کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے بُرے کاموں سے تائب ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم نے دیکھا کہ غرق ہوئے اور تکلیف پہنچے بغیر ہی ہمیں ہماری مراد حاصل ہو گئی۔[1]

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! دعا ہماری زندگی کی اہم عبادت اور اپنے ربِّ کریم سے حاجتیں مانگنے کا آسان ذریعہ ہے، دعا کی قبولیت اللہ پاک نے اپنے ذمۂ کرم پر لی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔[2]

دعا کی دو قسمیں: ہم عموماً دو قسم کی دعائیں مانگتے ہیں، ایک وہ جس میں اپنی یا کسی اور کی بھلائی، خیر خواہی یا نفع شامل ہوتا ہے جیسے یااللہ! مجھے نیک بنادے، یااللہ! میری روزی میں برکت عطا فرما، یااللہ! میرے بیٹے کو بیماری سے شفا دے، یاالٰہی ہمارا سارا قرضہ اُتر جائے وغیرہ، اور دوسری وہ دعا جو خود اپنے یا کسی اور کے خلاف مانگی جاتی ہے، اسے بددُعا کہا جاتا ہے جیسے اللہ کرے اس کا ایکسیڈنٹ ہو جائے، یہ ایک ایک روپے کا محتاج ہو جائے، اس کے گھر کو آگ لگ جائے، اس کا کاروبار تباہ ہو جائے، یہ اندھا ہو جائے، اس کے بدن میں کیڑے پڑیں وغیرہ۔ دونوں قسم کی دعاؤں کا ذکر قراٰنِ پاک میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے: ﴿ وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ-وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(۱۱) ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔[3] یعنی اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصّہ میں آکر ان سب کو کوستا رہتا ہے اور ان کے لئے بددعائیں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔[4]

خود کو بددُعا نہ دو: اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ہمیں اپنے آپ کو اور دوسروں کو بددُعا دینے سے روکا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا: تم نہ اپنے آپ کو بددُعا دو، نہ اپنی اولاد کو بددُعا دو اور نہ اپنے اَموال کو بددُعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ گھڑی ہو جس میں اللہ پاک سے جس عطا کا بھی سوال کیا جائے تو وہ دُعا قبول ہوتی ہو۔[5]

اب کسی کے لئے بددُعا نہ کرنا: تابعی بُزرگ حضرت سیّدُنا سعید بن جُبَیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مرغا تھا، (رات کے وقت) جب وہ اذان دیتا تو آپ اُٹھ کر نماز پڑھتے تھے، ایک رات مرغ نے اذان نہ دی تو آپ نماز کے لئے بیدار نہ ہو سکے، صبح آپ کو اس معاملے کا

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

بڑا صدمہ پہنچا، آپ نے کہا: آج مرغ کو کیا ہو گیا؟ اللہ اس کی آواز ختم کر دے چنانچہ اس کے بعد کبھی کسی نے اس مرغ کی آواز نہیں سُنی۔ آپ کی والدہ نے فرمایا: بیٹا! اب کبھی کسی کے لئے بددُعا مت کرنا۔[6]

ہم بددُعا کیوں کرتے ہیں؟ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں جس کے ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو درد پورا بدن محسوس کرتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خلاف دعا کرنے لگتا ہے! دیکھا جائے تو اس کا سبب غصہ، حسد (جیلسی)، بغض و کینہ اور سامنے والے کا ظالم اور گناہوں میں مبتلا ہونا ہو سکتا ہے۔

غیر مسلم کے لئے بددعا: اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظنِّ غالِب ہو اور اس کے جینے سے دین کا نقصان ہو تو ایسے شخص پر بددُعا (یعنی مرنے کی دعا کرنا) دُرُست ہے۔[7]

مسلمان کے لئے بددُعا: اس کی چند صورتیں ہیں: 1 سُنّی مسلمان اگر کسی پر ظالم نہیں تو اس کے لئے بددعا نہ چاہئے بلکہ دعائے ہدایت کی جائے کہ جو گناہ کرتا ہے چھوڑ دے، اور اگر ظالم ہے اور مسلمانوں کو اس سے ایذا (یعنی تکلیف) ہے تو اس پر بددعا میں حرج نہیں، وَھُوَتعالیٰ اعلم۔[8] 2 کسی مسلمان کو یہ بددُعا کہ تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تو آگ یا دوزخ میں داخل ہو! نہ دے کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارِد ہے۔[9] 3 کسی ظالم سے امید توبہ اور ترکِ ظلم کی نہ ہو اور اس کا مرنا تباہ ہونا خَلْق (یعنی مخلوق) کے حق میں مفید ہو، ایسے شخص پر بددعا دُرُست ہے۔[10] 4 ظالم کے خلاف دعا کرنے والا اپنا بدلہ لے لیتا ہے، چنانچہ سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَنْ دَعَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ، فَقَدِ انْتَصَرَ ترجمہ: جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف بددُعا کی تو اس نے اپنا بدلہ لے لیا۔[11] 5 جس نے کسی پر ظلم کیا ہو تو وہ اتنی ہی بددعا دے جتنا اُس نے ظلم کیا ہے، اس سے آگے مت بڑھے، اور اگر اس کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرے اور درگزر سے کام لے تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

چور کو بددُعا دینے سے روکا: حضرت سیّدنا ربیع بن خُثَیم رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے ان کا گھوڑا چوری کر لیا، جس کی قیمت بیس ہزار درہم تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکڑنے کے لئے نہ تو نماز توڑی نہ ہی پریشان ہوئے۔ کچھ لوگ تسلّی دینے آئے تو فرمایا: میں نے اسے رسی کھولتے دیکھ لیا تھا۔ عرض کی گئی: آپ نے اُسے بھگایا کیوں نہیں؟ فرمایا: میں گھوڑے سے زیادہ پسندیدہ کام یعنی نماز میں مصروف تھا۔ لوگ چور کے لئے بددُعا کرنے لگے تو فرمایا: اسے بددُعا نہ دو اور اچھی بات کرو کیونکہ میں اپنا گھوڑا اس پر صدقہ کرچکا ہوں![12] 6 ظالم کے خلاف بددُعا کرنا چاہے تو اس کے اہلِ خانہ کو اس میں شامل نہ کرے جب تک کہ وہ ظالم کے ظلم کے ذمّہ دار اور اس کے ساتھ شریک نہ ہوں۔

مظلوم کی بددُعا سے بچو: ہمیں ظلم کرنے اور مظلوم کی بددُعا سے بچنا چاہئے، سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مظلوم کی بددُعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتا۔“[13] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، ”مظلوم کی بددعا مقبول ہے اگرچہ وہ فاجر (یعنی گناہ گار) ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کا فجور تو اس کی اپنی جان پر ہے۔“[14]

ظالم کا پیٹ پھٹ گیا: حضرت سیّدُنا عبدُ المطلب بن ربیعہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بنی کِنانہ کا ایک شخص زمانۂ جاہلیت میں اپنے چچا کے بیٹے پر ظلم کرتا تھا۔ اس نے اسے اللہ اور اپنی رشتہ داری کے واسطے دیئے مگر وہ ظلم کرتا رہا۔ اس لڑکے نے حرم شریف میں داخل ہو کر دُعا مانگی: اے اللہ! میں تجھ سے ایک مجبور شخص کی طرح دعا کرتا ہوں کہ تو میرے چچا کے بیٹے کو ایسی بیماری میں مبتلا کر جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ جب وہ لڑکا واپس آیا تو اس کے چچا کا بیٹا پیٹ کے مرض میں مبتلا تھا، اس کا پیٹ مشکیزے کی طرح پھول کر پھٹ گیا۔[15]

اللہ کریم ہمیں دعائے خیر کرنے اور لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) تذکرۃ الاولیاء، 1/242 ملتقطاً (2) پ24، المؤمن:60 (3) پ15، بنی اسرآءیل:11 (4) خزائن العرفان، ص527 (5) مسلم، ص1226، حدیث:3009 (6) حلیۃ الاولیاء، 4/303 (7) فضائل دعاء، ص187 (8) فتاویٰ رضویہ، 23/182 (9) فضائل دعاء، ص203 (10) فضائل دعاء، ص187 (11) ترمذی، 5/324، حدیث:3563 (12) احیاء العلوم، 4/349 (13) کنز العمال، 2/200، حدیث:7594 (14) الترغیب والترہیب، 3/130، حدیث:18 (15) در منثور، 1/302۔

بے جا بحث مت کیجئے!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

16 جنوری 2021 کی بات ہے کہ میں بیرونِ ملک سے جہاز کے ذریعے واپس پاکستان آرہا تھا، ایس او پیز کے مطابق مسافروں نے چہروں پر ماسک لگا رکھے تھے، ابھی جہاز اُڑا نہیں تھا کہ اتنے میں ایک بڑے میاں جن کی عمر 70 سال سے زائد لگ رہی تھی، ان کی آواز سنائی دی جو چیخ کر کسی اور پیسنجر کو ماسک لگانے کا کہہ رہے تھے، اس آدمی نے جواب دیا: میں بات کر رہا ہوں۔ بڑے میاں نے پھر چیخ کر کہا: بات نہیں کر اور ماسک لگا، کیا پتا نہیں ہے کہ "کرونا" ہے؟ یوں کچھ دیر تک دونوں کی بحث چلتی رہی۔

اے عاشقانِ رسول! میرے خیال میں بڑے میاں کی بات غلط نہیں تھی البتہ ان کا انداز کچھ جارحانہ تھا جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا، مگر سامنے والا شخص اگر بحث کرنے کے بجائے بڑے میاں کی بات مان لیتا اور توجہ دلانے پر یہ کہہ دیتا کہ "سوری" میں بات کر رہا تھا ابھی ماسک لگالیتا ہوں تو اس شخص کا کیا جاتا، بلکہ اسے یہ محسوس کرنا چاہئے تھا کہ شاید میرے ماسک نہ لگانے سے بڑے میاں کو ڈر لگ رہا ہے اور انہیں تکلیف ہورہی ہے، کیونکہ ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق زیادہ تر بچّے اور بڑی عمر کے افراد کرونا کا شکار ہوسکتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ مجھے ماسک لگانے کا کہہ رہے ہوں۔ نیز وہ شخص یہ بھی تو سوچ سکتا تھا کہ یہاں اس وقت ماسک لگانا ایک رول اور قانون ہے جسے فالو نہ کرنے پر بڑے میاں میری توجہ دلا رہے ہیں لہٰذا مجھے تو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے نہ کہ ان سے بحث۔ بہرحال معاشرے کے اندر اس طرح کے افراد کی کمی نہیں کہ جنہیں ان کی غلطیوں پر توجہ دلائی جائے تو بات کو تسلیم کرنے اور اپنی غلطی کو سدھارنے کے بجائے اُلٹا بحث کرنے پر اتر آتے ہیں اور بالآخر وہ بحث و مباحثہ جھگڑے کی صورت اختیار کرلیتا ہے، اس کا کم از کم نقصان دل میں نفرت بیٹھ جانے کی صورت میں نکلتا ہے، میرا تو مشورہ یہ ہے کہ آدمی اگر حق پر ہے تو بھی اپنے دلائل تب دے کہ سامنے والے کے ماننے کی امید ہو یا جب اپنے دلائل دے لے اور دیکھے کہ سامنے والا نہیں مان رہا تو بحث میں ہرگز نہ پڑے اور ممکن ہو تو وہاں سے آگے پیچھے ہوجائے اسی میں عقل مندی ہے، کیونکہ **عقل مند آدمی بے جا بحث مباحثوں میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔**

بعض اوقات کچھ مذہبی معاملات میں بحث کرنی ہوتی اور اپنے دلائل لانا پڑتے ہیں، یہ الگ صورتیں ہیں، اس حوالے سے احیاءُ العلوم کی تیسری جلد میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

بہت کچھ بیان فرمایا ہے۔

میں ایک جنرل بات کر رہا ہوں کہ عام طور پر جھگڑے کی زیادہ تر وجہ بحث اور تکرار ہوا کرتی ہے، بھائی بہنوں کی لڑائیوں، شوہر اور بیوی کے درمیان نفرتوں، ساس بہو کی جنگوں، سینیئرز اور جونیئرز میں آپس کی کھینچاتانیوں کی ابتدا عموماً اسی بے جا بحث سے ہوتی ہے، میری گزارش ہے کہ اگر آپ غلطی پر ہیں تو توجہ دلانے پر فوراً مان لیں، یہ عادت آپ کے ساتھ ساتھ سامنے والے شخص کو بھی امن و سکون میں رکھے گی، ہو سکے تو جسے آپ نے بڑا تسلیم کیا ہے یا جسے شریعت و معاشرے نے آپ کا بڑا بنایا ہے تو اس کی بات کو اہمیت دیں اور کسی بھی معاملے میں اس سے بے جا بحث نہ کریں، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ غلطی نہ کرنے کے باوجود آپ غلطی کو تسلیم کر لیں، میری عرض صرف اتنی ہے کہ بحث و تکرار سے خود کو بچائیں اور اِگنور کریں، امن، محبّت اور پیار کی طرف آئیں، سامنے والے کی بات اگر درست ہے مگر لہجہ غلط ہے تو فی الحال اس کی بات مان لیں اور جب موقع ملے تو اچھے انداز سے اُس لہجے کی طرف اس کی توجہ دلائیں یا پھر صبر کر کے ثواب کمائیں، مثلاً آپ کو کسی نے جھڑک کر کہا کہ ”جوتے یہاں کیوں اتارے یہ کوئی جوتے اتارنے کی جگہ ہے؟“ اور واقعی وہ جوتے اتارنے کی جگہ نہیں تھی تو لہجہ اگرچہ غلط ہے مگر بات درست ہے، لہٰذا آپ کہیں: معذرت! پھر کبھی موقع ملے تو اسے کہہ دیں: آپ یہ بات نرمی سے کہتے تو بہت اچھا تھا، یونہی آپ کو تلخ لہجے میں کہا گیا کہ یہ چائے کا کپ یہاں کیوں رکھا اور واقعی وہاں نہیں رکھنا تھا یا غصے میں کہا گیا کہ یہ کوئی آنے کا ٹائم ہے؟ واقعی وہ ٹائم آنے کا نہیں ہے، تو ”معذرت معذرت“ یا ”سوری سوری“ کہہ کر بات ختم کر دیں، اب اگر آپ نے سخت لہجہ اپنایا تو یہ اس طرح ہو گا جیسے پتھر سے پتھر ٹکراتا ہے تو چنگاری نکلتی ہے، آگ سے آگ بجھتی نہیں ہے، آگ تو پانی سے بجھتی ہے۔

حضرت سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جب اللہ پاک کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور بحث و مباحثہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور جب اللہ پاک کسی بندے سے شَر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور بحث و مباحثہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 8/405، رقم:12690)

تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا ابو ایوب میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ کا کوئی دوست آپ سے متنفر ہو کر جدا نہیں ہوا؟ فرمایا: کیونکہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ ہی اسے کسی بات کا نشانہ بناتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، 4/110، رقم:4817)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اپنی گفتگو اور لہجہ دونوں ہی شریعت کے مطابق رکھئے، بے جا بحثوں میں مت پڑیئے، اپنی غلطیوں کو قبول کرتے ہوئے توجہ دلانے والے کا شکریہ بھی ادا کیجئے، بلکہ آپ کی غلطی نہ بھی ہو پھر بھی بحث و مباحثے کی طرف مت جائیے اور سامنے والے کے ساتھ خوش اَخلاقی سے ہی پیش آیئے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کی یہ عادت دینی کاموں میں ترقی کے لئے آپ کی معاون ثابت ہو گی۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2021ء“ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد عبد الرافع (اسلام آباد) (2) محمد عمر (لاہور) (3) صائم رضوان (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) اونٹ کی سواری، ص54 (2) سفید خرگوش، ص55 (3) دعا، ص52 (4) انگوٹھا چوسنا، ص52 (5) محبت کا انوکھا انداز، ص58۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** ✽ بنتِ محمد سلمان (کراچی) ✽ بنتِ نور (اٹک) ✽ عبدُ القادر (حیدر آباد) ✽ سید شایان سرور (کراچی) ✽ محمد عبدُ اللہ عطّاری (کراچی) ✽ بنتِ محبوب علی (لاہور) ✽ فیضان امجد (رحیم یار خان) ✽ بنتِ آفتاب (میانوالی) ✽ غلام دستگیر عطّاری (سیالکوٹ) ✽ بنتِ محمد صدیق (فیصل آباد) ✽ بنتِ شاہد (کراچی) ✽ بنتِ حبیب (شور کوٹ)۔

(قسط:01)

کیا کافر جنّتی یا ولی ہوسکتا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دینِ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آخرت کی نجات صرف اہلِ ایمان کو نصیب ہوگی اور دنیا میں کوئی کافر کتنا ہی اچھا عمل کرلے، اگر وہ کفر کی حالت میں مرا، تو آخرت میں اسے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ یہ وہ عقیدہ ہے جسے قرآن و حدیث پڑھنے والا ہر مسلمان بخوبی جانتا اور ہر صاحبِ ایمان مانتا ہے اور جس میں آج تک کسی نے شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا لیکن افسوس کہ موجودہ زمانے میں اسلام سے دوری، عظمتِ اسلام سے بے خبری اور ایمان کی قدر و منزلت دل میں نہ ہونے کی وجہ سے کلمہ پڑھنے والے لبرل، سیکولر لوگ اس بنیادی عقیدے سے بھی انحراف کرتے اور اس کے خلاف لکھتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ طریقۂ واردات یہ ہے کہ کسی کافر سائنسدان یا انسانیت کی خدمت کرنے والے غیر مسلم کے کارنامے بیان کرکے پہلے پوری دنیا میں اُس کے فیضِ عام کے سچے جھوٹے قصے بیان کئے جاتے ہیں اور پھر اسے کافر مانتے ہوئے بھی خدا کا مقرب، اللہ کا ولی، جنتی روح وغیرہ کی جھوٹی سندیں جاری کردی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ عدل سے یہ قطعی قانون بنایا ہے کہ اچھے اعمال پر آخرت میں جزا پانے کے لئے ایمان شرط ہے۔ اگر کوئی یہ شرط پوری کرتا ہے تو آخرت میں جزا کا حق دار ہے ورنہ اسے دنیا ہی میں عزت، دولت، شہرت، منصب، رزق، سہولیات اور اس طرح کی چیزیں صلہ میں دیدی جاتی ہیں لیکن آخرت میں اس کے اعمال باطل قرار پاتے ہیں۔ ہاں کسی کے اچھے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے ایمان کی دولت عطا فرمادے، خواہ اس بندے کی موت سے کچھ دیر ہی پہلے اور اگرچہ ہمیں معلوم نہ ہو تو یہ خدا کی مرضی ہے لیکن قانون وہی رہے گا کہ حقیقتاً کفر پر مرنے والا جہنمی ہے اور اسے آخرت میں اچھے اعمال کا صلہ نہیں ملے گا۔

اس قطعی عقیدے پر قرآن و حدیث سے چند دلائل پیش کرتا ہوں۔

اسلام کے علاوہ کوئی دین خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ قرآن میں فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)﴾ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔(پ3، آل عمران:85) **جو ایمان نہ لائے ان کے اعمال خدا کی بارگاہ میں باطل و مردود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** ﴿اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْؕ-وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا(۱۹)﴾ ترجمہ: یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کردیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔(پ21، الاحزاب:19) **بلکہ جس نے حالتِ ایمان میں نیک اعمال کئے کہ اس وقت بوجہِ ایمان**

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

مقبول تھے لیکن پھر وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گیا تو پہلے کے اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں چنانچہ فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ-وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۲۱۷)﴾ ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ2، البقرۃ:217)

کافروں کے بارے میں خدا کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ جہنم میں جائیں گے، خدا کا قرب و ولایت اور آخرت کی نجات انہیں ہر گز نصیب نہیں ہو گی، چنانچہ قرآن میں فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِؕ(۶)﴾ ترجمہ: بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ (پ30، البینۃ:6) خدا کی دوستی کا شرف صرف اہلِ ایمان کو حاصل ہوتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۙ﴾ ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (پ3، البقرۃ:257) کافروں سے تو خدا نے دشمنی کا اعلان فرمایا ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ(۹۸)﴾ ترجمہ: تو بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (پ3، البقرۃ:98)

کافر اپنے اعمال کے بدلے میں جس جزا کا زبانی یا دلی طور پر مطالبہ کرتے ہیں وہ دنیا ہی ہوتی ہے کہ انہیں دنیا میں عزت، شہرت، نام، دولت، منصب، رتبہ مل جائے۔ آخرت نہ تو اُن کی سوچ میں ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی دعا کرتے ہیں لہٰذا ایسوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں چنانچہ ایسوں کے متعلق فرمایا: ﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ(۲۰۰)﴾ ترجمہ: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ2، البقرۃ:200) اور خدا کا قطعی قانون یہ ہے کہ آخرت کا ثواب اُسی کو ملے گا جو مومن ہو، آخرت کو مانتا ہو، آخرت کی نعمتوں کا طلب گار ہو اور اس کے اچھے اعمال کے پیچھے آخرت کی جزا کا قصد و ارادہ ہو چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا(۱۹)﴾ ترجمہ: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔ (پ15، بنی اسرائیل:19) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖۚ﴾ ترجمہ: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ (پ25، الشوریٰ:20)

جب کافروں کا اپنا مقصود و مراد ہی دنیا ہے تو انہیں آخرت کیونکر ملے گی؟ ہاں، جب دنیا ہی ان کا مقصود ہے تو وہ مختلف صورتوں میں انہیں دے دی جاتی ہے اور یہی اُن کے اچھے اعمال کا صلہ قرار پاتا ہے، چنانچہ قرآن میں فرمایا: ﴿وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ(۲۰)﴾ ترجمہ: اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ25، الشوریٰ:20) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ-یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا(۱۸)﴾ ترجمہ: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا۔ (پ15، بنی اسرائیل:18) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ(۱۵) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۶)﴾ ترجمہ: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ (پ12، ھود:15تا16)

(مزید اگلی قسط میں)

قبر میں دیدارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا کاشف شہزاد عطاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جو خصوصی شانیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرنے والے سے قبر میں آپ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ (1)

2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1 جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آکر اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تم اس مرد یعنی محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ (*) (مسلمان) مردہ جواب میں کہتا ہے: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ پاک کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (2)

2 اَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِیْ تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّیْ تُسْاَلُوْنَ یعنی قبر کا امتحان اس طرح ہو گا کہ تم میرے ذریعے آزمائے جاؤ گے اور تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (3)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد (فرشتے) سوال کرتے ہیں: مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اب نہ معلوم کہ سرکار (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) خود تشریف لاتے ہیں یا رَوضۂ مُقَدّسہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے، شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی، اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لیے "هٰذَا النَّبِی" نہ کہیں گے "هٰذَا الرَّجُل" کہیں گے۔ (4)

دولہا کے دیدار کی رات: حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: قبر میں میت کو حضور علیہ السّلام کا دیدار کرا کر سوال ہوتا ہے کہ تُو اس شَمْسُ الضُّحٰی بَدْرُ الدُّجٰی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں، کیا کہتا تھا؟ "هٰذَا" اشارہ قریب ہے، معلوم ہوا کہ دِکھا کر قریب کر کے پھر پوچھتے ہیں۔ اسی لیے حضرات صوفیائے کرام اور عُشّاق موت کی تمنا کرتے ہیں اور قبر کی پہلی رات کو "دولہا کے دیدار کی رات" کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت (رحمۃُ اللہِ علیہ) فرماتے ہیں:

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

مولانا آسی (رحمۃُ اللہِ علیہ) فرماتے ہیں:

آج پُھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
جس کے جَوِیاں تھے ہے اُس گل سے ملاقات کی رات (5)

موت کا وقت آنے پر خوشی: اے عاشقانِ رسول! سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آپ سے ملاقات (اور زیارت) کا شوق ہو، کیونکہ ہر محبت کرنے والا

(*) نوٹ: یاد رہے کہ قبر میں مردے سے تین سوالات کئے جاتے ہیں۔ اس روایت میں ان تین میں سے صرف تیسرے سوال کا ذکر کیا گیا ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اپنے محبوب سے ملنے کا مُشتاق ہوتا ہے۔[6]

چونکہ قبر میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہونے کی امید ہے نیز موت کے بعد نیک بندوں کی روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اس لئے بعض بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم موت کا وقت آنے پر خوش ہوتے۔ اس حوالے سے 3 صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا ذکر ملاحظہ فرمایئے: 1 جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عاشقِ صادق حضرت سیّدُنا بلال حبشی رضی اللہُ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی زوجہ محترمہ رضی اللہُ عنہا نے بے قرار ہو کر پکارا: وَاحُزْنَاہُ یعنی ہائے غم۔ اس پر آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: وَاطَرَبَاہُ یعنی واہ خوشی۔ غَدًا اَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَہٗ کل (یعنی مرنے کے بعد) میں (اپنے آقا) محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے گروہ (یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان) سے ملوں گا۔[7] 2 حضرت سیّدُنا حذیفہ بن یمان رضی اللہُ عنہما سے متعلق بھی اسی طرح کی حکایت منقول ہے۔[8] 3 حضرت سیّدُنا عمار بن یاسر رضی اللہُ عنہما نے جنگِ صِفّین کے دوران یہ شعر پڑھا:

اَلْآنَ اَلْقَی الْاَحِبَّۃْ مُحَمَّدًا ثُمَّ حِزْبَہٗ

یعنی عنقریب (مرنے کے بعد) میں اپنے پیاروں یعنی محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صحابہ سے ملوں گا۔[9]

ایک روایت کے مطابق آپ نے یہ بھی کہا: اَلْیَوْمَ نَلْقٰی حَبِیْبَنَا مُحَمَّدًا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم یعنی آج ہم اپنے محبوب محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملنے والے ہیں۔[10]

روح نہ کیوں ہو مُضطَرِب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں[11]

مُشتاقانِ زیارتِ نبوی کے لئے خوش خبری: شیخِ مُحقّق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "هٰذَا" کے ساتھ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف جو اشارہ ہے یہ یا تو اس وجہ سے ہے کہ آپ کی رسالت مشہور ہے اور آپ کا تصوُّر ہمارے ذہنوں میں حاضر ہے، یا پھر قبر میں آپ کی ذاتِ مبارک لائی جائے گی اس طرح کہ آپ کی ایک مثال لائی جائے گی تاکہ آپ کے جمالِ جہاں آرا کے مُشاہدے سے فرشتوں کے سوال کی مشکل حل ہو جائے اور آپ کی ملاقات کے نور سے فِراق و دوری کا اندھیرا دور ہو جائے۔ اس بات میں (سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) زیارت کی حسرت رکھنے والوں کے لئے یہ خوش خبری ہے کہ اگر وہ قبر میں آپ کی زیارت کی امید پر (اللہ پاک کی راہ میں) جان دے دیں تو اس کی گنجائش ہے۔[12]

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا[13]

قبر میں مردے سے سوال کی 3 صورتیں: شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (قبر میں مردے سے سوال کس طرح ہوتا ہے) شارحینِ حدیث نے اس کی تین توجیہیں (یعنی 3 صورتیں بیان) کی ہیں: ایک تو یہ کہ قبر سے گنبدِ خَضریٰ تک کے سارے حِجابات (یعنی پردے) اٹھا دیئے جائیں گے اور مُردہ جمالِ جہاں آرا سے مُشَرّف ہو گا، اب نَکِیْرَین (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے دو فرشتے مُنکَر نکیر) حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اشارہ کرکے پوچھیں گے۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی شبیہ مبارک نَکِیْرَین کے پاس ہو گی، اُس کی طرف اشارہ کرکے پوچھیں گے۔ تیسری توجیہ یہ کی ہے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم خود تشریف لاتے ہیں۔[14]

جب قبر میں دیکھوں گا کہہ دوں گا یہ آقا سے
یاں کھینچ کے لایا ہے ارمان زیارت کا[15]

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! موت کے بعد ہماری قبر کو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں سے پُرنور فرما دے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مواہب لدنیہ، 2/289، کشف الغمۃ، 2/55 (2) بخاری، 1/450، حدیث: 1338 (3) مسند احمد، 9/469، حدیث: 25143 (4) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص526 (5) جاء الحق، ص121 (6) الشفا، 2/25 (7) الشفا، 2/23، نسیم الریاض، 4/430 (8) نسیم الریاض، 4/430 (9) شرح الشفا، 2/43 (10) دلائل النبوۃ، 2/552 (11) دیوانِ سالک، ص22 (12) اشعۃ اللمعات، 1/124 (13) حدائقِ بخشش، ص40 (14) فتاویٰ شارحِ بخاری، 1/406 (15) قبالۂ بخشش، ص79۔

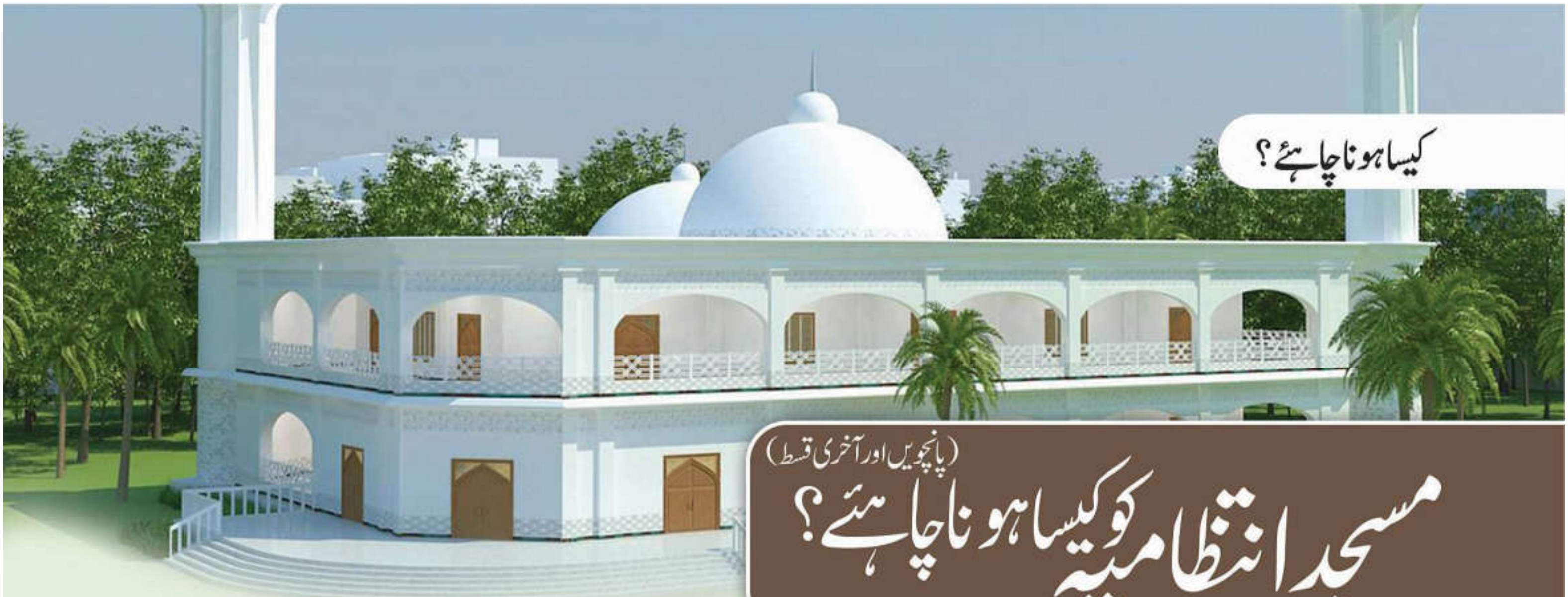

مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

(پانچویں اور آخری قسط)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ:

✿ مسجد کمیٹی کو علاقے میں ایک مُنَظَّم انداز میں رہنا چاہئے، نمازیوں اور اہلِ علاقہ کے ساتھ مَحَبّت و پیار کی فضا ضروری ہے تاکہ نیکی و تقویٰ میں باہم تعاون ہو۔ مقتدیوں کے جائز مطالبات کا احترام کرے۔

✿ مسجد کے عملہ یا اہلِ علاقہ میں سے کسی کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو تو اکیلے میں ملاقات کرکے حل کرنا چاہئے، نہ کہ بازاروں میں شور مچایا جائے، اور کسی شرعی عذر کی بنیاد پر کسی کو مسجد آنے سے منع کرنا ہو تو اس کے لئے بھی تنہائی اور پیار محبت کا انداز اپنائیں، رعب، غصہ اور لڑائی جھگڑے والا انداز مسجد سے نمازیوں کو دور کردے گا جس کے ذمّہ دار جھگڑا و غصہ کرنے والے ہوں گے۔ کراچی کے ایک مدنی اسلامی بھائی جو کہ ایک مسجد کے امام و خطیب بھی ہیں ان کا بیان ہے کہ کورونا وائرس کے باعث شعبانُ المعظم 1441ھ میں جب لاک ڈاؤن ہوا تو مساجد میں بھی نمازیوں کی تعداد کم کرنے اور وُضو وغیرہ گھروں ہی سے کرکے آنے کی تاکید کی گئی۔ میں ان دنوں ایک ضروری کام کی وجہ سے پنجاب گیا، چند دن بعد واپسی ہوئی، دو تین دن میں غور کیا تو تین یا چار نمازی جو مستقل اور پہلی صف کے پابند تھے وہ مسجد نہیں آرہے تھے، دیگر نمازیوں سے معلوم کیا تو پتا چلا کہ وہ اس قریب کی مسجد کو چھوڑ کر دُور دوسری مسجد جارہے ہیں۔ مجھے بڑی حیرانگی ہوئی بہر حال میں نے پہلی فرصت میں ہی ان سے ملاقات کی، مسجد آنے کا کہا تو پتا چلا کہ مسجد انتظامیہ کے کسی فرد نے انہیں مسجد میں وُضو کرنے اور رَش ہونے کے باعث سخت انداز میں ٹوکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے کوشش کرنے سے وہ پھر سے ہماری مسجد کے مستقل اور پہلی صف کے پابند نمازی بن گئے۔

✿ محافل و اجتماعات کے موقع پر آنے والی دریاں، دیگیں، برتن وغیرہ جن کے ہوں انہیں وقت پر پہنچادینا ضروری ہے، بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ یہ چیزیں کئی کئی دن تک وہیں پڑی رہتی ہیں اس میں حقوقُ العباد کا ضیاع ہو سکتا ہے۔

7 مسجد کی آبادکاری میں انتظامیہ کے لئے چند اہم متفرق مدنی پھول

ہر ذی شعور جانتا ہے کہ مساجد کا قیام اللہ کریم کی عبادت اور انہیں آباد کرنے کے لئے ہوتا ہے، صرف تزئین و آرائش مقصد نہیں ہوتا۔ اس لئے مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ مسجد کو سہولیات دینے کے ساتھ ساتھ نمازی اور آباد کرنے والے افراد بھی دیں، اس کے لئے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں امید ہے کہ ان پر عمل کرنے سے مساجد زیادہ آباد ہوں گی، اِنْ شَآءَ اللہ!

✿ مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ امام صاحب سے باہم مشاورت کے بعد مسجد میں ربیعُ الاوّل میں سیرت و شانِ مصطفےٰ کا بیان، ربیعُ الآخر میں حُضور غوثِ اعظم اور دیگر اولیا کا ذِکْر، رَمَضان میں روزوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

کے مسائل، عیدین کے قریب عید کے مسائل الغرض جیسے دن چل رہے ہوں ویسے ہی موضوعات پر درس و بیان کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔

❀ اسی طرح مساجد میں بچوں کو ناظرہ قراٰن پاک پڑھانے کا لازمی اہتمام ہونا چاہئے اور اگر ان مدارس کا سالانہ پروگرام رکھا جائے جس میں ناظرہ مکمل کرنے والے بچّوں اور ان کے والدین کی حوصلہ افزائی کا اہتمام بھی کیا جائے تو بہت خوب ہو گا، لیکن یاد رہے کہ ان کاموں کے اخراجات مسجد کے فنڈ سے نہیں کرسکتے اس کے لئے الگ سے انتظام کرنا ہو گا۔

❀ محافل، بڑی راتوں، اعتکاف اور دیگر مواقع پر مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ وقت دینے کی عادت بنائیں، بیان وغیرہ کے دوران تھوڑی دیر کے لئے آجانا کافی نہیں۔

❀ مسجد کی ضروریات مثلاً امام و مؤذن کی تنخواہ، بجلی و گیس وغیرہ کا بل، پنکھے، لائٹیں اور دیگر چیزوں کی تبدیلی و ریپئرنگ وغیرہ کے لئے لازمی طور پر رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر مسجد کی آمدن کا انداز و مقدار ایسا نہیں ہوتا کہ مسجد انتظامیہ کو اس حوالے سے کوئی ہاتھ پاؤں نہ مارنے پڑیں، اس لئے جہاں مسجد کی آمدن کم ہو مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ اہلِ علاقہ و اہلِ رابطہ سے اچھے انداز سے رابطہ کریں اور مسجد کے لئے ماہانہ فنڈنگ کا ذہن بنائیں۔

❀ مسجد انتظامیہ کے لئے ایک بہت ہی اہم مدنی پھول یہ ہے کہ انہیں کچھ دن اور وقت مخصوص کرنے چاہئیں جن میں وہ مسجد میں بیٹھ کر اہلِ علاقہ و نمازیوں سے ملاقات یا کوئی کام ہو تو اسے ڈیل کریں، باہمی مشاورت کریں، امام و مؤذن وغیرہ مسجد کے عملہ سے بھی لازمی طور پر ماہانہ یا 15 دن بعد کوئی مشاورت کی صورت رکھیں تاکہ ان کے مسائل، تجاویز اور تاثرات کی روشنی میں مزید اچھے سے اچھا اہتمام کرنے کی کوشش کریں۔

❀ اگر علاقے میں بجلی جاتی ہو تو مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ چارجنگ لائٹ، U.P.S، جنریٹر یا کسی اور ذریعہ لائٹ کا انتظام لازمی کریں، بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ مسجد میں چند ایسی چارجنگ لائٹس لگائی جائیں جو بجلی آف ہونے پر خود ہی روشن ہو جاتی ہیں۔

❀ مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ مسجد کی ماہانہ صفائی کا بھی اہتمام کریں، بالخصوص وہ مساجد جن میں مؤذن و خادم ایک ہی آدمی ہو اور پھر مسجد بھی ایسی جگہ ہو کہ جہاں دھول مٹی وغیرہ اُڑتی رہتی ہو جیسے روڈ کنارے کی مساجد میں یہ پریشانی پیش آتی ہے۔

❀ بعض مساجد میں اذان کے فوری بعد جب کہ بعض میں تو اذان سے بھی پہلے ساری لائٹیں اور پنکھے چلا دیئے جاتے ہیں، مسجد انتظامیہ کو اس پر کنٹرول کرنا چاہئے اور ضرورت کے مطابق ہی لائٹیں اور پنکھے چلانے چاہئیں، اسی طرح واٹر کولر اور گیزر وغیرہ بھی موسم کی صورتِ حال کے مطابق بروقت چلانے اور بند کرنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔

❀ مسجد کی جنازہ والی چارپائی، کلمہ والی چادر، سوئم وغیرہ کے لئے مسجد میں انتظام اور کلمہ طیبہ و تسبیح وغیرہ پڑھنے کے لئے شُماروں (یعنی کھجور گٹھلیاں یا موتی وغیرہ) کا بھی مسجد میں لازمی انتظام رکھیں کہ یہ چیزیں اہلِ محلہ کو مسجد کے قریب کرتی ہیں۔

❀ بارش، آندھی طوفان، مسجد کی تعمیرات اور دیگر مواقع پر مسجد کے سامان مثلاً دریاں، صفیں، قالین، الیکٹرک کا سامان جیسے لائٹس اور پنکھے وغیرہ کو توجہ کی بہت حاجت ہوتی ہے، بعض دفعہ جہاں انتظامیہ کے افراد ایکٹو نہیں ہوتے یہ چیزیں بارش اور آندھی کا خود ہی مقابلہ کر رہی ہوتی ہیں، یہ انداز سراسر مسجد کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھئے کہ مؤذن و خادم اسی کام کے جواب دہ ہیں جس کام کا عرف کے مطابق ان سے اجارہ ہوا، مسجد کا سامان بغیر حفاظت یونہی بکھرا پڑا ہے یا ڈھیر لگا ہے بہر صورت اس کا اللہ کریم کی بارگاہ میں بھی مسجد انتظامیہ ہی نے جواب دینا ہے اور دنیا میں بھی وہی ذمہ دار ہیں لہٰذا مسجد کے منتظم کی حیثیت سے انہیں مسجد کی چیزوں کی حفاظت پر توجہ دینی چاہئے۔

❀ مسجد انتظامیہ ایکٹو ہونا چاہئے، خود میں کام تقسیم کرلینے چاہئیں، ایک دوسرے پر نہیں ڈالنا چاہئے، تاکہ مسجد کی ضروریات بلاوجہ اِلتوا کا شکار نہ ہوں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:04)

مولانا ابوالحسن عطاری مدنی*

شانِ عربیت:

12 اَنَا اَعْرَبُكُمْ، اَنَا قُرَشِيٌّ، وَاسْتُرْضِعْتُ فِيْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ یعنی میں عربی میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں، میں قریشی ہوں اور میری رضاعت بنو سعد بن بکر میں ہوئی ہے۔(1)

عربی زبان دنیا کی سب سے زیادہ لطیف اور گہری زبان ہے، اس کی بے شمار خصوصیات ہیں، قبیلۂ قریش اور بنو سعد عربیت میں ممتاز مقام رکھتے تھے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا تعلق بھی انہی سے تھا، یعنی آپ خاندانِ قریش سے تھے اور آپ کا بچپن قبیلۂ بنو سعد میں گزرا تھا۔ ایک موقع پر یارِ غار جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جو کہ بغرض تجارت عرب و عجم کے کئی سفر کرچکے تھے، عرض کرنے لگے: یارسولَ اللہ! میں نے آپ سے بڑھ کر فصیح کوئی نہیں دیکھا، تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میں فصیح کیوں نہ ہوں حالانکہ میں قریش سے ہوں اور میری رضاعت بنو سعد میں ہوئی یعنی دودھ پینے کی عمر بنو سعد میں گزری ہے۔(2)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی فصاحت و بلاغت میں کئی امتیازی خصوصیات ہیں۔ **عربی فصاحت و بلاغت کی تاریخ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جو آپ سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو۔** آپ کے کلام میں ایسی تراکیب موجود ہیں جو قلیل لفظ کے ساتھ ساتھ کثیر معنی کا حسین گلدستہ ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے کوزے میں دریا بند ہے۔ گفتگو ایسی صاف کہ کسی قسم کا کوئی ابہام یا مغالطہ نہیں، اور سب سے بڑھ کر تو یہ کہ سننے والے کے دل میں تشنگی باقی نہیں رہتی۔

تفسیر صراطُ الجنان میں شیخ عبدُالحق محدّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے نقل ہے: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی فصاحت، کلام میں جامع الفاظ، منفرد اظہارِ بیان، حیرت انگیز احکامات اور فیصلے اتنے زیادہ ہیں کہ شاید ہی کوئی غور و فکر کرنے والا شخص ان کا اِحاطہ کرسکے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے اوصاف کا بیان اور ان کے بیان کا زبان کے ساتھ اظہار ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے زیادہ فصیح اور شیریں بیان دوسرا پیدا ہی نہیں فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! نہ تو آپ کہیں باہر تشریف لے گئے اور نہ آپ نے لوگوں میں نشست و بَرخاست رکھی، پھر آپ ایسی فصاحت کہاں سے لائے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت اسماعیل علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی لغت اور اصطلاح جو ناپید اور فنا ہوچکی تھی، اسے حضرت جبریل علیہ السّلام میرے پاس لے کر آئے، جسے میں نے یاد کرلیا ہے۔ نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو میرے ادب کو بہت اچھا کردیا۔“ عربیت کا وہ علم جو عربی زبان اور اس کی فصاحت و بلاغت سے تعلق رکھتا ہے اسے ادب کہتے ہیں۔(3)

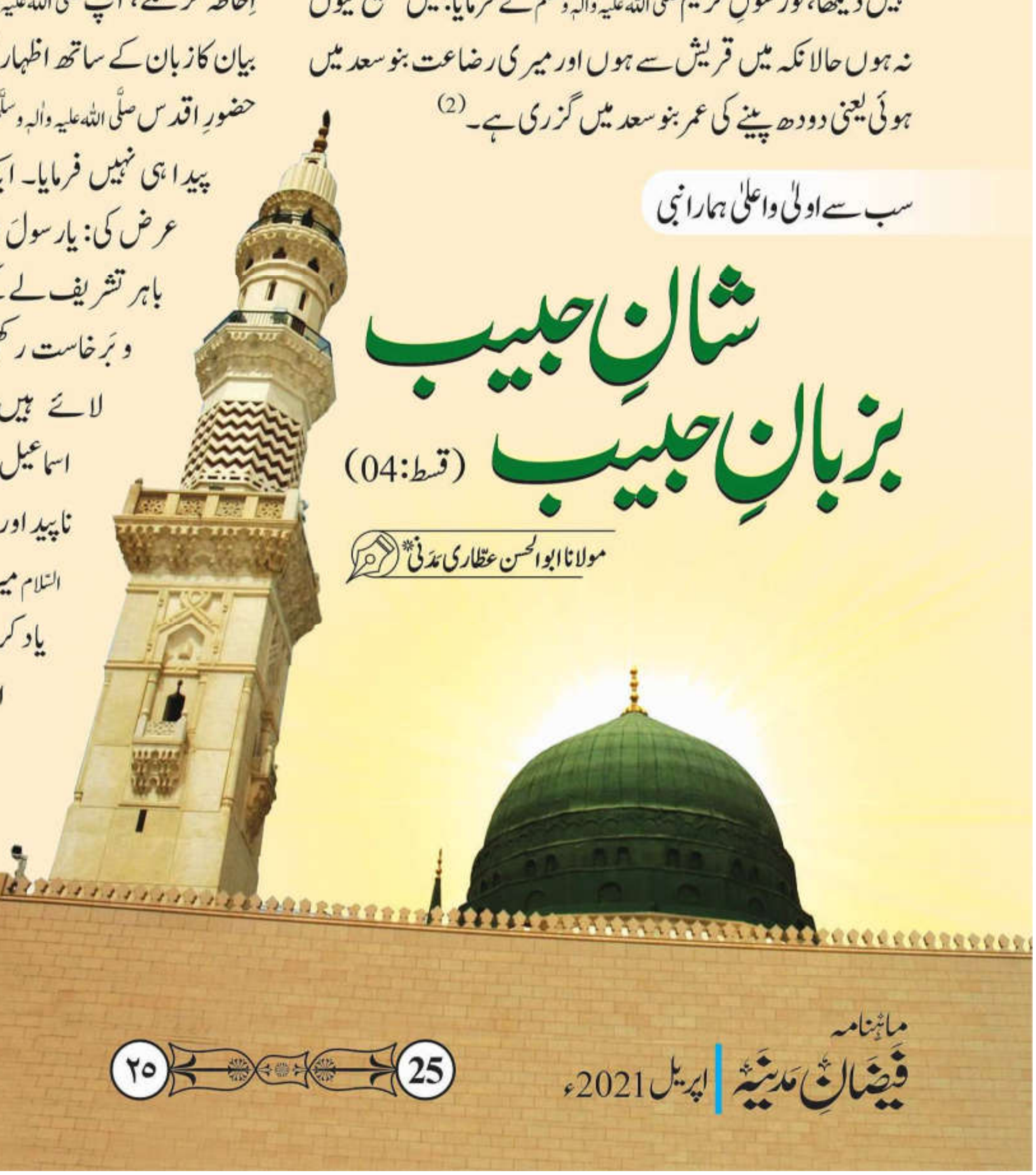

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زبانِ اقدس وحیِ الٰہی کی ترجمان اور سرچشمۂ آیات و مَخزنِ معجزات ہے، اس کی فصاحت و بلاغت اس قدر حدِاعجاز کو پہنچی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے فُصحاء و بُلغاء آپ کے کلام کو سُن کر دنگ رہ جاتے تھے۔(4)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

تِرے آگے یوں ہیں دَبے لَچے فُصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام(5)

یہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے کلام ہی کی شان ہے کہ 14سو سال سے عُلما، فقہا، محدثین، شارحین اس عربی محبوب کے کلام کی شروحات لکھتے آرہے ہیں لیکن ان کا کلام ایسا ہے کہ معانی کے سمندر کی لہریں مسلسل ٹھاٹھیں مار رہی ہیں۔ آپ کے معانی وتفہیم کے خزانوں پر مشتمل کلمات کو جَوَامِعُ الْکَلِم بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جوامع الکلم اس کلام کو کہتے ہیں جس کی عبارت مختصر اور معانی میں بہت تفصیل ہو۔ اللہ پاک نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے لئے ایک یا دو جملوں میں ان مَضامینِ کثیرہ کو جمع فرمادیا جو آپ سے پہلے متعدد آسمانی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے۔(6)

یہ جوامع الکلم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عظمت نبوت کا اظہار ہیں اور یہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے خصائص عظیمہ میں سے ہیں جو آپ کے علاوہ دیگر انبیاء کو عطانہ ہوئے جیساکہ آپ کا فرمان ہے: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِم یعنی مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم عطا کئے گئے۔(7)

آپ کی فصاحت و بلاغت کے چند حسین نمونے پیش کئے جارہے ہیں انہیں جوامع الکلم بھی کہا جاتا ہے:

ایک صحابی نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی کہ ایسی نصیحت فرمائیں جس پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاردوں اور زیادہ نہ ہو کہ کہیں بھول نہ جاؤں تو شہنشاہِ فصاحت و بلاغت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے صرف دو کلمے ارشاد فرمائے: ”لَا تَغْضَبْ“ یعنی توغصہ مت کر۔(8)

ایک موقع پر ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمایئے، تو فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ“ اس شخص کا کہنا ہے کہ جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ فرمایا تو میں نے وہیں غور و فکر کیا، میں اس نتیجے پر پہنچا کہ غصہ ہر شَر کو جمع کر دیتا ہے یعنی غصہ بُرائیوں کا مجموعہ ہے۔(9)

ایک موقع پر حقیقی انسانیت پر عمل کرنے کا درس ان فصیح و بلیغ الفاظ میں فرمایا: ”مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ“ یعنی جو مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔(10)

حکمرانوں، نگرانوں اور ذمّہ داروں کے لئے صرف چار کلمات میں ایسی گہری نصیحت ارشاد فرمائی کہ اگر حکمران و نگران طبقہ اس پر عمل کرلے تو ہمیشہ معزز رہے، ارشاد فرمایا: ”سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُم“ یعنی قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔(11)

ایک موقع پر حسنِ معاشرت، حسن تجارت و معاشیات، حسنِ حکومت غرض کہ ہر ہر شعبہ زندگی کے لئے ایک عظیم نصیحت صرف ایک مختصر سے جملے میں ارشاد فرمادی: ”لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ“ یعنی نہ نقصان دو نہ نقصان اٹھاؤ۔(12)

دنیاو آخرت میں سلامتی کا ایک عظیم نسخہ صرف دو کلمات میں ارشاد فرمادیا: ”اَسْلِمْ تَسْلَمْ“ اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے۔(13)

اسی طرح رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی فصاحت و بلاغت کے کثیر شاہکار کلمات سے کتبِ حدیث وسیرت بھری ہوئی ہیں۔

---

(1)سیرت ابن ہشام، ص68 (2)سیرت حلبیہ، 1/131 (3)مدارج النبوہ فارسی، 1/10 (4)سیرتِ مصطفیٰ، ص575 (5)حدائقِ بخشش، ص108، 302 (6)عمدۃ القاری، 10/294، تحت الحدیث:2977 (7)مسلم، ص210، حدیث:1167 (8)مؤطا امام مالک، 2/405، حدیث:1726 (9)مسند احمد، 9/57، حدیث:23231(10)بخاری،4/103، حدیث:6013(11)کنزالعمال، جز8، 5/18، حدیث:24829 (12)ابن ماجہ،3/106، حدیث:2341 (13)ابن ماجہ،1/67، حدیث:87۔

کیریئر بہتر بنانے کے 30 طریقے

30 Methods to Improve Your Career

(قسط:01)

ایک شخص رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی چُستی دیکھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ! کاش اس کی یہ بھاگ دوڑ اور چستی اللہ کی راہ میں ہوتی! تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچّوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو یہ راہِ خدا میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی راہِ خدا میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی راہِ خدا میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخُر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (معجم کبیر، 19/129، حدیث:282)

ماہنامہ فیضان مدینہ کے قارئین! ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے کمانا بہت ضروری ہے تاکہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا جاسکے۔ عام طور پر پیسہ کمانے کے لئے دو بڑے ذریعے اختیار کئے جاتے ہیں: اپنا بزنس کیا جاتا ہے یا جاب کی جاتی ہے۔ کسی ادارے میں جاب کرنے والے بہت سے افراد کام کے دباؤ، ترقی نہ ملنے، تنخواہ کی کمی، باس یا دفتری ساتھیوں کے رویّوں اور نوکری سے نکالے جانے کے خدشے سے خاصے پریشان رہتے ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ وہ اپنا کیریئر کیسے بہتر اور محفوظ بنائیں، ان کو ترقی کس طرح مل سکتی ہے؟ آج اسی بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ اس تحریر کو پڑھنے کے بعد جاب کرنے والا اگر پرانا ہو تو دیکھے کہ اس میں کیا کمی ہے یا اس سے کہاں کوتاہی ہوئی ہے؟ پھر اس کو دُور کرے اور اگر جاب کرنے والا نیا ہو تو ان ٹِپس پر حسبِ حال عمل کرکے فائدہ اٹھاسکتا ہے۔

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

1 **آفس کلچر کو سمجھئے:** آپ جہاں جاب کرتے ہیں، وہاں کے آفس کلچر کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہر دفتر کا اپنا ایک نظام ہوتا ہے، کون کیا کام کرے گا؟ کس کو کون کام دے گا؟ کس کی نگرانی کون کرے گا؟ دفتری فائلیں کیسے سنبھالی جاتی ہیں؟ اسٹیشنری، کمپیوٹرز، اے سی اور لائٹس کے استعمال کے بارے میں رولز بنے ہوتے ہیں، ڈریس کوڈ کیا ہے؟ سینیئر اور جونیئر کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ جب آپ آفس کلچر کو سمجھ جائیں تو اس میں اس طرح شامل ہوجائیں جس طرح چینی پانی میں حل ہوجاتی ہے۔ ہر ادارہ وہی کلچر قائم رکھتا ہے جو وہ پہلے سے اختیار کئے ہوتا ہے، آپ اس نظام کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے بجائے اپنی مرضی کو اس نظام کے مطابق ڈھال لیجئے، آپ بہت سارے مسائل کا سامنا کرنے سے بچ جائیں گے۔

2 **باس سے اچھے تعلقات قائم کیجئے:** باس (Head of Department) کسی بھی ادارے کا اہم ترین فرد ہوتا ہے جو خود اس ادارے کا مالک یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس آفس میں کام کرنے والا ہر فرد ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ اس کا ماتحت ہوتا ہے۔ باس آفس میں ورکنگ ریلیشن شپ کا انچارج ہوتا ہے۔ اچھا باس قسمت سے ملتا ہے، بہرحال آپ کا تعلق اپنے باس سے مثالی ہونا چاہئے۔ اس سے اپنے کام کی نوعیت اچھی طرح سمجھ لیجئے پھر اس کی دی ہوئی گائیڈ لائن کے مطابق کام مکمل کرکے اس کی گُڈ بک میں شامل ہوجائیں۔ اپنی ساکھ بہتر بنانے کے لئے باس بَن کر سوچئے کہ آپ کو کیسا ملازم

*استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

پسند ہے؟ پھر ویسے بن جایئے اور مجبوری نہیں شوق سے کام کیجئے، آپ کو اپنی جاب میں مزہ آنے لگے گا۔ اگر کام کو بوجھ سمجھ کر کریں گے تو جلدی تھک جائیں گے۔

③ **طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانے کی کوشش نہ کیجئے:** اگر آپ کے پاس چوائس ہو تو جاب کے شروع میں چھوٹے چھوٹے کام اپنے ذمے لیجئے، یک دَم بڑا کام لینے سے دَم گھٹ سکتا ہے۔ تھوڑا کام لے کر اچھے طریقے سے کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ بہت بڑا کام اپنے ذمے لے لیا جائے پھر اسے ٹھیک سے نہ کرپانے کی صورت میں شرمندگی اٹھائی جائے۔ آج کی معذرت کل کی ندامت سے بہتر ہے۔

④ **ٹیم کا حصہ بن جایئے:** آپ آفس میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ وہاں اور لوگ بھی کام کرتے ہیں، ان سے اچھی ورکنگ ریلیشن شپ قائم کرکے ان کی ٹیم کا حصہ بن جایئے۔ ہوسکتا ہے کہ پہلے دن آپ کو اجنبیت محسوس ہو کیونکہ ہمارے یہاں عموماً اجنبی کو جلدی لفٹ نہیں کروائی جاتی، ایسے میں آپ خود آگے بڑھ کر دوسروں کو سلام کیجئے اور اپنا مختصر بنیادی تعارف کروایئے۔ ٹیم ورک میں اپنا کردار بخوبی نبھایئے۔ اپنے سینیئرز کا احترام کیجئے اور ان کی رائے کو فوقیت دیجئے۔ دیکھئے کہ ان میں سے زیادہ کامیاب کون ہے پھر اسے اپنا رول ماڈل بنالیجئے۔ اپنے برابر والوں کی کمزوریاں گنوانے کے بجائے اپنے حصے کا کام محنت و لگن سے کیجئے۔ کسی کے کام میں غیر ضروری مداخلت نہ کریں اس سے آفس کا ماحول خراب ہوسکتا ہے، اگر کوئی ہیلپ چاہے تو اس کی مدد کرکے ثواب کمایئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ نَّفَعَ النَّاسَ یعنی لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ (شعب الایمان للبیہقی، 6/117، حدیث: 7658)

⑤ **جونیئرز سے اچھے تعلقات:** اگر دفتر میں کچھ لوگ آپ کے ماتحت ہیں تو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ان سے حسنِ سلوک کیجئے۔ یاد رکھئے! طاقت عہدے میں نہیں کردار میں ہوتی ہے۔ اپنے ماتحت کو عزت دیجئے وہ آپ کی دل سے عزت کرنے لگے گا، اگر افسری کا رعب ڈالنے کے لئے آپ اسے بات بات پر جھاڑیں گے، اسے بے وقوف، نکھٹو، کام چور قرار دیں گے تو اس کی دل شکنی ہوگی، وہ آپ کے سامنے مجبوراً خاموش رہے گا لیکن جونہی آپ اپنے عہدے سے ہٹیں گے وہ پلٹ کر بھی نہیں پوچھے گا۔ اپنی صلاحیتیں جونیئرز میں بھی منتقل کریں اس کے لئے ہر کام خود کرنے پر اصرار نہ کریں، دوسروں کو بھی اس کام میں شریک کیجئے۔ ان کی تربیت پر ایک گھنٹہ خرچ کرکے آپ اپنے کئی گھنٹے بچاسکتے ہیں۔ نئے آنے والوں کو ویلکم کیجئے کیونکہ کبھی آپ بھی نئے تھے!

⑥ **اچھے کام کی تعریف کیجئے:** سینیئر ہو یا جونیئر اس کے اچھے کام پر سچی تعریف کرکے اس کا دل خوش کرنے کا ثواب کمایئے اور اس کے دل میں جگہ بھی بنایئے۔ اللہ کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، 6/37، حدیث: 7911)

⑦ **بار بار شکایت لگانے سے بچئے:** اگر آپ کی ذمہ داری ہی دوسروں کی غلطیوں کی نشاندہی ہے تو ٹھیک ورنہ ”شکایت میاں“ بننے سے بچئے، افسران کے سامنے عملے کے افراد کی مسلسل شکایات کرنے کی عادت آپ کا منفی تاثر قائم کرے گی لوگ آپ سے کترائیں گے، ایک وقت آئے گا کہ افسران بھی آپ کو اپنے پاس دیکھنا پسند نہیں کریں گے کہ جب دیکھو شکایت کرنے چلا آتا ہے۔

⑧ **اختلافِ رائے کا اظہار مہذّب انداز میں کیجئے:** ایک ہی جگہ پر کام کرنے والے افراد میں رائے کا اختلاف ہوجانا معمول کی بات ہے، لیکن اختلافِ رائے کا اظہار مہذب انداز میں ہونا چاہئے نہ کہ اس کو جھگڑے تک پہنچا دیا جائے۔ ہمیں لوگوں کو اپنا دشمن نہیں دوست بنانا چاہئے۔

⑨ **جارحانہ مزاج سے پرہیز کیجئے:** جارحانہ انداز میں بدتمیزی سے گفتگو کرنا آپ کو جلد غیر مقبول بنادے گا، اس سے ساتھی ورکرز دل برداشتہ ہوتے ہیں اور افسران بھی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے۔ نرمی اور عاجزی اپنایئے یہ آپ کو بلندی پر لے جائے گی۔ نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرے اللہ اُسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو تکبُّر کرے اللہ اسے ذلیل کردے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی، 6/276، حدیث: 8140)

⑩ **تنقید کو قبول کیجئے:** یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہے، اپنی ذات پر ہونے والی تنقید (خواہ درست ہو یا

غلط، اس) کو مثبت انداز میں لیجئے اور اس کی مدد سے خود کو بہتر بنائیے۔ اگر آپ تعمیراتی تنقید کو بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے یا اپنی غلطیوں سے کچھ نہیں سیکھتے تو اس سے آپ کے نگران یا باس کو یہ تأثر جاتا ہے کہ آپ اپنی شخصیت بہتر بنانے کے خواہشمند نہیں۔ یاد رکھئے! آپ جہاں بھی جائیں گے اپنی خوبیوں اور خامیوں سمیت جائیں گے، اس لئے خود کو پروفیشنل انداز میں ڈھالئے اور اپنی صلاحیتوں کے بہترین استعمال سے ادارے کی ضرورت بن جائیے۔

⑪ **اپنی غلطی تسلیم کیجئے:** انسان خطا کا پتلا ہے، اس لئے اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو بے کار کی صفائیاں دینے کے بجائے اسے تسلیم کیجئے اور معذرت کر لیجئے جلدی جان چھوٹ جائے گی۔ اپنی غلطیوں اور ناکامی کی ذمہ داری کو قبول نہ کرنا یا اس کا ذمہ دار دوسرے کو قرار دینا آپ کو مشکل میں ڈال سکتا ہے۔

⑫ **دفتری ای میل، واٹس ایپ، میسجز کے جوابات میں تاخیر نہ کیجئے:** بہت سے اداروں میں chain system کے تحت کام ہوتا ہے اگر کوئی شخص اپنے کام میں غیر معمولی تاخیر کرے تو سب کا کام متأثر ہوتا ہے، اس لئے آفیشیل ای میلز اور واٹس ایپ وغیرہ کا جواب جلد دیجئے ورنہ مشہور ہے: اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْت یعنی انتظار موت سے زیادہ سخت ہے۔ آپ کے تاخیری حربے یا لاپروائی جواب کے منتظر ساتھیوں کو چڑ چڑا بھی بنا سکتے ہیں اور ان تک یہ پیغام جاتا ہے کہ آپ انہیں اہم نہیں سمجھتے۔ اگر آپ کے پاس پیغامات کی بھرمار ہو تو بھی پروفیشنل اِزم کا تقاضا ہے کہ کوئی منظم انداز اپنا کر اس لوڈ کو کم سے کم کیجئے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی اور انٹرنیشنل اسلامک اسکالر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری کا بڑا پیارا انداز ہے کہ کسی کے صوتی پیغام کا جواب ضروری ہو اور جواب بھی تیار ہو تو اسے جلدی بھجوانے کا انتظام کرتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ جو جواب آپ کو چند گھنٹے بعد بھیجنا ہے وہی جواب آپ جلدی بھیج دیں گے تو پیغام دینے والے کا دل خوش ہو گا اور وہ انتظار کی زحمت سے بھی بچ جائے گا۔

⑬ **توقعات پوری کیجئے:** ہر ادارے کی اپنے ملازمین سے کچھ توقعات وابستہ ہوتی ہیں، ان توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کیجئے بلکہ پورا کرنے کے بعد یہ بھی پوچھئے کہ میں آپ کے لئے مزید کیا کر سکتا ہوں؟ یہ پروفیشنل رویّے کی اچھی نشانی ہے۔ ادارے کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھئے، ادارہ مضبوط ہو گا تو آپ کی جاب بھی مضبوط ہو گی اور ادارہ کمزور ہوا تو آپ کی جاب بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

⑭ **اپنی ساکھ بنائیے:** ادارے میں اپنی ساکھ بہتر سے بہترین پھر بہت بہترین بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔ میں یہ کر سکتا ہوں، میں یوں کر دوں گا اور بہت سے ایسے جملے جن کے آخر میں "گا، گی، گے" آتا ہے بول کر صرف دعویٰ نہیں کام بھی کر کے دکھائیے۔ جو کمٹ منٹ کریں اسے پورا کیجئے۔ اپنے آپ کو بہتر ثابت کرنے کے لئے شور نہ مچائیں بلکہ اتنی محنت کریں کہ آپ کی کامیابی کا شور مچ جائے۔ 2018 میں بڑا دلچسپ واقعہ پیش آیا کہ والٹر نامی ایک نوجوان نے سامان منتقل کرنے کا کام کرنے والی امریکی فرم میں ملازمت اختیار کی، اس کی جاب کا پہلا ہی دن تھا کہ اسے امریکی ریاست ایلاباما کے شہر برمنگھم کے نواحی علاقے میں 32 کلومیٹر دور واقع ایک گھر سے سامان منتقل کرنے کا آرڈر پورا کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ والٹر اپنی گاڑی پر وہاں جانے کے لئے رات کو روانہ ہوا تو راستے میں گاڑی خراب ہو گئی، اس نے مطلوبہ مکان تک پہنچنے کے لئے پیدل چلنا شروع کر دیا اور صبح تک اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گیا، جب آرڈر دینے والے کو اس کے پیدل سفر کا پتا چلا تو اس نے والٹر کو پہلے کچھ آرام کرنے کے لئے کہا لیکن والٹر نے انکار کر دیا اور فوراً اپنے کام میں لگ گیا، اس کے جذبے کی سوشل میڈیا پر تشہیر ہونا شروع ہو گئی، یہاں تک کہ اس کی فرم کا چیف ایگزیکٹو بھی اسے دیکھنے کے لئے آیا اور اس کے جذبے، ہمت اور لگن سے اتنا متأثر ہوا کہ اپنی مہنگی گاڑی کی چابی اس کے حوالے کر دی جس پر والٹر خوشی کے مارے رونے لگا، بعد میں والٹر نے صحافیوں کو بتایا: یہ میری پہلی نوکری ہے اور میں انہیں دکھانا چاہتا تھا کہ میرے اندر جذبہ ہے، میں نے سوچا کہ جیسے بھی ہو، میں کام کر کے دکھاؤں گا۔ (بی بی سی نیوز ویب سائٹ، 18 جولائی 2018)

⑮ **سامان کی حفاظت کیجئے:** اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے آفس کا جو سامان کمپیوٹر، قلم وغیرہ آپ کو دیا جاتا ہے اس کی حفاظت اسی طرح کیجئے جس طرح اپنے ذاتی سامان کی کرتے ہیں کیونکہ وہ سامان آپ کے پاس امانت ہے۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

حضرت سیّدُنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہُ عنہما

مولانا بلال حسین عطاری مَدَنی*

مختصر تعارف: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا، خاتمُ المہاجرین حضرت سیّدنا ابو الفضل عباس بن عبدُ المطلب رضی اللہُ عنہما کی پیدائش واقعۂ فیل سے پہلے ہوئی، آپ غزوۂ بدر سے پہلے ہی ایمان لاچکے تھے مگر مصلحتاً ایمان خفیہ رکھا ہوا تھا، جنگِ بدر میں کفّار زبردستی آپ کو لائے چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلان کیا کہ کوئی عباس کو قتل نہ کرے کہ وہ مجبوراً لائے گئے ہیں، اسی غزوے میں آپ قیدی ہوئے اور فدیہ دے کر چھوٹے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان بھی آپ کی عظمت و شان کے معترف تھے، صحابۂ کرام آپ سے مشاورت کرتے اور آپ کی رائے لیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات 88 سال کی عمر میں ہوئی، نمازِ جنازہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے پڑھائی اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔[1]

تجارتی زندگی: آپ رضی اللہُ عنہ عطر اور کپڑے کے تاجر تھے، حضرت عفیف کِندی رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **مجھے اپنے اہل و عیال کے لئے مکّے کے کپڑے اور عطر لینا تھا تو میں مکّے کے تاجر حضرت عباس کے پاس آیا۔**[2]

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں وفدِ داریین آیا جنہوں نے آپ کو کئی تحائف دیئے، ان میں ایک ریشمی جبہ بھی تھا جو سونے سے آراستہ تھا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ جبہ حضرت عباس رضی اللہُ عنہ کو دیا تو آپ نے عرض کی: میں اس کا کیا کروں گا! (کہ ریشم اور سونا تو مَردوں پر حرام ہے۔) حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس سے سونا الگ کرکے اپنی خواتین کے لئے زیور بنالیں یا ویسے ہی اس سونے کو اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرلیں اور ریشمی جبہ فروخت کرکے اس کی قیمت کو استعمال میں لے لیں۔ چنانچہ وہ جبہ آپ نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم میں بیچ دیا۔[3]

ناصرف آپ بلکہ آپ کے غلام بھی تجارت میں ماہر تھے، خود بیان کرتے ہیں کہ 20 اوقیہ سونے کے بدلے (جو بدر میں فدیہ ادا کیا تھا) اللہ پاک نے مجھے 20 غلام عطا کئے، وہ سب کے سب تاجر تھے اور بہت سارا مال کما کر دیتے تھے، ان میں سے جو غلام سب سے کم کما کر دیتا تھا اس کی مقدار بیس ہزار درہم تھی۔[4]

سخاوت: آپ نے 70 غلام آزاد کئے[5] اور اپنا گھر مسجدِ نبوی کی توسیع کے لئے وقف کردیا۔[6] نیز آپ کے سخی ہونے کو تو خود حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک موقع پر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لشکر کی تیاری میں مصروف تھے کہ اتنے میں حضرت عباس بھی آگئے، آپ نے حضرت عباس کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ تمہارے نبی کے چچا ہیں جو کہ عرب میں سب سے بڑھ کر سخی اور صلہ رحمی (یعنی عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنے والے ہیں۔[7]

(1) اکمال مع مشکاۃ، ص606، اسد الغابہ، 3/166، الاصابہ، 3/512 (2) تاریخ ابنِ عساکر، 8/313 (3) سبل الھدیٰ والرشاد، 6/334، مدارج النبوہ، 2/365 (4) طبقاتِ ابنِ سعد، 4/10، تفسیر بغوی، الانفال، تحت الآیۃ:70، 2/221 (5) اسد الغابہ، 3/166 (6) طبقات ابن سعد، 4/15 (7) تاریخ ابن عساکر، 26/324۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

تصویر والا لباس بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل کپڑوں پر انسان یا جانور کی تصاویر بنی ہوتی ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ ایسا لباس پہننا یا بچّوں کو پہنانا کیسا ہے؟ نیز ایسے کپڑے بیچنے کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر کپڑوں پر بنی ہوئی جاندار کی تصویر اتنی بڑی ہے کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو چہرہ واضح ہو تو ایسا لباس پہننا یا بچوں کو پہنانا، جائز نہیں۔ نیز ایسا لباس بیچنا بھی ناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی طرح اس کا چہرہ مٹا دیا جائے تو پھر اس کا پہننا، بچوں کو پہنانا اور بیچنا بھی جائز ہو گا۔

اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگا دی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، 24/567)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہد کی مکھیوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ شہد کی مکھیوں کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شہد کی مکھی کی خرید و فروخت جائز ہے، محررِ مذہب حنفی امام محمد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے نزدیک شہد کی مکھی کا بیچنا جائز ہے۔ علمائے احناف نے امام محمد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مذہب کو مفتٰی بہ قرار دیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”وقال محمد رحمہ اللہ تعالی یجوز إذا کان مجموعا کذا فی الحاوی بیع النحل یجوز عند محمد رحمہ اللہ تعالی وعلیہ الفتوی کذا فی الغیاثیۃ“ یعنی شہد کی مکھی

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

کی خرید و فروخت کے متعلق امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ان کو جمع کر لیا جائے تو جائز ہے اسی طرح حاوی میں ہے کہ شہد کی مکھی کی خرید و فروخت جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے غیاثیہ میں یونہی ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ،114/3)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاریگروں کا گھروں میں کام کرتے ہوئے پرانا سامان خود رکھ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک پلمبر ہوں ہم گھروں میں کام کرتے ہیں اور بعض اوقات پرانی چیزیں اتار کر نئی لگاتے ہیں۔ کیا ہم یہ پرانی چیزیں جو اتاری ہیں وہ خود رکھ سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جو چیز مالک اپنی مرضی سے آپ کو دے دے وہی آپ لے سکتے ہیں۔ مالک کی اجازت کے بغیر خود سے کوئی چیز لے جانا، جائز نہیں۔ البتہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے پھینک دینے کا عرف ہوتا ہے ایسی چیزوں کا حکم الگ ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ کسی چیز کے بارے میں آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ پھینکی جائے گی تب بھی مالک سے پوچھ لیا جائے۔ جب تک چیز مالک کے گھر میں موجود ہے کچرے میں پھینکی گئی چیز کے حکم میں نہیں آسکتی۔ اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کے متعلق بھی قوی شبہات برقرار ہوں گے کہ ممکن ہے مالک نے اسے کسی استعمال میں لینا ہو یا یہ کہ وہ اس بات پر رضامند نہ ہو کہ کوئی اس کی چیز اٹھا کر لے جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُدھار مال کی خرید و فروخت کرکے قیمت کا ادلا بدلا کرنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا کپڑے کا ہول سیل کا کاروبار ہے۔ زید نے 50,000 روپے کا کپڑا بکر سے اُدھار خریدا، اس کے بعد بکر کو بھی زید سے کچھ خریدنے کی ضرورت پیش آئی اور بکر نے 35,000 روپے کا کپڑا زید سے اُدھار خریدا۔ یہ دونوں سودے الگ الگ مال پر ہوئے جب ادائیگی کرنے کا وقت آیا تو زید نے 50,000 روپے میں سے 35,000 روپے منہا کرکے باقی 15,000 روپے بکر کو ادا کر دیئے۔ کیا ایسا کرنا، جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! پوچھی گئی صورت کے مطابق رقم کی ادائیگی کرنا، جائز ہے۔ ادائیگی کے اس طریقہ کار کو اصطلاحِ شرع میں "مُقَاصَّہ" (Replacement/Clearness) کہتے ہیں۔ منع کی کوئی وجہ نہ پائی جاتی ہو تو بہت ساری ایسی جگہیں ہیں جہاں مقاصہ سے کام لینا جائز ہے۔

چنانچہ صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "ایک شخص کے دوسرے پر پندرہ روپے ہیں مدیون نے دائن کے ہاتھ ایک اشرفی پندرہ روپے میں بیچی اور اشرفی دیدی اور اس کے ثمن و دین میں مُقَاصَّہ کرلیا یعنی ادلا بدلا کرلیا کہ یہ پندرہ ثمن کے ان پندرہ کے مقابل میں ہوگئے جو میرے ذمّے باقی تھے ایسا کرنا صحیح ہے۔" (بہارِ شریعت،828/2)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2021ء" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد ساجد (گوجرانوالہ) 2 عبدُ الجبار (لاڑکانہ) 3 محمد حنظلہ عطّاری (کراچی)۔ انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 120 سال 2 خرچ میں میانہ روی آدھی زندگی ہے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** ❁ محمد عرفان صادق (کراچی) ❁ بنتِ محمد عارف (کراچی) ❁ بنتِ محمد بشیر (راولپنڈی) ❁ ناصر سعید (مظفر گڑھ) ❁ بنتِ الطاف (لاہور) ❁ بنتِ احمد عطّاریہ (نارووال) ❁ مزمل علی عطّاری (عارف والا) ❁ بنتِ سلیم (اوکاڑہ) ❁ شبیر رضا عطّاری (بہاولنگر) ❁ محمد بشیر عطّاری (پاکپتن) ❁ بنتِ محمد افضل (وہاڑی) ❁ بنتِ مختار (گجرات)۔

مزار حضرت عبدُ اللہ بن خَبّاب رضی اللہ عنہما

حضرت عبدُ اللہ بن خباب رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

بھلائی اور نیکوکاری جیسی عمدہ صفات سے موصوف شخصیات میں صحابیِ رسول سیّدُنا عبدُ اللہ بن خَبّاب رضی اللہ عنہما کا شمار بھی ہوتا ہے۔(1) آپ کے والدِ ماجد مشہور قدیمُ الاسلام صحابی حضرت سیّدُنا خباب بن اَرَت رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ **ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر اور حضرت عبدُ اللہ بن خَبّاب رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔** مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا نام عبدُ اللہ رکھا، آپ کے والد حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ابو عبدُ اللہ ہو۔(2) **نَہروان پر عامل:** جب اہلِ نَہروان نے حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور حضرت علی سے جدا ہوگئے تو حضرت علی نے حضرت عبدُ اللہ بن خباب کو نہروان پر عامل مقرر کر دیا۔(3) **خوارج سے ٹکراؤ:** (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرنے والے اہلِ نہروان کو خوارج کہا جاتا ہے، جب ان خوارج کی سرکشی بڑھی تو) حضرت عبدُ اللہ بن خباب رضی اللہ عنہما بصرہ کے ایک قریبی گاؤں سے کوچ کرکے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ ہوگئے اس وقت آپ کے ساتھ زوجہ، اولاد اور کنیز بھی تھی، راستے میں خوارج موجود تھے، ایک خارجی نے آپ کی جانب اشارہ کرکے کہا: یہ اصحابِ محمد میں سے ہیں، یہ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ان سے پوچھتے ہیں۔ **قراٰن حلق سے نیچے نہیں اُترے گا:** وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا آپ ہمیں نہیں بتائیں گے کہ آپ نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہمارے بارے میں کیا سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاص تمہارے بارے میں تو نہیں، لیکن میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے بعد ایک ایسی قوم ہوگی جو قراٰن پڑھے گی لیکن قراٰن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، وہ دین سے نکل جائیں گے پھر واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر لوٹ کر آجاتا، خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جو ان لوگوں کو قتل کرے اور خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جسے یہ لوگ قتل کریں۔(4) **فتنہ کے وقت شہید ہو جانا:** ایک روایت یوں ہے کہ میرے والدِ ماجد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روایت کرتے ہوئے ایک فتنے کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اس وقت بیٹھ جانے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، اگر تم اس وقت کو پاؤ تو اللہ کا بندہ ہو کر شہید ہو جانا، خوارِج نے دوبارہ پوچھا: کیا آپ نے اپنے والد صاحب سے یہ حدیث سنی ہے؟ فرمایا: ہاں! سنی ہے،(5) **شام کو مؤمن، صبح کو کافر:** ایک روایت میں ہے کہ آپ نے یہ حدیثِ پاک سنائی تھی: ایک فتنہ ہوگا جس میں آدمی کا دل اس طرح مَر جائے گا جیسے اس کا بدن مر جاتا ہے، وہ شام کرے گا حالتِ ایمان میں اور اس کی صبح حالتِ کُفر میں ہوگی۔(6) **خلفائے راشدین کے لئے تعریفی کلمات:** خوارج نے کہا: اسی حدیث کی وجہ سے ہم نے آپ سے سُوال کیا

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

تھا، خوارج نے دوسرا سوال کیا: حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے ان دونوں بُزرگ اور مقدس حضرات کے لئے تعریفی اور توصیفی کلمات کہے، خوارج نے تیسرا سوال کیا: حضرت عثمانِ غنی کے شروع اور آخر دورِ خلافت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: محترم و معظم حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی حق پر تھے، خوارج نے پھر سوال کیا: آپ حضرت علی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: معزز و مکرم حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ پاک کو تم سے زیادہ جانتے ہیں، وہ اپنے دین کی حفاظت تم سے زیادہ کرنے والے ہیں، وہ فہم و فراست میں تم سے آگے ہیں۔ **خوارج کی قید میں:** یہ سب سُن کر خوارج نے کہا: بے شک! آپ خواہش کے پیچھے چل پڑے ہیں، آپ ان ہستیوں کے نام دیکھ کر ان سے محبت کررہے ہیں، ان کے کام و افعال دیکھ کر نہیں۔ ہم آپ کو ایسے انداز میں قتل کریں گے کہ ہم نے پہلے کسی کو اس طرح قتل نہیں کیا ہو گا۔ پھر خوارج نے آپ رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا اور آپ کے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھ دیئے۔[7] **کم ظرف لوگ:** پھر یہ لوگ آپ کو (دیگر ساتھیوں سمیت) لے کر ایک باغ کے پاس سے گزرے تو کسی خارجی نے گری ہوئی کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تو دوسرے خارجی نے کہا: کیا تم اس کھجور کو حلال کئے بغیر نہیں کھا رہے کہ اس کی قیمت نہیں دی ہے؟ یہ سُن کر اس خارجی نے اپنے منہ سے وہ کھجور نکال کر پھینک دی اور اپنی تلوار میان سے نکال کر لہرانے لگا (جیسے کوئی خوشی مل گئی ہو)، پھر یہ لوگ کسی ذمی کے خنزیر کے پاس سے گزرے تو ایک خارجی نے اس خنزیر کو مار دیا، یہ دیکھ کر دوسرے خارجی کہنے لگے: یہ زمین میں فساد پھیلانا ہے۔ پھر اسی خارجی نے خنزیر کے مالک کو بلوایا اور اسے راضی کیا،[8] **دردناک شہادت:** یہ دیکھ کر حضرت عبدُ اللہ بن خباب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس خنزیر سے زیادہ حُرمت و عظمت والا ہے، انہوں نے کہا: ضرور بتاؤ، آپ نے فرمایا: وہ میں ہوں،[9] ایک قول کے مطابق آپ نے یہ فرمایا: جو میں دیکھ اور سُن رہا ہوں اگر تم لوگ اس میں سچے ہو تو میں تمہارے شَر سے ضرور محفوظ ہوں، (مگر یہ لوگ سچے کہاں تھے کہ آپ کی رعایت کرتے اور آپ کو امان دیتے، بالآخر) خوارج آپ کو نہر کے کنارے لائے اور اسی مرے ہوئے خنزیر پر لٹا کر آپ کا سَر تَن سے جدا کردیا، آپ کا خون پانی پر ایسے بہنے لگا گویا کہ جوتے کا تسمہ بہہ رہا ہو۔ پھر آپ کی زوجہ یا کنیز کا پیٹ چاک کردیا جو کہ حاملہ تھیں اور وقتِ ولادت قریب تھا، ان کے ساتھ مزید تین عورتوں کو بھی قتل کردیا۔[10] حضرت عبدُ اللہ بن خباب رضی اللہ عنہما کی اَلَم ناک شہادت کا یہ واقعہ ماہِ شعبان سن 38 ہجری میں ہوا تھا۔[11] **کم عقلی پر تعجب:** ان خارجیوں نے ایک نصرانی سے کھجور کے ایک درخت کا سودا کیا تو اس نصرانی نے کہا: یہ درخت میں تمہیں تحفۃً دیتا ہوں۔ خوارج نے کہا: ہم قیمت دیئے بغیر کچھ نہیں لیں گے۔ اس پر وہ نصرانی کہنے لگا: اس سے زیادہ اور تعجب کیا ہو گا کہ عبدُ اللہ بن خباب جیسی شخصیت کو تو تم لوگ قتل کردیتے ہو اور مجھ سے ٹوٹی ہوئی کھجور بھی نہیں لے رہے ہو۔[12]

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت، پر یہ بد ادا نہ دے

---

(1) تاریخ بغداد، 1/219 (2) الاصابۃ، 4/64، معرفۃ الصحابہ، 3/132 (3) الحاوی الکبیر للماوردی، 16/371، تاریخ بغداد، 7/244 (4) معرفۃ الصحابہ، 3/132 (5) طبقات ابن سعد، 5/190 ملخصاً (6) انساب الاشراف، 3/142، نھایۃ الارب، 20/105 (7) نھایۃ الارب، 20/105 ملخصاً (8) نھایۃ الارب، 20/105 (9) مصنف ابن ابی شیبہ، 21/431، رقم: 39048 (10) طبقات ابن سعد، 5/190، انساب الاشراف، 3/142 (11) العبر فی خبر من غبر، 1/32 (12) العقد الفرید، 2/232۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفّظ	صحیح تلفّظ
اَقْدَام	اِقْدَام
اِنْتَفاع / اِنْتُفاع / اَنْتَفاع	اِنْتِفاع
مُبتِلا	مُبتَلا
تدَبَّر	تدَبُّر
اَفَادہ	اِفَادہ

(اردو لغت، جلد 1، 5، 17)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزارِ حضرت ابو المکارم موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ حضرت بدرُ الدّین رفاعی حسینی رحمۃ اللہ علیہ

رَمَضانُ المبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظّام اور عُلمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 58 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المبارَک 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) صحابیِ رسول حضرت ابو صخر حُبیش بن خالد خزاعی رضی اللہُ عنہ مشہور صحابیہ حضرت اُمِّ معبد خزاعیہ کے بھائی ہیں جن کے ہاں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دورانِ ہجرت تھوڑی دیر قیام فرمایا تھا، حدیثِ اُمِّ معبد کے راوی بھی آپ ہی ہیں۔ آپ فتحِ مکہ کے دن بطحا میں شہید ہوئے۔ فتحِ مکہ 20 رمضان 8ھ کو ہوا۔[1] (2) صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ سہیل بن بیضاء فِہری قرشی رضی اللہُ عنہ قدیمُ الاسلام صحابی ہیں، آپ نے حبشہ پھر مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصّہ لیا، چالیس سال کی عمر میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر وصال فرمایا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ غزوۂ تبوک سے واپسی رمضان 9ھ کو ہوئی۔[2] **اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم:** (3) عارفِ ربانی حضرت شیخ سیّد شرفُ الدّین عیسیٰ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ صاحبزادہ و تلمیذِ غوثِ اعظم، عالِمِ باعمل، مدرس و واعظ، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں، وصالِ غوثِ اعظم کے بعد آپ دمشق سے ہوتے ہوئے مصر تشریف لائے اور پھر یہیں مقیم ہوگئے، کئی مصری محدثین اور عُلَما و مفتیانِ کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کا وصال 12 رمضان 573ھ مصر میں ہوا، قرافہ قبرستان میں آپ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔ جواھر الاسرار ولطائف الانوار علمِ تصوف پر آپ کی بہترین تصنیف ہے۔[3] (4) قطبِ عالم حضرت پیر سیّد ابو المکارم قطبُ الدّین موسیٰ گیلانی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 936ھ ٹھٹھہ سندھ میں ہوئی اور وصال 25 رمضان 999ھ کو قبولہ شریف (نزد پاکپتن، پنجاب) میں ہوا، عالیشان مزار منبعِ برکات ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، ظاہری و باطنی علوم سے مالامال، صاحبِ دیوان شاعر اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں۔ تحفۃ السالکین آپ کی تصنیف ہے۔[4] (5) شاہ جہاں حضرت سیّد ابو صالح بدرُ الدّین محمد باقر رفاعی حسینی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1207ھ کو ہوئی اور وصال 15 رمضان 1255ھ کو ہوا، مزار خانقاہِ رفاعیہ، بریابھاگل، سورت، گجرات ہند میں ہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ رفاعیہ کے عظیم فرزند، صاحبِ عظمت و جلال بزرگ اور سجادہ نشین خانقاہِ رفاعیہ تھے۔[5] (6) سلطانُ المشائخ، حضرت پیر آقا سیّد سکندر شاہ پشاوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1266ھ کو پشاور میں ہوئی اور یہیں 14 رمضان 1331ھ کو وصال فرمایا، آپ خاندانِ غوثیہ کے فرزند، عالِمِ دین، خواجہ شمسُ العارفین کے مرید و خلیفہ، بارعب و خوب صورت، کثیرُ الفیض اور مستجابُ الدّعوات بزرگ تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے علّامہ سیّد محمد سعید آغا جان صاحب نے 7 رمضان 1353ھ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت پیر علّامہ سیّد تجمل حسین آغا گل صاحب نے 21 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا۔[6] (7) پیرِ طریقت حضرت سیّد محمد خلیلُ اللہ جنیدی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1350ھ کو غازی پورہ یوپی ہند میں ہوئی اور 21 رمضان 1427ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں کی گئی۔ آپ سلسلہ قادریہ جنیدیہ اجملیہ کی روحانی شخصیت، دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ، شاعرِ اسلام اور بانی ضیاءُ العلوم اسکول ناظم آباد کراچی

* رکن شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہیں۔[7] **علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیہم:** 8 امامِ زمانہ حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُ الرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 74ھ میں ہوئی اور رمضان 148ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، محدثِ کبیر، مفتیِ اسلام، مصنفِ کتب اور قاضیِ کوفہ تھے۔ کتابُ الفرائض آپ کی تصنیف ہے۔[8] 9 شیخُ الاسلام حضرت شیخ ابو الحسن بُنان الحمال رحمۃ اللہ علیہ واسط (عراق) کے باشندے تھے، مصر میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں رمضان 316ھ میں وصال فرمایا، نمازِ جنازہ میں لوگوں کا اِزدحام تھا۔ آپ ثقہ محدث، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ، انتہائی عبادت گزار، نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے جذبے سے سرشار تھے۔[9] 10 حضرت امام عبدُ اللہ بلحاج بافضل الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 850ھ کو تریم یمن میں ہوئی اور 5 رمضان 918ھ کو وصال فرمایا، مزار الشحر (حضر موت) یمن میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فقیہ شافعی، عارف باللہ، مصنّفِ کتب کثیرہ اور استاذُ العلماء ہیں۔ "المقدمۃ الحضرمیۃ فی فقہ السادۃ الشافعیۃ" آپ کی مشہور کتاب ہے۔[10] 11 استاذُ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کَڑی شریف (نزد سنگھوئی تحصیل و ضلع جہلم) میں 1248ھ میں ہوئی۔ یہیں 3 رمضان 1311ھ کو وصال فرمایا اور جانبِ جنوب ایک چار دیواری میں مزار بنا۔ آپ استاذُ العلماء علّامہ احمد الدین کرسالوی کے شاگرد، حافظ و قاریِ قراٰن، جید عالمِ دین، درسِ نظامی کے بہترین مدرس، منکسرُ المزاج، حلیمُ الطبع، صاحبِ کشف، خلیفۂ شمسُ العارفین سیالوی اور انتہائی سادگی پسند شخصیت کے مالک تھے، کثیر علما نے آپ سے علمی فیضان حاصل کیا۔[11] 12 شیخُ العلمائے انڈونیشیا حضرت علّامہ حاجی محمد ہاشم اشعری جومبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1282ھ کو جومبان (مشرقی جاوا) انڈونیشیا میں ہوئی اور یہیں 7 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا، مزار جومبان (مشرقی جاوا) میں ہے۔ آپ تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیخ عابد بن حسین مکی، فیض یافتہ علمائے انڈونیشیا و مکہ مکرمہ، بانی و رئیس جمیعۃُ نہضۃِ العُلَماء (عظیم دینی و فلاحی تنظیم)، استاذُ العلماء، مفتیِ اسلام، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ، کئی کتب کے مصنف اور انڈونیشیا کی مؤثر ترین شخصیت ہیں۔[12] 13 شاعرِ اسلام مولانا سیّد محمد ناصر جلالی دہلوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور انتقال 7 رمضان 1385ء کو کراچی میں ہوا، تدفین خاموش کالونی قبرستان لیاقت آباد میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، علمی و ادبی شخصیت، سحرُ البیان خطیب اور اچھے شاعر تھے، آپ نے چھ اخبار یا ماہنامے جاری کئے، آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے خلیفہ تھے۔[13] 14 محدّثِ اعظم حجاز، فضیلۃُ الشیخ سیّد محمد بن علوی مالکی ادریسی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1362ھ مکہ شریف میں ہوئی اور 15 رمضان 1425ھ کو وصال فرمایا، جنۃ المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، عارفِ کامل، استاذ العلماء، کئی کتب کے مصنف، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند اور عالمگیر شہرت کے مالک تھے۔[14]

مزار حضرت عبدُ اللہ بلحاج بافضل الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) الاستیعاب، 1/453، مواہب لدنیہ، 1/327 (2) طبقاتِ ابن سعد، 3/317، زرقانی علی المواہب، 11/133 (3) اتحاف الاکابر، ص374 (4) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/130 (5) تذکرۃ الانساب، ص203 (6) تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، ص198 تا 206 (7) اللہ والے کلیات مناقب، ص467 (8) سیر اعلام النبلاء، 6/476، شذرات الذہب، 1/366 (9) سیر اعلام النبلاء، 11/438، طبقات الصوفیہ للسلمی، ص224 (10) المقدمۃ الحضرمیۃ، ترجمۃ المؤلف، ص13 تا 34 (11) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 1/469 تا 477 (12) نثر الجواہر والدرر، 2/1521 (13) حیات مخدوم الاولیاء، ص395، 396، انوار علمائے اہل سنّت سندھ، ص986 تا 991 (14) محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت، ص20 تا 30۔

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

سفر میں "دُنیا سے سفر (یعنی موت)" کو بھی یاد رکھئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کو مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی (دارُ الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی) نے آڈیو پیغام کے ذریعے بتایا کہ اُن کی چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ تُرکی روانگی ہے، اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اُن کو دُعاؤں اور مدنی پھولوں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

حضرت علّامہ مولانا مفتی ابو محمد علی اصغر مدنی کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ماشآءَ اللہ! آپ کا صوتی پیغام سامعہ نواز ہوا، مزاراتِ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم)، مزاراتِ اولیائے کرام (رحمۃ اللہ علیہم) کی حاضری کے لئے مفتی حسّان مدنی، اویس بھائی، عمیر، فیصل، اشفاق بھائی اور الحاج سیّد حرم رضا صاحب سمیت کُل آٹھ عاشقانِ رسول کے ساتھ آپ تُرکی تشریف لے جارہے ہیں، اللہ کریم آپ سب کا سفر بخیر کرے، عافیت نصیب فرمائے، آپس میں اِتحاد و اتفاق رہے کہ سفر میں گھر والی سہولیات میسر نہ ہونے اور تھکن وغیرہ کے سبب کبھی چڑچڑاپَن بھی آجاتا ہے، ہوسکتا ہے آپس میں کسی کی بات جلد بُری لگ جائے، شیطان غیبت و بدگمانی میں مبتلا کردے، لیکن آپ بالکل متحد رہئے گا، سفر میں ایک "امیرِ قافلہ" ہو یہ سنّت ہے، جب تک وہ خلافِ شرع حکم نہ کرے اُس کی اِطاعت کیجئے، اِن شآءَ اللہ سب اچھا ہوجائے گا نیز جب بھی سفر کا اِرادہ ہو تو دُنیا سے سفر یعنی "موت" کو بھی یاد رکھا جائے، کیونکہ ایک دن دُنیا سے بھی سفر ہو ہی جائے گا، اِس سفر میں تو خوشی خوشی جارہے ہیں، اللہ کرے کہ جب ہمارا دُنیا سے سفر ہو تو ہم اُس وقت بھی خوشی خوشی مسکراتے ہوئے جائیں، اللہ کرے! مرتے وقت کلمہ نصیب ہو اور ہم ساتھ اِیمان کے دُنیا سے رخصت ہوں۔ جہاں جہاں آپ کی حاضریاں ہوں، مجھ گناہ گاروں کے سردار کو بھی یاد رکھئے گا، سبھی میرا سلام عرض کریں اور میرے لئے ایمان کی سلامتی، بُرے خاتمے سے حفاظت اور بے حساب مغفرت کی دُعا فرماتے رہئے گا۔

مزار پر حاضری کی حکایت

مزارات کی حاضری کے تو کیا کہنے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اِحیاءُ العلوم" سے ایک بہت پیاری حکایت عرض کرتا ہوں: حضرت سیّدُنا ابو بکر رشیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا محمد طوسی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے میرے ذریعے حضرت سیّدُنا ابو سعید صَفّار رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک شعر بھجوایا:

وَکُنَّا عَلٰی اَنْ لَّا نَحُوْلَ عَنِ الْھَوٰی — فَقَدْ وَحَیَاۃِ الْحُبِّ حُلْتُمْ وَمَا حُلْنَا

ترجمہ: ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ محبت کا دَم بھریں اور محبوب کی زندگی سے نہ نکلیں، حیلے بہانے تم کررہے ہو نہ کہ ہم۔

حضرت سیّدُنا ابو بکر رشیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نیند سے بیدار ہوا اور حضرت سیّدُنا ابو سعید صَفّار رحمۃ اللہ علیہ تک پیغام پہنچایا جسے سُن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں ہر جمعہ حضرت سیّدُنا محمد طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا ہوں مگر اس جمعہ حاضر نہ ہوسکا تھا۔ (احیاء العلوم، 267/5)

سُبْحٰنَ اللہ! اَہلُ اللہ زائرین کو پہچانتے ہیں، عوام اہلِ قبور بھی زائرین کو پہچانتے ہیں، اَہلُ اللہ کی تو کیا بات ہے! جمعہ کی غیر حاضری ہوئی تو چونکہ یہ اپنے زائر سے مانوس تھے تو انہوں نے پیغام بھی بھجوادیا۔ کیا شان ہے اللہ والوں کی! صحابۂ کرام، اولیائے کرام کے مزاراتِ طیبات پر جہاں جہاں حاضریاں ہوں سب کی برکات سے اللہ کریم آپ کو متمتع فرمائے اور مجھ پر بھی کاش گھر بیٹھے کوئی چھینٹ پڑجائے۔ بہت بہت شکریہ۔ میرے لئے دعائیں کیجئے گا، سبھی کو سلام! اللہ پاک سب کو خوش رکھے، خوشی خوشی جائیں اور خوشی خوشی تشریف لائیں، اٰمین۔

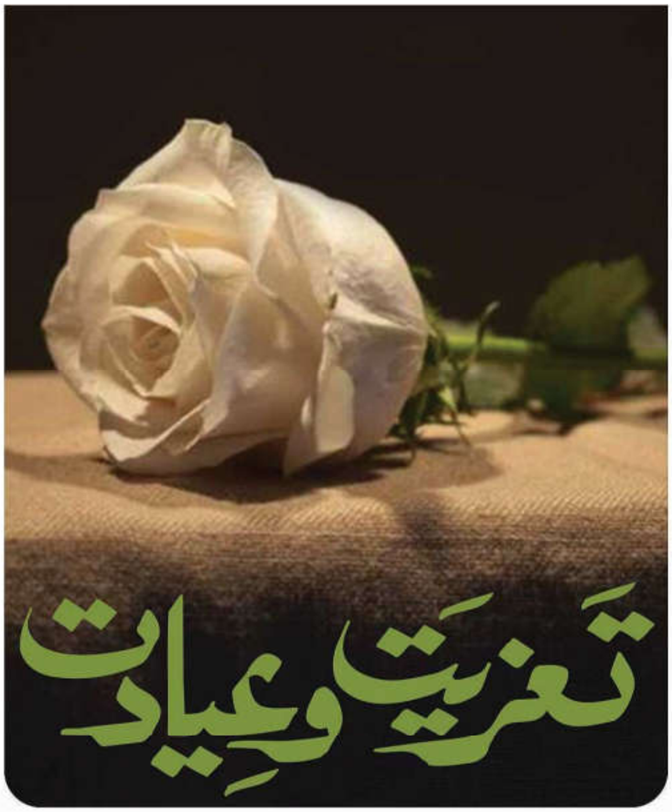

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ مفتی غلام نبی فخری صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت مولانا فِداءُ النبی، حضرت مولانا رضاءُ النبی، حضرت مولانا محبُّ النبی اور حضرت مولانا شجاعُ النبی کے والدِ محترم استاذُ العلماء، شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مفتی غلام نبی فخری صاحب 16 جُمادَی الاُولٰی 1442ھ کو کراچی میں وِصال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت علّامہ مفتی غلام نبی فخری صاحب کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، نورِ مصطفٰے کا صدقہ تاحشر جگمگاتی رہے، یااللہ! ان کی قبر کی وحشت، تنگی اور گھبراہٹ دور ہو، مولائے کریم! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت فرما، یااللہ! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا اجر و ثواب حضرت علّامہ مفتی غلام نبی فخری صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مزید ایصالِ ثواب کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "احیاءُ العلوم" سے ایک روایت بیان فرمائی:) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے ایک عورت نے اپنے دل کی سختی کے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرو اس سے تمہارا دل نرم ہوجائے گا۔" اس عورت نے ایسا ہی کیا تو دل کی سختی جاتی رہی پھر اس نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کا شکریہ ادا کیا۔ (احیاءُ العلوم، 5 / 194)

جُمادَی الاُولٰی 1442ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُم العالیہ نے (1) حضرت پیر سیّد آغا بیدار بخت گیلانی (سجادہ نشین دربار عالیہ بہگام شریف)[1] (2) حضرت پیر مخدوم ابو محمد مشتاق احمد شاہ صاحب قادری (لاہور)[2] (3) حضرت پیر صوفی حاجی احمد دین قادری (لاہور)[3] (4) استاذُ الاساتذہ حضرت علّامہ محمد نواز کیلانی رضوی صاحب (جڑانوالہ، فیصل آباد)[4] (5) حضرت مولانا حاجی محمد بشیر نقشبندی (کشمیر)[5] (6) حضرت مولانا غلام ربانی چشتی (لالہ موسیٰ، پنجاب)[6] اور دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ جبکہ سیّد محمد ریحان رضا عطّاری (مستشفٰی، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ) کے مدنی منّے سیّد محمد اویس رضا عطّاری سمیت کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخِ وفات: 2 جُمادَی الاُولٰی 1442ھ (2) تاریخِ وفات: 8 جمادی الاولٰی 1442ھ

(3) تاریخِ وفات: 7 جمادی الاولٰی 1442ھ (4) تاریخِ وفات: 27 جمادی الاولٰی 1442ھ

(5) تاریخِ وفات: 17 جمادی الاولٰی 1442ھ (6) تاریخِ وفات: 24 جمادی الاولٰی 1442ھ۔

بدر اور اہلِ بدر

مولانا راشد نور عطّاری مَدَنی*

”بدر“ مدینۂ منوّرہ سے 80 میل کے فاصلے پر ایک گاؤں کا نام ہے جہاں زمانۂ جاہلیت میں سالانہ میلہ لگتا تھا۔ موجودہ روڈ کے اعتبار سے یہ تقریباً 152 کلو میٹر کا سفر ہے، یہاں ایک کنواں بھی تھا جس کے مالک کا نام ”بدر“ تھا اسی کے نام پر اس جگہ کا نام ”بدر“ رکھ دیا گیا۔ اسی مقام پر جنگِ بدر کا وہ عظیم معرکہ ہوا جس میں کفارِ قریش اور مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو وہ عظیم الشّان فتحِ مبین نصیب ہوئی جس کے بعد اسلام کی عزت و اقبال کا پرچم اتنا سربلند ہو گیا کہ کفارِ قریش کی عظمت و شوکت بالکل ہی خاک میں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر کے دن کا نام ”یومُ الفرقان“ رکھا۔(1) 12 رمضانُ المبارک سن 2 ہجری کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 313 نفوسِ قدسیہ کے ساتھ مدینۂ منوّرہ سے مقامِ بدر کی طرف روانہ ہوئے۔(2) اس سفر میں مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے اور 70 اونٹ تھے، ایک اونٹ پر تین افراد مقرر تھے جو باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔(3)

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے ”بدر“ میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کے لئے ایک عریش (یعنی کھجوروں کی شاخوں کا سائبان) بنادیا تاکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہاں محفوظ رہیں اور میدانِ جنگ کا معائنہ فرماتے رہیں۔ یارِ غار و یارِ مزار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سائبان کے اندر تلوار لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت فرمارہے تھے اور حضرت سعد بن معاذ چند اصحاب کے ساتھ اس سائبان کے باہر پہرا دے رہے تھے، یہی وہ مقام ہے جہاں آج ”مسجدِ عریش“ موجود ہے۔(4) **معرکۂ بدر 17 رمضانُ المبارک 2ھ کو جمعہ کے دن پیش آیا جس میں 14 مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے، جبکہ 70 کفار مارے گئے، 70 قید کئے گئے اور مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔**(5)

بہارِ شریعت میں ہے: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃُ الرضوان کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنّتی ہیں۔(6) پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربلندی کے لئے جن صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا ان کے فضائل پر مشتمل دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمایئے: (1) اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَلَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ یعنی مجھے امید ہے جو لوگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے، ان میں سے کوئی بھی اِنْ شَآءَ اللہ جہنّم میں نہیں جائے گا۔(7) (2) لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی بے شک اللہ کریم اہلِ بدر سے واقف ہے اور اس نے یہ فرمادیا ہے کہ تم اب جو عمل چاہو کرو بلاشبہ تمہارے لئے جنّت واجب ہوچکی ہے یا (یہ فرمایا) کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔(8)

مراٰۃُ المناجیح میں ہے: اصحابِ بدر کے نام پڑھ کر دعائیں کی جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ قبول ہوں۔(9)

اللہ پاک اصحابِ بدر کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام پر استقامت اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا عظیم ترین جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سیرتِ مصطفیٰ، ص210، زرقانی علی المواھب، 2/255، 256 (2) سیرتِ مصطفیٰ، ص211، 213 (3) ماخوذ از مدارج النبوۃ فارسی، 2/81، مراٰۃ المناجیح، 5/494 (4) ماخوذ از مدارج النبوۃ فارسی، 2/86، الصواعق المحرقہ، ص30، مرقاۃ المفاتیح، 10/627 (5) سیرتِ مصطفیٰ، ص220، 232، 233 (6) بہارِ شریعت، 1/249 (7) ابن ماجہ، 4/508، حدیث: 4281 (8) بخاری، 3/12، حدیث: 3983 (9) مراٰۃ المناجیح، 8/567۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، پراپرٹی اینڈ کنسٹرکشن ڈپارٹمنٹ (دعوت اسلامی)

مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

مولانا راشد علی عطاری مَدَنی*

حَجَرِ اَسْوَد کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نُبُوَّت پہ لاکھوں سلام (1)

الفاظ و معانی: حَجرِ اَسْوَد: سیاہ پتھر۔

شرح: مسلمانانِ عالَم کے لئے نماز کا قبلہ اور طواف کا مرکز تو مسجدِ حرام میں موجود کعبۂ مُشرَّفہ ہے، لیکن دل و جان اور ایمان، بلکہ کعبے کا بھی قبلہ و کعبہ ذاتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔ اب اگر کسی کے سطحِ ذہن پر یہ سُوال نمودار ہو کہ نماز و طواف والے کعبے کے جُنُوب و مشرقی (SOUTH-EAST) کونے میں تو ایک جنّتی پتھر "حَجرِ اَسْود" نَصْب ہے، دل و جان کے کعبے کا حَجرِ اَسْوَد کیا ہے؟ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا شعر گویا اِسی سوال کا جواب ہے۔ چنانچہ امامِ عشق و مَحبت، عالمِ قُرآن و سُنَّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کردَہ شعر کا معنیٰ اور خُلاصہ (Summary) یہ ہے کہ جانِ ایمان، رحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نُورانی سراپا (پورا جسمِ اقدس) دِل و جان کا کعبہ ہے اور اس کعبے کا حَجرِ اَسْوَد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک شانوں (Blessed Shoulders) کے درمیان موجود مُہرِ نُبُوَّت ہے۔ اِس پیاری اور مُقدّس مُہرِ مبارَک پر لاکھوں سلام ہوں۔

مُہرِ نبوّت: سیّدُ الکُل، امامُ الرُّسل صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں مبارَک شانوں کے درمیان کبوتری کے اَنڈے کے برابر ایک پیاری اور نُورانی مُہرِ نُبُوَّت تھی۔ یہ بظاہر سُرخی مائل اُبھرا ہوا گوشت معلوم ہوتا تھا، چنانچہ حضرتِ سیّدُنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سُلطانِ دوجہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں مبارَک شانوں (یعنی کندھوں) کے درمیان "مُہرِ نبوّت" کو دیکھا جو کبوتری کے اَنڈے کی مقدار میں سُرخ اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ (الشمائل المحمدیۃ، ص28، حدیث:16) حکیمُ الاُمّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس مُہرِ مبارَک کا ذِکْر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے) دو کندھوں کے بیچ میں کچھ اُبھرا ہوا گوشت تھا جس پر تِل تھے، اگر بغور دیکھا جاتا تو محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پڑھنے میں آتا تھا جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ یہ حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نبوَّت کی علامت تھی، اسے "مُہرِ نبوَّت" کہتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/45) مزید فرماتے ہیں: اسے مُہرِ نبوَّت اس لیے کہتے تھے کہ گزشتہ آسمانی کُتُب میں اس مُہْر کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا، وفات کے وقت یہ مُہْر شریف غائب ہوگئی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/318)

حضرتِ سیّدُنا علیُّ المُرتضیٰ شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ مُہرِ نبوَّت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں: بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ یعنی رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُقدّس کندھوں کے بیچ میں مُہرِ نُبوَّت تھی اور آپ خاتَمُ النّبیین (یعنی تمام نبیوں میں آخری نبی) ہیں۔ (الشمائل المحمدیۃ، ص20، حدیث:6)

(1) یہ شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش"، ص303 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ سے لیا گیا ہے۔

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

رازوں کی سرزمین

مولانا عبد الحبیب عطّاری* (قسط:01)

ایک عرصے سے دل میں یہ ارمان تھا کہ مصر کا سفر کیا جائے اور دینی کاموں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود زیارتوں سے بھی آنکھیں ٹھنڈی کی جائیں۔

اسلامی دنیا میں مصر کی اہمیت: مصر اسلامی دنیا کا ایک اہم ترین ملک ہے جس کا تذکرہ قراٰنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مبارکہ میں بھی موجود ہے۔ تاریخی آثار کے اعتبار سے بھی مصر غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

3 مارچ2020ء بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق رات تقریباً ساڑھے10 بجے کراچی سے پہلے جدّہ اور پھر جدہ سے مصر کا سفر تھا۔ جدہ ایئرپورٹ پر ہمارا تقریباً9 گھنٹے کا قیام (Stay) تھا لیکن ان دنوں کروناوائرس کی وجہ سے عمرہ زائرین کو انٹری نہیں دی جارہی تھی۔ میرے پاس چونکہ 2 سال کا Multiple Visa تھا اس لئے جب رات تقریباً 1 بجے ہم جدہ ایئرپورٹ پہنچے تو اللہ پاک کے کرم سے ہمیں انٹری مل گئی۔

اس سفر میں میرے ساتھ ایک اسلامی بھائی کراچی سے شامل تھے جبکہ فیصل آباد کے 3 اسلامی بھائیوں نے جدہ ایئرپورٹ سے ہمارے ساتھ سفر میں شامل ہونا تھا۔ ہمارے جدہ پہنچنے کے چند ہی لمحوں بعد یہ 3 اسلامی بھائی بھی اسلام آباد سے جدہ فلائٹ کے ذریعے ہم سے آملے۔ جدہ ایئرپورٹ پر کافی اسلامی بھائی ہمیں لینے آئے ہوئے تھے۔ رات تقریباً 2 بجے ہم جدہ میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچے جنہوں نے ہمارے لئے دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ یہاں ہند کے کئی اسلامی بھائی بھی تشریف لائے اور کچھ دیر تک ملاقات و مدنی پھولوں کے تبادلے کا سلسلہ رہا۔

میں مکّے میں پھر آگیا یاالٰہی: دعوت سے فارغ ہو کر ہم نے مشورہ کیا کہ ابھی وقت ہے تو کعبہ شریف کی زیارت کرکے رجب کے مہینے میں طواف کی سعادت حاصل کرلی جائے۔ رات تقریباً 4 بجے ہم حَرَم شریف پہنچے اور خانۂ کعبہ شریف کے طواف کا شرف حاصل کیا۔

جلدی پہنچ جائیں: صبح تقریباً9 بجے جدہ سے ہماری فلائٹ تھی اس لئے نمازِ فجر ادا کرکے ہم فوراً مکۂ مکرّمہ سے جدہ شریف روانہ ہوئے اور 7 بجے کے قریب جدہ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر ہمیں ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ جدہ ایئرپورٹ پر سعودی ایئرلائن کا ایک نیو ٹرمینل بھی ہے اور ہماری فلائٹ وہاں سے روانہ ہوگی۔ بالخصوص بینُ الاقوامی سفر (International Travelling) کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ فلائٹ کے وقت سے تقریباً3 یا ساڑھے 3 گھنٹے پہلے ایئرپورٹ پہنچ جائیں تاکہ قانونی کاروائی مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اگر اس طرح کا کوئی معاملہ بھی ہو تو آپ پرواز کے وقت سے پہلے فارغ ہو جائیں۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

قاہرہ آمد: تقریباً ساڑھے 9 بجے ہماری فلائٹ جدہ سے روانہ ہوئی اور ڈھائی گھنٹے کے سفر کے بعد 12 بجے مصر کے دارُ الحکومت قاہرہ پہنچ گئی۔ آج 4 مارچ 2020ء اور بدھ کا دن یعنی ورکنگ ڈے تھا لیکن اس کے باوجود کثیر اسلامی بھائی ایئرپورٹ پر ہمیں لینے آئے ہوئے تھے جن میں الازہر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے علمائے کرام بھی شامل تھے۔

ایئرپورٹ سے فارغ ہو کر ہم اپنی قیام گاہ پہنچے تو نمازِ ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ نماز ادا کر کے ہم نے کھانا کھایا اور پھر عصر تک آرام کیا۔ نمازِ عصر کے بعد ہم نے چند ضروری معاملات نمٹائے اور پھر نمازِ مغرب ادا کر کے اجتماع گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

طلبہ اجتماع: مصر کے دارُ الحکومت قاہرہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت طلبہ اجتماع کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں الازہر یونیورسٹی کے طلبہ بلائے گئے تھے۔ اجتماع گاہ میں تقریباً ڈیڑھ سے دو سو طلبہ کے لئے بیٹھنے اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن اللہ پاک کے کرم سے 300 سے زیادہ طلبہ اجتماع میں شریک ہوئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ اس اجتماع میں مصر کے علاوہ سوڈان، نیپال، بنگلہ دیش، انڈیا، سری لنکا، پاکستان اور شام کے اسلامی بھائی کثیر تعداد میں جمع ہوئے اور اجتماع گاہ مکمل بھر گئی۔ اس اجتماع میں مجھے عالمِ دین کی اہمیت اور اس کی ذمّہ داریوں کے عنوان پر بیان کی سعادت حاصل ہوئی نیز دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرنے کا بھی ذہن بنایا۔

مجھ کو ملی ہے عزت عطّار کی بدولت: اجتماع کے بعد اسلامی بھائی جس محبت کے ساتھ ملے وہ منظر بھی دیدنی تھا۔ میں حیران تھا کہ ایک ایسا ملک اور شہر جہاں نہ کوئی رشتے داری ہے اور نہ دوستی، وہاں پہلے ہی دن اتنے محبت کرنے والے کہاں سے آ گئے؟ یقیناً یہ دعوتِ اسلامی کا فیضان اور میرے پیر و مرشد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت کی نظرِ عنایت ہے جس نے دنیا میں ایسی عزت عطا فرمائی جو لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی نہیں مل سکتی۔ اللہ کریم قبر و آخرت میں بھی ہماری اس نسبت کو سلامت رکھے اور آخرت میں بھی عزت و کرامت عطا فرمائے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے رابطے: ماشآءَ اللہ مصر اور اس کے دارُ الحکومت قاہرہ میں بھی امیرِ اہلِ سنّت اور دعوتِ اسلامی کا فیضان موجود ہے۔ ہمیں آج رات دیر تک سوشل میڈیا کے ذریعے مصر کے مختلف مقامات سے پیغامات ملتے رہے کہ ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میری یہ کوشش رہی کہ سب کو جواب دیا جائے اور ملاقات کے لئے بلایا جائے، کیونکہ یہاں ہمارے رابطے جتنے بڑھیں گے اتنا ہی دین کا کام کرنے میں آسانی رہے گی۔

مصر کا اعزاز: مصر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں کثیر تعداد میں مزارات اپنی برکتیں لٹا رہے ہیں۔ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کے کثیر مزارات اور سینکڑوں سال قدیم مساجد مصر کے مختلف شہروں میں موجود ہیں۔ اس سفر کے دوران ہم نے کئی مزارات اور دیگر مقدس مقامات پر حاضری کی سعادت پائی جن میں سے کچھ کا تذکرہ اگلی اقساط (Episodes) میں کیا جائے گا۔ اس دوران مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا اور بعد میں "رازوں کی سرزمین" کے عنوان سے مدنی چینل پر یہ سلسلہ نشر ہوا۔ جو اسلامی بھائی ہمارے اس سفر کے مناظر اور زیارات وغیرہ دیکھنا چاہیں وہ اس لنک https://bit.ly/3p16bmX پر جا کر یا نیچے دیئے گئے QR Code کو اسکین کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور مصر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو مدینے کے 12 چاند لگا دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

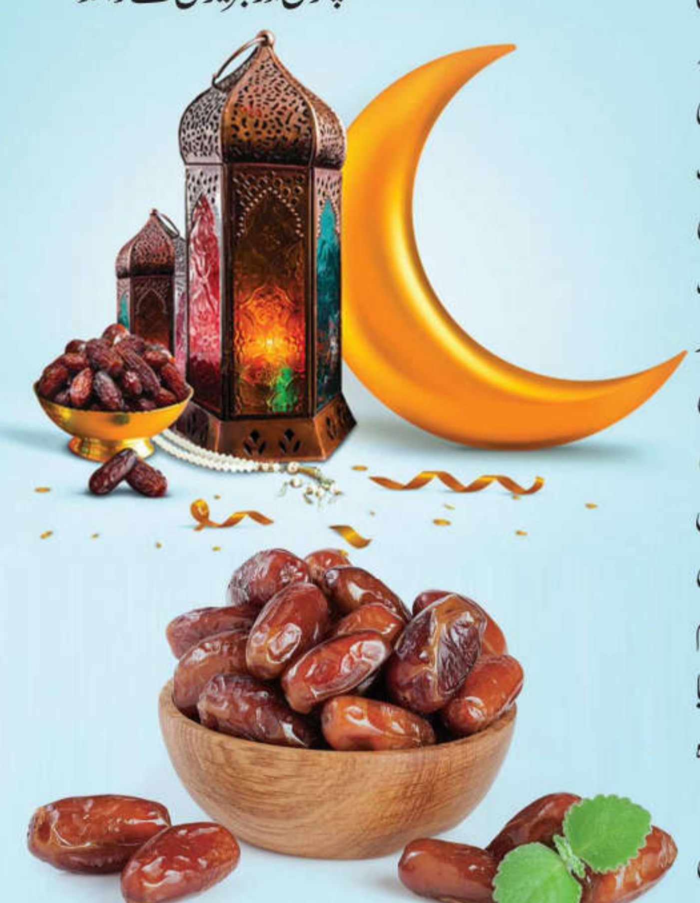

روزہ داروں کے لئے انمول تحفہ

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

زمانہ جس طرح سائنس کے میدان میں ترقی کرتا چلا جارہا ہے یوں ہی اسلام کے نظامِ عبادت کی افادیت کا اعتراف بھی ہوتا چلا جارہا ہے، یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلام کے نظامِ عبادت کا کوئی حکم ایسا نہیں جو انسان کی فطرت اور اس کی جسمانی اور روحانی ضرورت کے منافی ہو، ہر حکم میں کسی نہ کسی انداز میں روحانی فوائد کے علاوہ جسمانی فوائد بھی چھپے ہوئے ہیں۔ روزے کا حکم بھی خالقِ کائنات کے احکامات میں سے ایک ہے جس کا دورانیہ موسم کی تبدیلیوں کی بنا پر عمومی طور پر ملکِ پاکستان میں 12 سے 15 گھنٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس دورانیے میں کھانے پینے سے مکمل اجتناب کے نتیجے میں بظاہر جسم میں طاقت کی کمی محسوس ہوتی ہے، ربِّ کریم نے ایسی ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں کہ جو اس کمزوری کو کنٹرول کرتی اور جلد از جلد طاقت کو بحال کرتی ہیں، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت کھجور ہے۔ اس کی برکات کے بارے میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ اِفْطار کرے تو کھجور یا چُھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ مِلے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔(ترمذی، 2/162، حدیث:695)

افطار کے معاملے میں خود حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عمل مبارک یہ تھا کہ نَماز سے پہلے تَر کھجوروں سے روزہ اِفْطار فرماتے، تَر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔(ابوداؤد، 2/447، حدیث:2356)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس ترتیب سے پتہ لگا کہ تَر کھجور سے روزہ افطار کرنا بہت اچھا ہے، پھر اگر یہ نہ ملیں تو خشک چھواروں پر افطار کرنا، ہمارے ہاں رمضان شریف میں کثرت سے بازار میں کھجوریں آجاتی ہیں اور عام طور پر لوگ خریدتے ہیں، مسجدوں میں بھیجتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔(مزید فرماتے ہیں) روٹی چاول یا کسی پُر تکلف چیز سے روزہ افطار نہ فرماتے تھے، بعض روزہ داروں کو دیکھا گیا کہ سگریٹ سے روزہ افطارتے ہیں نعوذ باللہ، روزہ دار کے منہ میں پہلے پاکیزہ چیز جانی چاہئے، سگریٹ گندی بدبودار چیز بھی ہے اور اس سے روزہ افطار کرنا مضرِ صحت بھی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 3/155 ملخصاً)

قراٰنِ کریم میں کم و بیش 23 مقامات پر کھجور کا ذکر آیا ہے، اسے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ غذا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، روایات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کھجور کو نہ صرف عام حالات میں کھایا کرتے تھے بلکہ دورانِ جہاد دیگر غذائی اشیا کی قلت کی وجہ سے صرف کھجور پر گزارہ کرکے بھی دشمنوں سے ٹکرائے ہیں۔

روزے میں صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نہ کھایا جاتا ہے اور نہ ہی کچھ پیا جاتا ہے اس لئے جسم کی کیلوریز یا جسم کے حرارے آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں کھجور اس سب کمی کو پورا کرتی ہے، بالخصوص وہ حضرات جو بلڈ پریشر کی کمی، فالج، لقوہ یا سر چکرانے کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لئے کھجور بہترین غذا ہے، بعض اوقات غذائیت کی کمی کی بنا پر خون کی کمی کی شکایت ہو جاتی ہے، جس کی بنا پر روزہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

افطار کرنے کے وقت ایسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کمی کو پورا کر سکے تو اس کے لئے کھجور سے بہتر کوئی دوسری چیز نہیں، نیز وٹامنز کے اعتبار سے کھجور کے جو تجزیے دنیا میں کئے گئے ان کے مطابق انسان کو تندرست رکھنے کے لئے مطلوب تمام عناصر بہت اچھی مقدار میں کھجور کے اندر پائے جاتے ہیں، زمانۂ رسالت میں کھجور اور "ستو" مجاہدین کے راشن کا حصہ ہوتے تھے۔ (کھجور کی تحقیق، ص53)

کھجور کھانے میں احتیاطیں: اَدھ پکی اور پُرانی کھجوریں ایک ہی وقت میں کھانا نقصان دہ ہے، کھجور کے ساتھ انگور یا کِشمِش یا مُنَقّٰہ ملا کر کھانا، کھجور اور انجیر ایک وقت میں کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں کھجوریں کھانا نقصان دِہ ہے۔ ایک وقت میں 5 تولہ (یعنی 58.32 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں۔ پُرانی کھجور کھاتے وَقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اِس میں بعض اَوقات چھوٹے چھوٹے لال کیڑے ہوتے ہیں لہٰذا صاف کر کے کھائیے۔ جس کھجور میں کیڑے ہونے کا گمان ہو اُس کو صاف کئے بِغیر کھانا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کھجوریں چند مِنَٹ کیلئے پانی میں بِھگو دیجئے تاکہ مکّھیوں کی بِیٹ اور مَیل کُچیل وغیرہ چُھوٹ جائے پھر دھو کر استِعمال فرمائیے۔ دَرَخْت کی پکی ہوئی کھجوریں زیادہ مُفید ہوتی ہیں۔ (مگر دھوئے بغیر کھجوریں بلکہ کوئی سا پھل اور سبزی وغیرہ استعمال نہ کریں ورنہ گرد و غبار، مکھیوں، کیڑے مکوڑوں کی بیٹ اور جراثیم کش دواؤں کے اثرات پیٹ میں جا کر بیماریوں کا باعث ہو سکتے ہیں)۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوَّرہ زادھا اللّٰہُ شرفاً وَّ تعظیماً کی کھجوروں کی گُٹھلیاں مت پھینکئے۔ کسی اَدَب کی جگہ ڈال دیجئے یا دَریابُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَرَوْتے (یعنی چھالیا کترنے یا گنڈیریاں کاٹنے کے اوزار) سے بارِیک ٹکڑیاں کر کے ڈِبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استِعمال کر کے اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دُنیا کے کسی بھی خطّے کی ہو جب مدینۂ منوَّرہ کی فضاؤں میں داخِل ہوئی تو مدینے کی ہو گئی لہٰذا عاشقانِ رسول اس کا اَدَب کرتے ہیں۔ (فیضان رمضان، ص119)

اللہ پاک ہمیں نعمتوں کی قدر کرنے اور شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: تمام غذائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم محمد رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔)

بارگاہِ رسالت سے قلم کا تحفہ ملا

3 رمضانُ المبارک، یومِ عرسِ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ کی مناسبت سے ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تفسیر لکھنے کے لئے ایک بیش قیمت قلم مخصوص کر رکھا تھا جس سے تحریر و تصنیف کا کوئی اور کام نہ کرتے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں: مجھے مدینۂ منورہ میں ایک دُکان پر ایک قیمتی قلم بے حد پسند آیا دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میرے پاس ہوتا، مگر مہنگا ہونے کی وجہ سے خرید نہ سکا اور چپ چاپ لوٹ آیا لیکن دل میں بار بار خیال آتا رہا کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اجازت ملی ہے تو حاضری کی سعادت پائی ہے اگر اسی بارگاہ سے وہی قلم عطا ہو جائے تو کرم بالائے کرم ہو گا، غالباً اسی دن یا اگلے دن ظہر کی نماز مسجدِ نبوی شریف میں ادا کر کے فارغ ہوا تو ایک صاحب ملاقات کے لئے آئے اور یہ کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں، ہاتھ باہر نکال کر وہ تحفہ میرے سامنے رکھ دیا اب جو میں نے نظر اٹھائی تو سامنے وہی بیش قیمت قلم تھا حالانکہ میں نے کسی سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا مجھے یقین ہو گیا کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں میری عرض سُن لی گئی ہے جبھی تو مجھے مطلوبہ عطیہ مل گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: اب میں نے اس قلم کو صرف تفسیر لکھنے کے لئے خاص کر لیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ جب یہ قلم لے کر لکھنے بیٹھتا ہوں تو ایسے ایسے مضامین ذہن میں آتے ہیں کہ میں خود حیران رَہ جاتا ہوں۔ (حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص147 ملخصاً)

(حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی" پڑھئے۔)

1 قراٰن پڑھانے کے فضائل

بنتِ نیاز عطّاریہ (درجہ خامسہ، جامعۃ المدینہ، رحیم یار خان)

قراٰنِ پاک کی عظمت و شان اور اس کی فضیلت ہم کماحقّہٗ بیان کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہماری عقلیں اس کی حقیقت کے ادراک سے عاجز ہیں۔ یہ کلام انتہائی فصیح و بلیغ خوبصورت اور نہایت جامع ہے۔ یہ پاکیزہ کلام ہدایت، رحمت، برکت اور عنایت کا عظیم ترین ذریعہ ہے جو کہ عجائب و غرائب، رموز و اسرار، دقائق و اشارات، احکام و اعمال، واقعات و بشارات کا حسین سنگم ہے۔ یہ بابرکت کلام ایسا شیریں ہے کہ اس کا قاری بار بار تکرار کرنے پر اس سے اُکتاتا نہیں بلکہ ہر بار ایک الگ ہی لذت اور چاشنی پاتا ہے، یہ وہ باعظمت کلام پاک ہے جس کو دیکھنا، چھونا، پڑھنا اور سننا سب عبادت کے کام ہیں۔ اس مبارک کلام کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب ہے اور پڑھنا ہی نہیں بلکہ قراٰن پڑھانا اور سکھانا بھی بے شمار فضائل و برکات اور اجر و ثواب پانے کا ذریعہ ہے۔ احادیثِ کریمہ میں جہاں قراٰنِ پاک سیکھنے اور پڑھنے کے فضائل وارد ہوئے ہیں وہیں قراٰنِ پاک سکھانے اور پڑھانے کی بھی فضیلتیں اور برکتیں بیان ہوئی ہیں۔

قراٰنِ پاک سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے کے فضائل پر مشتمل چند فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: 1 تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری، 3/410، حدیث: 5027) حضرت ابو عبدُ الرّحمٰن سُلَمی رضی اللہ عنہ قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فیض القدیر، 3/618، تحت الحدیث: 3983) 2 جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، 10/198، حدیث: 10450) 3 جس نے قراٰنِ مُبین کی ایک آیت سکھائی اس کے لئے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے 4 جس نے قراٰنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب اس آیت کی تلاوت ہو گی اس کے لئے ثواب ہو گا۔ (جمع الجوامع، 7/209، حدیث: 22455، 22456)

محترم قارئین! ذکر کی گئی احادیثِ مبارکہ سے قراٰنِ پاک پڑھانے اور سکھانے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ قراٰن سیکھنا اور سکھانا بہترین عمل ہے، قراٰنِ پاک سکھانا اور پڑھانا کثیر اجر و ثواب کا باعث ہے، قراٰنِ کریم پڑھانے اور سکھانے والا شفاعت اور جنّت کا مستحق ہے الغرض قراٰنِ پاک پڑھانا ثوابِ جاریہ کا عظیم ذریعہ ہے اور یقیناً ہر مسلمان ہی اجر و ثواب اور شفاعت و جنّت کا طلب گار ہے، تو ان فضائل کے حق دار بننے کے لئے خوب خوب تعلیمِ قراٰن عام کیجئے، قراٰنِ پاک سیکھئے دوسروں کو سکھایئے اور قراٰن کے فیضان کو عام کیجئے۔

2 روزے کی قبولیت کے ذرائع

بنتِ شاہنواز عطاریہ (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ گلشن کالونی، واہ کینٹ)

رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوائے بھوک کے کچھ نہیں ملتا اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (ابن ماجہ، 2/320، حدیث: 1690)

روزہ کیا ہے؟ روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا عبادت کی نیت سے صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ، 1/194)

کسی بھی عبادت کو کرنے کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے، اور جب

تک وہ عبادت مقبول نہ ہو رضائے الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ روزہ ایک عظیم عبادت ہے اور اس کو مرتبۂ قبولیت تک پہنچانے کے لئے کچھ اُمور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

گناہوں سے بچنا: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ سپر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔عرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔ (معجم اوسط،3/264،حدیث:4536)

بیہودہ باتوں سے بچنا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (مستدرک،2/67،حدیث:1611)

نیّت اچھی ہو: حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری،1/658،حدیث:2009)

متفرقات: نیز گناہوں سے بچے اور عبادات بجالائے، ہر ایسی چیز سے بچے کہ جو روزے کی نورانیت ضائع کرنے والی ہے، اعتکاف کرے، کثرت سے سجدے کرے، ذکرُ اللہ کرے، کثرت سے درودِ پاک پڑھے، صدقہ و خیرات کرے، لوگوں سے اچھا سلوک کرے، اپنے اخلاق اچھے کرے، علمِ دین سیکھے اور سکھائے، قراٰنِ پاک پڑھے اور پڑھائے کہ یہ کام اللہ کی رضا کے ہیں۔ غیبت، جھوٹ، چغلی، حسد، تکبر، ریاکاری، خود پسندی، حبِّ جاہ، وعدہ خلافی اور ظلم سے بچے۔ یاد رکھئے! روزہ وہی کام آئے گا جو قبول ہوگا، اپنا ذہن اس طرح بنائے کہ اگر میرا روزہ گناہوں سے بھرا ہوا ہوگا، پھر جب یہ میرے رب کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو میرا رب اس پر کیا حکم فرمائے گا!

میرے اعمال ایسے ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے راضی ہو، میرے اعمال ایسے نہ ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے ناراض ہوجائے۔ دنیا کا معاملہ تو یہ ہے کہ ہم کسی کے سامنے کم تر لباس میں آنا پسند نہیں کرتے، کسی کو تحفہ دیں تو اچھا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر تحفہ اچھا نہ ہوا تو سامنے والا کیا سوچے گا۔ مگر یہاں معاملہ کیا ہے؟

اللہ پاک کو ہماری عبادات کی ضرورت نہیں، مگر یہ ہمارا امتحان ہے کہ ہم اپنے رب کی عبادت کیسی کرتے ہیں، فرشتے ہمارے نماز، روزے سیاہ کپڑوں میں لپیٹ کرلے جاتے ہیں یا روشن اور چمک دار کپڑوں میں۔ یہ ہمارا امتحان ہے اور درحقیقت یہ ہمارے عشق کا امتحان ہے کہ آیا ہمارے عشق کے دعوے صرف گفتار میں ہیں یا کردار و عمل میں بھی ہیں۔ فیصلہ خود کریں!

3 مطالعہ کرنے کا درست طریقہ

بنتِ سید شمشاد حسین مدنیہ (جامعۃ المدینہ قطبِ مدینہ، کراچی)

مطالعہ کرتے وقت اگر ان امور کا خیال رکھا جائے تو جس چیز کا مطالعہ کیا جارہا ہے وہ زیادہ اچھے سے ذہن نشین رہے گی اور اس کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول: 1 اللہ پاک کی رضا اور حصولِ ثواب کی نیت سے مطالعہ کیجئے 2 مطالعہ شروع کرنے سے قبل حمد و صلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنائیے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر دُرود نہ پڑھا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ (کنز العمال،1/279، حدیث:2507) 3 مطالعہ کرتے وقت کعبۃُ اللہ شریف کی سمت منہ رکھئے، کیونکہ بیٹھتے وقت کعبۃُ اللہ شریف کی سمت منہ رکھنا سنّت ہے۔ (احیاء العلوم، 2/449) 4 صبح کے وقت مطالعہ کرنا بہت مفید ہے کیونکہ عموماً اس وقت نیند کا غلبہ نہیں ہوتا اور ذہن زیادہ کام کرتا ہے 5 شور و غل سے دور پُرسکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے 6 اگر جلد بازی یا ٹینشن (یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے تو اگرچہ اس وقت آپ مسلسل مطالعہ کئے جارہے ہیں، ایسے وقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا امکان بڑھ جائے گا 7 کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے، مثلاً ہلکی روشنی، زیادہ تیز روشنی، چلتے چلتے یا گاڑی چلتی ہو اس میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب کی طرف جھک کر مطالعہ کرنا یا لکھنا آنکھوں کے ساتھ کمر اور پھیپھڑے کی بیماریوں کا سبب ہوتا ہے 8 روشنی اوپر کی جانب سے آرہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں، جبکہ تحریر پر سایہ نہ پڑتا ہو، مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصاندہ ہے 9 مطالعہ کرتے وقت ذہن حاضر اور طبیعت تر و تازہ ہونی چاہیئے 10 مطالعہ کے وقت ضرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہیئے کہ جہاں آپ کو کوئی بات کوئی جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو ضرورت پڑسکتی ہو، ذاتی کتاب ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن کرسکیں 11 مشکل الفاظ پر بھی نشانات لگا لیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کرلیجئے 12 صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے 13 وقفے وقفے سے آنکھوں اور گردن کی ورزش کرلیجئے، کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتی ہیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ آنکھوں کو دائیں بائیں گھمایئے اور

گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے 14 ایک بار کے مطالعہ سے سارا مضمون یاد رہ جانا بہت دشوار ہے کہ فی زمانہ حافظے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور لہٰذا بار بار مطالعہ کیجئے 15 مقولہ ہے: اَلسَّبَقُ حَرْفٌ وَالتَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف اور تکرار (یعنی دُہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از علم و حکمت کے 125 مدنی پھول)

اگر ان ہدایات و اُصول پر عمل پیرا ہو کر مطالعہ کیا جائے تو پڑھی ہوئی چیز زیادہ دیر تک یاد رکھنا اور اس سے نفع اٹھانا آسان ہو جائے گا، ربّ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

تحریری مقابلہ میں موصول ہونے والے 183 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: جامعاتُ المدینہ للبنین: فیضانِ مدینہ کراچی: عبد اللہ ہاشم عطّاری مدنی (فاضل)، محمد فیضان رضا (دورۂ حدیث)، نزاکت علی (دورۂ حدیث)، محمد رئیس عطّاری (سادسہ)، محمد احمد رضا (رابعہ)، احد رضا (رابعہ)۔ **فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور:** محمد رضوان عمر عطّاری (دورۂ حدیث)، عبد اللہ فراز عطّاری (ثالثہ)۔ **فیضانِ مدینہ فیصل آباد:** عاکف علی (سادسہ)، احسن عطّاری شافعی (خامسہ وکتب فقہ شافعی المدینۃ العلمیہ)، ذوالقرنین احمد عطّاری۔ **فیضانِ فاروقِ اعظم لاہور:** مبشر رضا عطّاری (اولیٰ)، احمد محسنی (اولیٰ)، کاشف جمیل عطّاری (اولیٰ)، مدثر حسین عطّاری (اولیٰ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ کراچی:** ثاقب رضا عطّاری (سادسہ، فیضانِ بخاری)، محمد اسماعیل (خامسہ، فیضانِ غوثِ اعظم)، محمد وقار یونس (ثالثہ، فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی)، محمد شاف عطّاری (ثانیہ، فیضان عثمان غنی)۔ **متفرق:** رضوان علی (رابعہ، فیضانِ جمالِ مصطفےٰ، لاہور)، محمد عمیر عطّاری (ثانیہ، بہارِ مدینہ فیصل آباد)، طلحہ خان عطّاری (ثانیہ، فیضان خلفائے راشدین راولپنڈی)، محمد حماد جلالی عطّاری (فیضان مدینہ، سرگودھا)، احمد عارف (منڈی بہاؤ الدین)، محمد افضال عطّاری (جامعۃُ المدینہ آن لائن، میانوالی)، محمد بلال (ثالثہ، فیضان غوث اعظم، چھانگامانگا)، راحیل شریف (ثالثہ)، خلیل احمد فیضانی، دانیال رضوی (رابعہ نواب شاہ)۔ **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعاتُ المدینہ للبنات: برکاتِ رضا کراچی:** بنتِ انیس احمد (ثالثہ)، بنتِ محمد شریف (ثانیہ)، بنتِ محمد انور (فیضانِ شریعت کورس)، بنتِ محمد کامران (ثانیہ)، بنتِ اکبر۔ **فیضانِ فاروقِ اعظم کراچی:** بنتِ ذوالفقار احمد (ثالثہ)، بنتِ محمد اویس (اولیٰ)، بنتِ حکیمُ اللہ (فیضان شریعت کورس)، بنتِ محمد علی، بنتِ محمد اختر، بنتِ شمیم، بنتِ مظہر علی خان۔ **فیضانِ عالم شاہ بخاری کراچی:** بنتِ سعید (معلمہ)، بنتِ محمد ریاض (ثالثہ)، بنتِ شہزاد احمد (ثالثہ)، بنتِ عدنان (ثالثہ)، بنتِ محمد قاسم (اولیٰ)، بنتِ ریحان (اولیٰ)، بنتِ فاروق (ثالثہ)۔ **بہارِ مکّہ کراچی:** بنتِ حنیف (رابعہ)، بنتِ فیصل (اولیٰ)، بنتِ راحت، بنتِ عابد، بنتِ محمد عارف، بنتِ محمد یونس، بنتِ عبد الحق، بنتِ نفیس۔ **فیضِ مکّہ کراچی:** بنتِ معین (دورۂ حدیث)، بنتِ محمد ہارون (دورۂ حدیث)، بنتِ سراج، بنتِ عقیل، بنتِ محمد ہارون عطّاریہ (ثالثہ)۔ **عشقِ عطّار کراچی:** بنتِ اقبال قادری (رابعہ)، بنتِ محمد امین (رابعہ)، بنتِ عبد الوحید (رابعہ)، بنتِ محمد رفیق (رابعہ)، بنتِ محمد علی عطّاریہ (فاضلہ)، **گلزارِ عطّار کراچی:** اُمِّ حسین (دورۂ حدیث)، بنتِ ذر سلطانی (فیضان شریعت کورس)، اُمِّ نعلین عطّاریہ (رابعہ) بنتِ محمد امتیاز (فیضان شریعت کورس)۔ **فیضانِ سعدی کراچی:** بنتِ ثناءُ اللہ (اولیٰ)، بنتِ ریاض (ثانیہ)۔ **فیضانِ عطّار کراچی:** بنتِ محمد ندیم (رابعہ)، بنتِ محمد یعقوب۔ **فیضانِ غزالی کراچی:** بنتِ منصور (ثالثہ)، بنتِ نوید۔ **شمعِ مدینہ کراچی:** بنتِ محمد یوسف، بنتِ عبد الصمد (ثانیہ)۔ **بہارِ عطّار کراچی:** اُمِّ بلال (رابعہ)، بنتِ صادق (ثالثہ)۔ **عطرُ المدینہ کراچی:** بنتِ اسماعیل بدایونی، بنتِ عابد علی (ثانیہ)۔ **رحمت کالونی رحیم یار خان:** بنتِ مقصود احمد (دورۂ حدیث)، بنتِ صدرُ الدین عطّاریہ، بنتِ عبد الغفور (دورۂ حدیث)، بنتِ نیاز احمد (دورۂ حدیث)، بنتِ نذیر احمد۔ **فیضانِ عطّار اگوکی سیالکوٹ:** بنتِ اورنگ زیب عطّاریہ (ثالثہ)، بنتِ لیاقت (فیضانِ شریعت کورس)، بنتِ محمد ثاقب (فیضانِ شریعت کورس)۔ **فیضانِ اعلیٰ حضرت ڈیرہ اللہ یار بلوچستان:** بنتِ محمد عارب (رابعہ)، بنتِ اللہ بخش عطّاریہ (ثانیہ)۔ **برکت ٹاؤن لاہور:** بنتِ اجمل (ثانیہ)، بنتِ حنیف، بنتِ سلیمان۔ **نشاط کالونی لاہور:** بنتِ محمد ریاض (دورۂ حدیث)، بنتِ محمد نواز۔ **خوشبوئے عطّار واہ کینٹ:** بنتِ محمد فیاض، بنتِ کریم عطّاریہ مدنیہ۔ **جوہر آباد خوشاب:** بنتِ غلام محمد، بنتِ فرمان عطّاریہ (رابعہ)۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ نثار احمد، بنتِ سید احسان بخاری۔ **سمندری:** بنتِ اشرف (فیضانِ شریعت کورس)، بنتِ اصغر عطّاریہ۔ **بورے والا:** بنتِ شیر علی، بنتِ ممتاز احمد۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنات: کراچی:** بنتِ محمد اقبال (دورۂ حدیث، فیضانِ مرشد)، بنتِ شمشاد حسین (فاضلہ، قطبِ مدینہ)، اُمِّ تراب (معلمہ، فیضانِ اُمِّ عطّار)، بنتِ محمد تسلیم (فیضِ مدینہ)، اُمِّ رومان (فیضانِ محمدی)، بنتِ اکرم عطّاریہ مدنیہ (کراچی)، بنتِ عبد الغفار (فیضان غریب نواز)، بنتِ عبد اللطیف (ثالثہ، فیضانِ اصحابِ صفہ)، بنتِ غلام حسن (ثالثہ، فیضان اصطار مدینہ)۔ **حیدر آباد:** بنتِ سمیعُ الدین (رابعہ، فیضان عبد الغفار)، بنتِ سلیم (دورۂ حدیث، لیاقت کالونی) بنتِ خالد (رابعہ)۔ **لاہور:** بنتِ احمد (رابعہ، مکہ کالونی)، بنتِ رحمت (فاضلہ، مال روڈ) بنتِ رمضان (مغلپورہ)، بنتِ شفیق عطّاریہ (تاجپور)، بنتِ عمران عطّاریہ (دورۂ حدیث، نبی پورہ)، بنتِ محمد اکمل (ثانیہ، چرڑ ڈیفنس)، بنتِ علی محمد (بھٹہ گاؤں)، بنتِ شمشاد (سمن آباد، لاہور)۔ **فیصل آباد:** بنتِ اصغر علی (رابعہ، شالیمار پارک)، بنتِ ظفر عطّاریہ (فیضانِ صدیقِ اکبر) بنتِ علی احمد (فیضان کنز الایمان)۔ **ملتان:** بنتِ لیاقت علی (رابعہ)، بنتِ اشفاق (ثالثہ، سمیجہ آباد)۔ **گجرات:** اُمِّ طلحہ (جامعہ حفصہ، کڑیانوالہ)، بنتِ محمد بلال (جامعۃ المدینہ عائشہ صدیقہ)، بنتِ محمد یعقوب (جامعۃ المدینہ سراجاً منیرا) **راولپنڈی:** اُمِّ حنظلہ عطّاریہ (فیضان شریعت، فیضان اُمِّ عطّار)، بنتِ غلام یٰسین۔ **ڈیرہ اسماعیل خان:** بنتِ امام محمد (ثانیہ، فیضان خدیجۃ الکبریٰ)، بنتِ دین محمد (فاضلہ، پیپالہ ڈیرہ) **متفرق شہر:** بنتِ ریاض احمد (فیضان آن لائن، کراچی)، بنتِ عثمان (سرسی، ہند) بنتِ عمران (کراچی)، بنتِ شوکت (لاہور)، بنتِ اعجاز حسین (کراچی)، بنتِ انصر عطّاریہ (لاہور)، بنتِ صابر عطّاریہ (ثالثہ)، بنتِ محمد علی (سیالکوٹ)، بنتِ محمد انور خان، اُمِّ میلاد رضا (کراچی)، اُمِّ عبید رضا، اُمِّ مزمل۔ بنتِ سجاول (ثانیہ، آن لائن یوکے) بنتِ اکرم (علی پور) بنتِ شاہنواز (رابعہ، جامعۃ المدینہ گلشن کالونی) بنتِ عبد الخالق (ثالثہ، جامعۃ المدینہ خانیوال) بنتِ رشید احمد عطّاریہ (ثانیہ، فیضان امیر اہل سنت حاصل پور)، اُمِّ حمزہ (معلمہ، گلشن عطّار)، بنتِ خطیبُ الرحمن (ایبٹ آباد) بنتِ فرمان (اکاڑہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اپریل 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

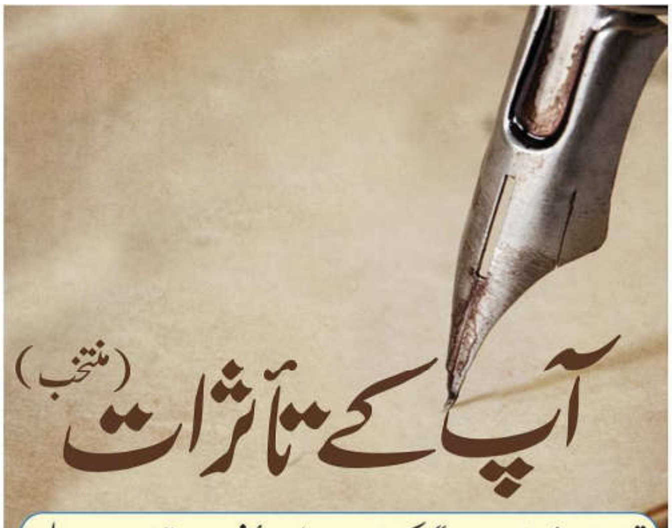

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 ڈاکٹر محمد انوارُ الحق بندیالوی (دارُالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ، رجسٹرڈ بندیال شریف، ضلع خوشاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی زیارت نصیب ہوئی، ماشآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کی بہت ہی خوبصورت کاوِش ہے، اس ماہنامہ سے انسان اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرسکتا ہے، اللہ کریم اس فیضان کو مزید برکات سے نوازے، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عشق اور محبت کا جو خوبصورت پیغام امیرِ اہلِ سنّت دے رہے ہیں، اللہ پاک اس کے فیض کو مزید عام کرے اور پوری دنیا میں محبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بول بالا ہو، اٰمین۔

2 صاحبزادہ اسماعیل الحسنی (آستانہ عالیہ شاہ والا شریف): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پاکستان سمیت عالَمِ اسلام کے تمام جرائد میں ایک نمایاں حیثیت کا حامل ہے، اہلِ سنّت و جماعت کے مسلمہ عقائد کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمبردار ہے، تمام اہلِ حق عوام، طلبہ، اساتذہ، عُلَما، خطبا اور مشائخ وغیرہ اس کا مطالعہ فرمائیں، مدارسِ اہلِ سنّت میں اس کا اِجرا کروائیں اور اسے لائبریری کی زینت بنائیں۔

متفرق تاثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت ہی قیمتی اور سود مند مواد ہوتا ہے، اس کے مضامین بھی بہت دل چسپ ہوتے ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی پوری ٹیم کو شاد و آباد رکھے جو ہم تک بہترین مواد بہترین انداز میں پہنچاتی ہے۔ (نوید مدنی، راولپنڈی)

4 میری کوشش ہوتی ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پورا پڑھوں، اس کے سارے مضامین قابلِ تعریف ہیں مگر مجھے سب سے اچھا "باتیں میرے حضور کی" لگتا ہے۔ (سجاد علی عطّاری، جامعۃُ المدینہ ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اہمیت مسلم الثبوت ہے، اس شمارے کا مضمون "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" اپنی مثال آپ ہے، اس مضمون کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، اس کے علاوہ "نئے لکھاری" کا سلسلہ بھی قابلِ ستائش ہے کہ اس سے مستقبل میں دعوتِ اسلامی کے توسل سے بہترین لکھاری معاشرے کو ملیں گے۔ اللہ پاک ہمیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (محسن ابڑو، جام شورو) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر1442ھ پڑھا بہت اچھا لگا، بالخصوص "بچّوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے، میرے سب بہن بھائی بھی بہت شوق سے کہانیاں سنتے ہیں، میرے امّی ابّو بھی بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ (عقیلہ فردوس عطّاریہ، پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد میگزین ہے، اس میں دینی و دنیوی معلومات سے بھرپور مضامین اسے مزید دلکش و دلنشین بنا رہے ہیں اور یہ ماہنامہ ہر خاص و عام کے لئے علمی اعتبار سے مفید ہے۔ (بنتِ شہاب مدنیہ، کراچی) 8 اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی بہت ہی پیاری کوشش "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے کیا کہنے! اس میں سیکھنے کے بے شمار نِکات اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، اس میں صحت، گھریلو زندگی، محترم ایّام، آسان وظیفے وغیرہ بچّوں اور بڑوں کے لئے بہت کچھ موجود ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو کامیابی عطا فرمائے، اٰمین۔ (اُمِّ حسان، ریجن نگران، ریجن سینٹرل افریقہ)

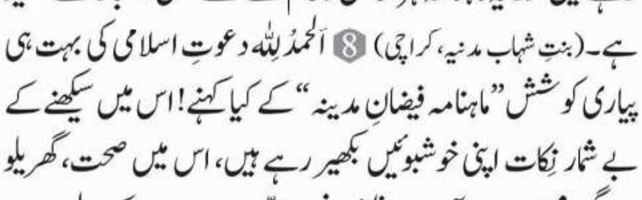

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

حیدرآباد ریجن تھر زون میں 45 مساجد، جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ کا شاندار افتتاح

29 مساجد، 07 جامعاتُ المدینہ، 09 مدارس المدینہ اور ایک جائے نماز کا افتتاح ایک ہی دن میں کیا گیا

تفصیلات کے مطابق حیدرآباد ریجن تھر زون میں 26 جنوری 2021ء بروز منگل ایک ہی دن میں **45 مساجد، جامعاتُ المدینہ، مدارس المدینہ اور 1 جائے نماز کا افتتاح** ہوا۔ افتتاحی تقاریب میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین حاجی سید لقمان عطّاری اور حاجی فاروق جیلانی عطّاری (نگرانِ حیدرآباد ریجن) نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مختلف مقامات پر ہونے والی ان افتتاحی تقاریب کا آغاز صبح آٹھ بجے ہوا اور یہ سلسلہ اذانِ عشاء پر اختتام پذیر ہوا۔ جن علاقوں میں مساجد و جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کا افتتاح ہوا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

عمر کوٹ کابینہ: مومل ٹاؤن، راجپوت ٹاؤن، درس پیٹرولیم حر ٹاؤن، حاجی محمد رمضان راھماں کالونی، شھمیر کالونی، کمبھار کالونی، کھوسہ محلہ، رنتور روڈ، کیٹل فارم، گوٹھ ویھرو شریف، شاکر صوبیدار محلہ، گمبھے جودڑو، ڈاکٹر علی محمد کالونی، شاہ میر کالونی، پنھوں محلہ، آریسر کالونی، پتھورو۔ **کنری کابینہ:** بستان، شیدی محلہ، راشد آباد، مہران رند، میمن ناکہ۔ **دیگر:** سامارو، گرھوڑ شریف۔

دعوتِ اسلامی کی جانب سے نواب شاہ زون میں 41 مقامات پر مساجد و مدارس کے پروجیکٹس کا آغاز

رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطّاری کی تقاریب میں شرکت

تفصیلات کے مطابق گزشتہ کئی مہینوں سے شعبہ خدّامُ المساجد والمدارس کے زیرِ اہتمام نواب شاہ زون (حیدرآباد ریجن) میں مختلف مقامات پر نیو مساجد، مدارس المدینہ، جامعات المدینہ اور تنظیمی دفاتر (Offices) کے قیام کے لئے تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ 03 جنوری 2021ء بروز ہفتہ نواب شاہ زون میں 41 مقامات پر ان مساجد و مدارس کے پروجیکٹس کا باقاعدہ آغاز اور بعض کا افتتاح کیا گیا۔ ان مقامات پر آغاز و افتتاح مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی محمد فاروق جیلانی عطّاری (نگرانِ حیدرآباد ریجن) نے فرمایا۔ اس موقع پر معاون نگرانِ ریجن (حیدرآباد) قاری ایاز عطّاری، نگرانِ زون اور دیگر ذمہ داران سمیت مقامی عاشقانِ رسول بھی موجود تھے۔ جن علاقوں میں مساجد و مدارس المدینہ کا افتتاح ہوا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

رحمت ٹاؤن، شوگر مل، تاج کالونی، محمدی ٹاؤن، بالا، بھٹ شاہ، ایم ایم گارڈن ٹنڈو آدم، غریب آباد ٹنڈو آدم، V.I.P روڈ، ٹول پلازہ سعید آباد، سکرنڈ بائی پاس، طوبیٰ کالونی بالا، 60 میل روڈ، قاضی احمد روڈ، لنک روڈ، ٹیکسی اسٹینڈ بالا، فارسی باغ۔

نگرانِ شوریٰ مولانا عمران عطّاری کا دورۂ پنجاب

مختلف شہروں کے اجتماعات میں بیان اور ذمہ داران کے مدنی مشورے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی 19 جنوری 2021ء کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں 6 دن کے دورے پر پنجاب پہنچے، آپ نے پنجاب کے شہر گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور اسلام آباد کا دورہ فرمایا، ان شہروں میں آپ کی دینی کاموں کی مصروفیت کا جدول (Schedule) کچھ یوں رہا:

19 جنوری کو آپ نے گوجرانوالہ میں مغرب تاعشاء شخصیات اور تاجران میں سنتوں بھرا بیان فرمایا، عشاء تارات 11 بجے گوجرانوالہ، حافظ آباد اور نارووال کے ذمہ داران اور رات 11 تا 3 گوجرانوالہ زون اور کابینہ ذمہ داران کے مدنی مشورے فرمائے، گوجرانوالہ میں جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے ناظمین واساتذہ کرام کے درمیان بھی خصوصی بیان فرمایا۔ 20 جنوری کو نگرانِ شوریٰ اولیاء کے مرکز لاہور پہنچے جہاں سب سے پہلے حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ اس کے بعد لاہور میں قائم مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** جوہر ٹاؤن میں فیضان آن لائن اکیڈمی لاہور ریجن کے اساتذہ کرام کا مدنی مشورہ فرمایا اور تنظیمی، اخلاقی اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے متعلق ان کی تربیت فرمائی۔ عصر تاعشاء مدرستہ المدینہ بالغان کے اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورہ فرمایا۔ رات 8 تا 9 تاجروں اور شخصیات سمیت مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

(PHDہولڈرز، ڈاکٹرز، انجینئرز، I.T پروفیشنلز) میں سنتوں بھرا بیان فرمایا اور انہیں اپنے اپنے شعبہ جات میں رہتے ہوئے دین کی خدمت کرتے رہنے کا ذہن دیا۔ نگرانِ شوریٰ نے لاہور ریجن کے زون، کابینہ اور ڈویژن ذمہ داران کا مدنی مشورہ بھی فرمایا۔ گوجرانوالہ اور لاہور میں دینی کاموں کے بعد مولانا عمران عطّاری 21 جنوری کو فیصل آباد پہنچے جہاں دارالافتاء اہلِ سنّت (فیصل آباد) کے مفتیانِ کرام اور جامعۃ المدینہ کے ناظمین (فیصل آباد) کے درمیان مدنی حلقے میں شرکت فرمائی۔ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور شخصیات اجتماع میں بیانات فرمائے اور فیصل آباد کے علاقہ، ڈویژن، کابینہ، زون اور ریجن سطح کے ذمہ داران کے مدنی مشورے بھی فرمائے۔ 22 جنوری کو نگرانِ شوریٰ نے اسلام آباد کا دورہ کیا جہاں راولپنڈی اور اسلام آباد علاقہ، ڈویژن، کابینہ، زون اور ریجن ذمہ داران کے مدنی مشورے فرمائے۔ اسلام آباد میں نگرانِ شوریٰ نے حضرت علامہ پیر غفران سیالوی صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر جاکر اور لیٹویا کے سفیر (Ambassador) سے ملاقات بھی فرمائی۔ نگرانِ شوریٰ کے پنجاب دورے میں نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری، رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری اور دیگر ذمہ داران بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

دعوتِ اسلامی نے ادارہ بحالی معذوراں بنام Faizan Rehabilitation Center کا افتتاح کردیا

افتتاحی تقریب میں مولانا عبدالحبیب عطّاری کا خصوصی بیان

ایسے بچے جو جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہوتے ہیں، ان کی بحالی کے لئے فیضان ریہیبلی ٹیشن سینٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ریہیبلی ٹیشن سینٹر کے افتتاح کے موقع پر کراچی میں ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں ترجمان دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ مولانا عبدُالحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو فیضان ریہیبلی ٹیشن سینٹر کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور بزنس مین بھی موجود تھے۔

فلاحی خدمات کے اعتراف میں گورنر پنجاب کی جانب سے دعوتِ اسلامی کو اعزازی شیلڈز پیش کی گئیں

رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری نے گورنر پنجاب چودھری سرور سے شیلڈ وصول کی

کورونا متاثرین کی امداد، تھیلیسیمیا (Thalassaemia) کے مریضوں کو خون (Blood) کی فراہمی اور دیگر فلاحی کاموں کو سراہتے ہوئے 5 جنوری 2021ء کو گورنر ہاؤس پنجاب میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں **گورنر پنجاب چودھری محمد سرور** کی جانب سے **دعوتِ اسلامی** کے وفد کو **اعزازی شیلڈز** اور Appreciation Certificates پیش کئے گئے۔ دعوتِ اسلامی کے وفد میں اراکینِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری، حاجی یعفور رضا عطّاری اور دیگر ذمہ داران احسان عطّاری، لیاقت عطّاری، علی حسن عطّاری، عامر عطّاری شامل تھے۔ اس تقریب میں گورنر پنجاب محمد سرور نے دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی خدمات کو خوب سراہا اور شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر سندس فاؤنڈیشن، سینئر صحافی سہیل وڑائچ، چیئرمین حاجی سرفراز اور دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔

شعبہ کفن دفن

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک اہم شعبہ کفن دفن بھی ہے جو نہ صرف عاشقانِ رسول کے سنّت کے مطابق کفن دفن کے لئے کوشاں ہے بلکہ کفن دفن کے معاملات سکھانے کے لئے بھی مصروفِ عمل ہے۔ اس شعبے کے تحت ملک و بیرونِ ملک **"کفن دفن کورس"** کروایا جاتا ہے جس میں نزع سے لے کر تدفین تک کے ضروری مسائل سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیز اس شعبے کے اسلامی بھائی اور بہنیں سنت کے مطابق غسلِ میت کے لئے کثیر علاقوں میں فعّال ہیں۔

سال 2020ء کی مختصر کارکردگی

غسلِ میت: 10727	ایصالِ ثواب اجتماع: 7859 (افراد)
تربیتی عملی اجتماعات	اجتماع: 762، شرکاء: 16886

شارٹ آن لائن کورسز

ملک	کورسز کی تعداد	شرکا
پاکستان	220	1340
ہند	525	2596
یوکے	5	220
آسٹریلیا	01	38
بنگلہ دیش	01	45
یورپ	01	157

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شعبہ کفن دفن کے تحت پاکستان، ہند، یوکے اور دیگر کئی مقامات پر کرونا وائرس Covid-19 کی وجہ سے فوت ہونے والے مسلمانوں کو بھی غسل دینے کا سلسلہ ہے۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

اچھے اچھے کام

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ** یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔ (مسلم، ص51، حدیث:196)

پیارے بچّو! ہمارا پیارا دین ہمیں اچھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا، بھلائی چاہنا، لوگوں کے لئے اچھے اچھے کام کرنا، بڑوں کا احترام کرنا ہمارے اسلام کا درس ہے۔

سمجھ دار بچّے بھی اپنے بہن بھائیوں، دوستوں اور اپنے ساتھ رہنے والوں سے خیر خواہی کرسکتے ہیں مثلاً کسی نابینا، معذور یا بوڑھے شخص کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروا دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز (کنکر، کانٹا، کیلے کا چھلکا وغیرہ) ہٹا دینا، اسی طرح جس بچّے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو اس کی مدد کر دینا بھی خیر خواہی ہے۔

اچھے بچّو! **جب کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو اپنی طاقت کے مطابق اس کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔**

حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر مخلوق کی خیر خواہی کو خود پر لازم کرلو کیونکہ اللہ پاک سے ملاقات کے وقت تمہارے پاس اس سے افضل عمل ہرگز نہ ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/345، رقم:10790)

اللہ پاک ہمیں لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

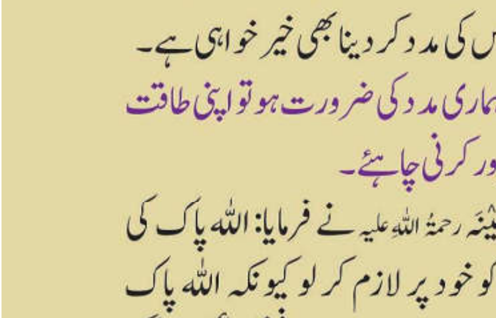

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

دانت صاف رکھئے

مولانا اویس یامین عطّاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> ٹافیاں وغیرہ کھانے کے بعد بچّے عُموماً دانت صاف نہیں کرتے جس کی وجہ سے مٹھاس دانتوں میں جم جاتی ہے اور جراثیم پلنے شروع ہوجاتے ہیں جو کہ دانتوں میں کیڑا لگنے، منہ میں چھالوں اور گلے میں تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ (رسالہ بیٹا ہو تو ایسا، ص27)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ دانت صاف نہ کرنے کی وجہ سے دانتوں میں غذا کے اجزا جم جاتے ہیں جس کی وجہ سے جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں جو دانت میں کیڑا لگنے اور دانت میں تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ نیز دانت صاف نہ رکھنے کی وجہ سے دانت آہستہ آہستہ پیلے ہونا شروع ہوجاتے ہیں، پیلے دانت ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند نہیں تھے، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **مِسواک کرو! مِسواک کرو! میرے پاس پیلے دانت لے کر نہ آیا کرو۔** (جمع الجوامع، 1/389، حدیث:2875)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ایک واقعہ ایک معجزہ

مجھے دودھ پسند نہیں

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

ڈنر کرنے کے کچھ دیر بعد بچّے داداجان کے کمرے میں جمع ہوگئے، تھوڑی دیر بعد اُمّ حبیبہ سب کے لئے دودھ سے بھرے گلاس لے کر آگئی، خُبَیب نے تو اپنا گلاس اٹھالیا جبکہ صُہَیب نے روزانہ کی طرح نخرے دکھانے شروع کر دیئے۔

داداجان نے صہیب کو سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا! دودھ کو منع نہیں کرنا چاہئے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت پسند تھا۔ خبیب نے حیرانی سے کہا: کیا واقعی!! داداجان نے کہا: "ہاں! بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دودھ پینے کا شوق دلایا ہے۔" آپ نے فرمایا: "گائے کا دودھ پیا کرو یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفا ہے۔"

(مستدرک،5/575،حدیث:8274،التیسیر بشرح جامع صغیر،1/260)

صہیب نے دودھ کے فائدے سنے تو کہا: داداجان! اب سے میں بھی ڈیلی دودھ پیا کروں گا۔ داداجان نے صہیب کی پیٹھ تھپکی اور شاباشی دی۔ داداجان نے کہا: بچّو! آج دودھ سے متعلق ایک معجزہ سناتا ہوں: کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے آپ کو علمِ دین حاصل کرنے میں مصروف کر دیا تھا اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اپنا مہمان بنالیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔

ایک دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بہت بھوک لگ رہی تھی، وہ ایک ایسی جگہ بیٹھ گئے جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ کچھ دیر بعد وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ پوچھا اور ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلادیں گے مگر ایسا نہ ہوا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے ان سے بھی کچھ پوچھا اور مقصد وہی تھا لیکن وہ بھی چلے گئے۔

داداجان نے دیوار سے ٹیک لگائی، تکیہ گود میں رکھا، گہرا سانس لیا اور کہا:

کچھ دیر بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے تشریف لے جانے لگے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے، اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے دل کی بات جان لی اور فرمایا: "میرے ساتھ گھر چلو۔" جب گھر پہنچے تو وہاں پر دودھ سے بھرا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے فرمایا: "جاؤ ہمارے سبھی مہمانوں کو بلا کر لے آؤ۔"

صُہَیب نے افسردہ لہجے میں کہا: "اوہو!!! داداجان! اب ان کا پیٹ کس طرح بھرے گا۔" داداجان نے کہا ہاں صُہَیب تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی دل میں یہی سوچا تھا "کاش! یہ دودھ میں پی لیتا تاکہ میرا پیٹ تو بھر جاتا۔" جن کو بلانے کے لئے بھیجا ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں۔

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

خیر! دونوں جہاں کے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم تھا وہ بلا کر لے آئے۔ اب پورا گھر مہمانوں سے بھر چکا تھا۔

داداجان نے تھوڑا سا وقفہ کیا، گھڑی میں ٹائم دیکھا اور اپنی بات دوبارہ شروع کی۔

سب مہمان اپنی اپنی جگہ بیٹھ چکے تھے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: ”یہ پیالہ پکڑو اور باری باری سب کو پلاتے جاؤ“، ”میں نے دودھ سے بھرا پیالہ ایک کو دیا، اس نے پیٹ بھر کر پیا، پھر میں نے پیالہ دوسرے کو دیا۔ یہاں تک کہ میں نے وہ پیالہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس واپس پہنچا دیا، گھر میں جتنے حضرات کو بلوایا تھا سب کا پیٹ بھی بھر گیا تھا۔

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ میں پیالہ تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ”پیو“ انہوں نے پیا، دوبارہ فرمایا: ”اور پیو“ انہوں نے پھر پیا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار کہتے رہے اور وہ ہر بار پیتے رہے آخر میں انہوں نے قسم کھا کر کہا: ”حضور اب کوئی گنجائش نہیں پیٹ بھر چکا ہے“ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیالہ لیا اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کی اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔ (بخاری،4/234، حدیث:6452 ملخصاً و مفہوماً)

داداجان نے بچّوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ کتنے مہمان تھے؟“ صُہَیب نے کہا: ”دادا جان! ہمیں کیا معلوم وہ کتنے تھے“ آپ ہی بتائیے، داداجان نے کہا: ”دودھ پینے والے ستر لوگ تھے۔“

خُبَیب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا: چھوٹا سا پیالہ اور ستر لوگ! کیسے ان کا پیٹ بھر سکتا ہے؟

داداجان نے کہا: بچو! یہی تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ تھا، اور ہاں اس طرح کے معجزے بہت مرتبہ ہوئے کہ تھوڑی سی چیز سے بہت سارے لوگوں کا پیٹ بھر جاتا تھا۔

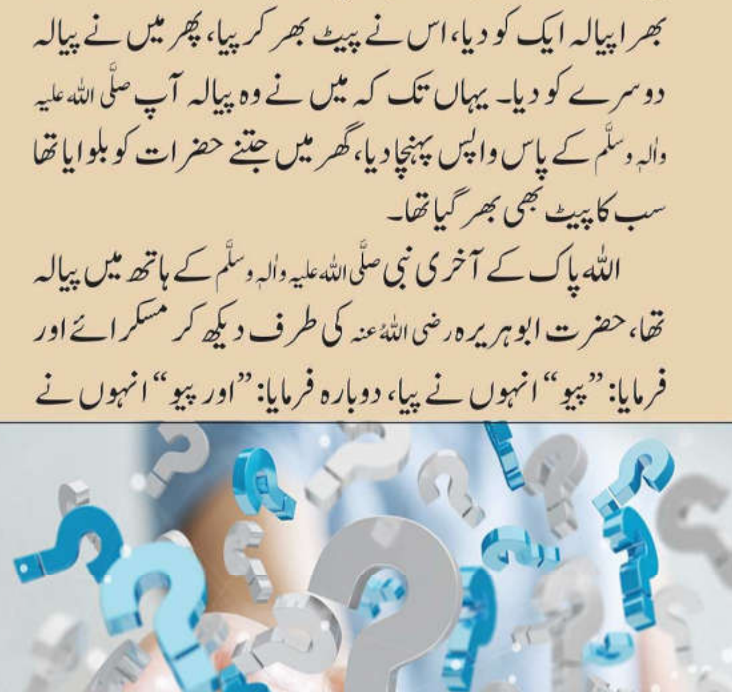

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شام کی طرف دوسرا سفر کس عمر میں فرمایا؟

جواب: 25 سال کی عمر میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/103)

سوال: وہ کون سا پرندہ ہے جو اڑتا بھی ہے اور بچے بھی دیتا ہے؟

جواب: چمگادڑ۔ (تفسیر جمل، پ3، اٰل عمران، تحت الآیۃ:49، 1/418)

سوال: حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السَّلام کے کتنے بیٹے تھے؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السَّلام کے 13 صاحبزادے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 1/41)

سوال: وہ کون سا شخص ہے جو مرنے کے 4 ہزار سال بعد زندہ ہوا اور کس نبی پر ایمان لایا؟

جواب: سام بن نوح رحمۃُ اللہ علیہ زندہ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام پر ایمان لائے۔ (تفسیر جمل، پ3، اٰل عمران، تحت الآیۃ:49، 1/420)

سوال: مسجد نبوی کے لئے زمین کتنے میں خریدی گئی تھی؟

جواب: 10 دینار میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/184)

سوال: جب حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ایمان لائے اس وقت آپ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: 26 سال۔ (بذل القوۃ، ص254)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

جنگلی پڑوسی

(قسط:01)

مولانا ابو معاویہ عطاری مدنی*

جنگل میں عام طور پر ایک جیسے جانور ساتھ رہتے ہیں لیکن اس جگہ ایسا نہیں، یہاں صرف تین گھر ہیں، وہ بھی تینوں ایک ساتھ ایک لائن میں، جن میں الگ الگ جانور رہتے ہیں۔ درمیان والے گھر میں دو چیتے، سیدھی طرف دو سفید کتے اور الٹی جانب دو زیبرے۔

مل کر رہنے کا سب کو فائدہ تھا، سکون سے وقت گزرتا تھا، صبح سویرے جنگل کو نکل جاتے اور کھانے پینے کے لئے چیزیں جمع کرتے اور شام کو اپنے گھر لوٹ آتے تھے۔

ایک دن رات کا کھانا کھاتے وقت چھوٹے چیتے نے اپنے بڑے بھائی سے کہا: بھیّا! اب یہ گھر چھوٹا لگ رہا ہے۔

بڑا بھائی: کیا مطلب ہے تمہارا؟

وہ ساتھ والا بڑا گھر ہے نا، سفید کتوں کا، میں چاہ رہا ہوں کہ اسے اپنے گھر کے ساتھ ملالوں تاکہ ہمارا گھر بہت بڑا ہو جائے اور ہم آرام سے رہ سکیں اور اس میں کھیل سکیں۔

بڑا بھائی: چھوٹے! وہ ہمارے پڑوسی ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے گھر پر قبضہ کرلیں، پھر وہ بیچارے کہاں جائیں گے؟

چھوٹا: بس! بس!! یہ ہمدردی اپنے دل میں ہی رکھیں اور پڑوسیوں کا زیادہ نہ سوچیں، ضروری یہ ہے کہ ہم سکون سے رہیں اور مزے کی زندگی گزاریں، دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے تو ہونے دو۔

ہاں یہ تو تم نے صحیح کہا، بڑا گھر ہو جائے گا تو پھر مجھے دوڑنے کی مشقیں کرنے کے لئے بھی دور میدانوں میں نہیں جانا پڑے گا۔ چھوٹے کی باتوں نے بڑے کو قائل کر لیا تھا لیکن! ایک خدشہ باقی تھا جسے بتاتے ہوئے بڑے نے کہا: اگر انہوں نے جانے سے انکار کر دیا تو؟

چھوٹا: یہ کون سا مسئلہ ہے، ہم چیتے ہیں چیتے!!! انہیں مار دیں گے اور گھر پر قبضہ کرلیں گے۔

ہاہاہا! اس طرح تو پھر ان کے رہنے کا بھی انتظام ہو جائے گا، میرا مطلب ایک تمہارے پیٹ میں اور ایک میرے پیٹ میں، بڑے نے زور سے ہنستے ہوئے کہا۔

* *

چھوٹے اٹھ جاؤ! دیکھو تو سورج کی روشنی سے پورا گھر روشن ہو چکا ہے، بڑے کتے نے چھوٹے کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد دونوں بھائی مل کر ناشتہ کر رہے تھے کہ چھوٹا چیتا بغیر پوچھے ہی ان کے گھر کے اندر گھس آیا اور دھمکاتے ہوئے کہنے لگا:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہم نے فیصلہ کر لیا ہے اب سے یہ گھر ہمارا ہے، تمہیں دو دن کی مہلت ہے، یہ گھر خالی کر دو اور دوسری جگہ رہنے کا انتظام کر لو۔

دوستوں نے جب دشمن بن کر دھمکی دی تو دونوں بھائی سَکتے میں آگئے، کچھ دیر بعد دونوں کے حَواس بحال ہوئے تو ناشتہ چھوڑ کر اس مسئلے کے حل کے لئے غور و فکر کرنے لگے۔

بڑے کتے نے کہا: یہ مصیبت کہاں سے ٹوٹ پڑی، اگر ہم نے ان کی بات نہ مانی تو وہ ہمیں مار دیں گے۔

ہاں صحیح کہا تم نے، بڑے کی تصدیق کرنے کے بعد چھوٹے نے مشورہ دیتے ہوئے کہا: کیوں نا! اس بارے میں ہم اپنے پڑوسی سے مشورہ کریں اور ان سے مدد کی درخواست کریں؟

پڑوسی بیچارے کیا کریں گے؟ ان دونوں میں بھی اتنی طاقت نہیں ہے کہ چیتوں کا مقابلہ کرسکیں، بڑے نے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

چھوٹا: یہ تو بعد کی بات ہے، پہلے انہیں بتائیں تو سہی، مجھے یقین ہے وہ ہمیں تنہا نہیں چھوڑیں گے، چلو! ابھی ان کے ہاں چلتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

پیارے بچو! کوئی پریشانی ہو، کوئی ڈرائے یا دھمکائے تو اپنے گھر والوں اور دوستوں کو اس بارے میں ضرور بتانا چاہئے۔

کیا پڑوسی کتوں کی مدد کریں گے؟ کیا چیتے کتوں کو واقعی مار دیں گے۔۔۔؟

یہ جاننے کے لئے انتظار کیجئے اگلے ماہ کے شمارے کا۔۔۔!

ذہین بچے

یمنی بچّی

مولانا ابو طیب عطّاری مَدَنی*

ایک دفعہ کی بات ہے ملکِ یَمَن میں ایک مچھیرا رہتا تھا اور مچھلیاں پکڑ کر اپنا گزارا کرتا تھا۔

ایک دن وہ مچھیرا دریا کے کنارے مچھلیاں پکڑ رہا تھا اور اُس کی چھوٹی بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی۔ جال میں جو مچھلی پھنستی وہ اُسے پیچھے رکھی ہوئی ٹوکری میں ڈال دیتا تھا۔

جب وہ شکار سے فارِغ ہوا اور مُڑ کر دیکھا تو ٹوکری میں ایک بھی مچھلی نہ تھی، پریشان ہو کر کہنے لگا: بیٹی! مچھلیاں کہاں گئیں، تم نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے؟

بیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا: پیارے ابّو! آپ ہی نے تو بتایا تھا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”جال میں وُہی مچھلی پھنستی ہے جو اللہ پاک کے ذِکْر سے غافل ہو جاتی ہے۔“

لہٰذا مجھے اچھّا نہیں لگا کہ ہم وہ مچھلی کھائیں جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو گئی ہو، اس لئے میں نے وہ ساری مچھلیاں اٹھا کر دوبارہ پانی میں ڈال دیں۔ (صفۃ الصفوۃ،4/357 ملخصاً)

سمجھ دار بچّو! اگرچہ شکار کی ہوئی مچھلی کھانا حلال ہے اور اسے کھا سکتے ہیں، البتہ اس حکایت سے ہمیں بہت درس ملتا ہے، ہمیں چاہئے کہ ایسوں کے ساتھ رہیں جو اللہ پاک کا ذِکْر کرتے ہیں، اس کی باتوں کو مانتے ہیں، اور اللہ جن کاموں سے منع کرتا ہے وہ لوگ ان کاموں سے بچتے ہیں۔ ساتھ میں یہ بھی پتا چلا کہ جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے وہ مصیبت کا شکار ہوتا ہے اور اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

امّی! کیا رمضان میں زیادہ کچرا جمع نہیں ہو جاتا؟ ننھے میاں کی امی نے دادی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں: بھئی! کچرا تو زیادہ ہوگا کیونکہ روزمرہ کا کوڑا کرکٹ اور افطاری کے پھلوں کے چھلکے جو جمع ہو جاتے ہیں، کیا کچرا لینے والا کچرا لے کر جاچکا ہے؟ امی نے جواب دیا: بس آنے ہی والا ہوگا، میں نے کچرا ڈسٹ بن سے نکال کر شاپنگ بیگ میں بھر کر دروازے کے قریب رکھ دیا ہے کچرے والا آئے تو اسے دے دیجئے گا، تھوڑی دیر بعد باہر سے آواز آئی: کچرا دے دو۔

دادی نے اٹھنا چاہا مگر کچھ سوچ کر آواز دی: ننھے میاں! جاؤ جا کر باہر کچرا دے آؤ، ننھے میاں نے اپنے کمرے سے جواب دیا: ابھی تھوڑی دیر میں دے آتا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد ننھے میاں کچرے کا شاپنگ بیگ ہاتھ میں لئے گھر سے باہر نکلے تو کچرے والا انہیں کہیں نظر نہیں آیا، گلی کے کونے تک جا کر دیکھا تو وہاں بھی دکھائی نہ دیا، منہ لٹکا کر واپس آرہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ اب اس کچرے کا کیا کروں، دادی اور امی سے ڈانٹ سننی پڑے گی کہ کچرا فوراً کیوں نہیں دیا۔ اچانک ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ کسی کے گھر کے دروازے پر رکھ دوں، گلی میں روشنی اس وقت کم تھی ننھے میاں نے ادھر ادھر دیکھا گلی میں اس وقت کوئی نہیں تھا، پڑوسن بوڑھی خالہ کے گھر کے پاس گئے اور ایک مرتبہ پھر آس پاس نظر دوڑائی کوئی دکھائی نہ دیا تو چپکے سے دروازے کے پاس کچرے کا شاپنگ بیگ رکھا اور تیزی سے اپنے گھر کی طرف قدم بڑھادیئے۔

کچھ دیر بعد ڈور بیل بجی، دادی نے دروازہ کھولا تو پڑوسن خالہ ہاتھ میں کچرے کا شاپنگ بیگ پکڑے کھڑی تھیں، کہنے لگیں: یہ آپ کے گھر کا کچرا ہے، آپ کے ننھے میاں اسے ہمارے گھر کے دروازے پر چھوڑ آئے تھے وہ تو میں نے اوپر سے دیکھ لیا ورنہ ہمارے دروازے پر پڑا رہ جاتا اور آپ کو معلوم ہے رمضان میں کچرا کچھ زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور کل اتوار ہے اور اتوار کو کچرے والا نہیں آتا، اپنے ننھے میاں کو سمجھا دیجئے گا آئندہ ایسی غلطی نہ کرے ورنہ کان پکڑوادوں گی، مجھے شرارتی بچّے بالکل پسند نہیں ہیں، دادی نے شاپنگ بیگ اپنے ہاتھ میں لیا اور معذرت کرتے ہوئے بولیں: میں اس کی طرف سے مُعافی مانگتی ہوں آئندہ ایسی کوئی شکایت نہیں ہوگی، پڑوسن خالہ بڑبڑاتے ہوئے چلی گئیں۔ دادی نے کچرے کا شاپنگ بیگ دروازے کے قریب رکھے ہوئے ڈسٹ بن میں ڈال دیا، پھر ننھے میاں کے کمرے میں آئیں اور ننھے میاں کے پاس بیٹھ گئیں، باتوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

باتوں میں پوچھا: ننھے میاں! ایک بات تو بتایئے، ننھے میاں نے کہا: جی دادی! پوچھئے، دادی نے کہا: آپ کے کپڑے صاف ہیں یا گندے؟ ننھے میاں نے جواب دیا: دادی! بالکل صاف ہیں، اور آپ کا کمرہ اور گھر صاف ہے یا گندہ؟ دادی نے پھر پوچھا تو ننھے میاں کہنے لگے: کمرہ اور گھر دونوں صاف ہیں، دادی نے پھر سُوال کیا: اچھا یہ بتایئے! ہم اپنے کپڑوں کو، کمرے کو اور گھر کو صاف کیوں رکھتے ہیں۔ ننھے میاں نے جواب دیا: اس لئے کہ ہمارا پیارا مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے۔ دادی نے اگلا سُوال کیا: اور کیا گلی کو بھی صاف رکھنا چاہئے؟ گلی کو بھی صاف رکھنا چاہئے مگر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ اب کی بار ننھے میاں نے سُوال کیا۔ اس بات کو رہنے دیں کہ میں کیوں پوچھ رہی ہوں، اچھا یہ بتایئے! آپ گھر کے دروازے کے پاس کھڑے ہوں اور کوئی اپنا کچرا وہاں پھینکے تو آپ کیا کریں گے اور اسے کس طرح سمجھائیں گے؟ دادی! میں اسے منع کروں گا اور کہوں گا کہ یہ بُری بات ہے اس سے گندگی پھیلتی ہے اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں آپ اپنا کچرا ڈسٹ بن میں ڈالئے اور کچرے والے کے حوالے کیجئے یہاں مت پھینکئے، اس سے ہمیں پریشانی ہوگی۔ دادی نے کہا: اسی لئے میں نے اپنے گھر کا کچرا اپنے ڈسٹ بن میں ڈال دیا ہے۔ اپنے گھر کا کچرا........ ننھے میاں بولتے بولتے رُک گئے۔ جی ہاں بیٹا! پڑوسن خالہ نے آپ کو دیکھ لیا تھا وہ کچرا لے کر آئی تھیں اور سخت ناراض تھیں، آپ کو معلوم تو ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینا بُری بات ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے میں تو ان باتوں کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہئے اللہ کریم کے ایک نیک بندے قاضی شریح بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، یہ تابعی بزرگ اور کوفہ کے جج تھے، ان کے پاس ایک بلی تھی ایک دن وہ بلی مر گئی تو انہوں نے اپنے گھر میں ایک گڑھا کھودا اور اس بلی کو اس میں ڈال دیا اور گڑھا بند کر دیا، انہوں نے اپنی مُردہ بلی کو باہر اس وجہ سے نہیں پھینکا کہ اگر اسے باہر پھینکوں گا تو اس کی بدبو سے دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ (مکارم الاخلاق، ص228 ماخوذاً، اخبار القضاۃ، 2/220 ملخصاً) ننھے میاں! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ہمیں تکلیف نہ دیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دوسروں کو تکلیف نہ دیں، میں نے پڑوسن خالہ سے مُعافی تو مانگ لی ہے مگر آپ ابھی جا کر ان سے مُعافی مانگئے اور کہئے خالہ! آئندہ اس طرح کی کوئی غلطی نہیں کروں گا۔ ننھے میاں ندامت سے سر جھکائے دادی کی باتیں سنتے رہے پھر خاموشی سے اُٹھ کر پڑوسن خالہ کے گھر کی طرف چل دیئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو 3 شہزادے یعنی بیٹے اور 4 شہزادیاں یعنی بیٹیاں عطا فرمائیں۔ شہزادوں کے نام یہ ہیں: حضرت قاسم، حضرت عبدُ اللہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم۔ شہزادیوں کے نام یہ ہیں: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِّ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہنّ۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 6 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ ”رقیہ“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 6 نام: 1 قاسم 2 عبدُ اللہ 3 ابراہیم 4 زینب 5 اُمِّ کلثوم 6 فاطمہ۔

ت	ا	ق	ظ	ژ	ذ	ش	ز	ع
پ	ب	ا	ب	ن	م	خ	د	ب
ہ	ر	س	ر	ق	ی	ی	ہ	د
ئ	ا	م	ک	ل	ث	و	م	ا
ر	ہ	ف	د	ھ	ح	ج	ض	ل
ز	ی	ن	ب	د	ش	ھ	ب	ل
ا	م	س	ص	ف	ا	ط	م	ہ

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچّوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچّوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 مئی 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

اپریل 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 جس بچّے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو اس کی مدد کر دینا بھی خیر خواہی ہے۔ 2 آپ اپنا کچرا ڈسٹ بن میں ڈالئے۔ 3 اب سے میں بھی ڈیلی دودھ پیا کروں گا۔ 4 ان کے ننھے جذبات کی قدر کیجئے۔ 5 جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے وہ مصیبت کا شکار ہوتا ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (اپریل 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: مسجدِ نبوی کے لئے کتنے میں زمین خریدی گئی تھی؟ سوال 02: اللہ پاک نے جنگِ بدر کے دن کا کیا نام رکھا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

اپریل 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولدیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر ۔۔۔۔۔۔ والد یا سرپرست کا فون نمبر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کا مکمل پتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچّوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچّوں میں سے 12 نام ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)“ پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2021ء)

نام مع ولدیت: ۔۔۔۔۔۔۔۔ عمر: ۔۔۔۔ مکمل پتا: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل/واٹس ایپ نمبر: ۔۔۔۔۔۔۔۔ (1) مضمون کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ نمبر: ۔۔۔۔۔

(2) مضمون کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ نمبر: ۔۔۔۔۔ (3) مضمون کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ نمبر: ۔۔۔۔۔

(4) مضمون کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ نمبر: ۔۔۔۔۔ (5) مضمون کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ صفحہ نمبر: ۔۔۔۔۔

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2021ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (اپریل 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2021ء)

جواب:1 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جواب:2 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نام ۔۔۔۔۔۔ ولدیت ۔۔۔۔۔۔ موبائل/واٹس ایپ نمبر ۔۔۔۔۔۔

مکمل پتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2021ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

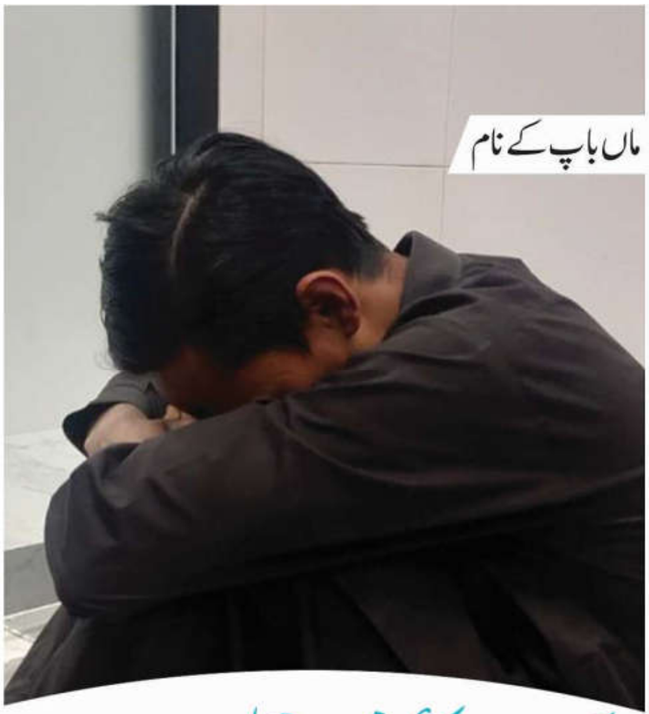

بچوں کے عمومی جملے اور ان کا نفسیاتی اثر

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

آپ نے مختلف مواقع پر بچّوں سے یہ چند جملے ضرور سُنے ہوں گے: ✿ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ ✿ میں نے نہیں اس نے کیا ہے۔۔۔ ✿ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔ ✿ اسے تو کوئی نہیں ڈانٹتا۔۔۔ وغیرہ۔

آخر بچّے اس طرح کیوں کہتے ہیں؟ ان کے پیچھے ایک گہری نفسیات پوشیدہ ہے۔ ان جملوں کے ذریعے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ گھر کا ماحول بچّے کے لئے سازگار ہے یا نہیں!

کبھی آپ نے یہ سوچا یا جاننے کی کوشش کی کہ بچّہ غلطی کرنے کے بعد یہ جملے "میں نے کچھ نہیں کیا / یہ کام اس نے کیا ہے" کیوں بولتا ہے؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ سچ کا انجام جان چکا ہوتا ہے، اس کا ننھا ذہن اس بات سے خوف زدہ رہتا ہے کہ غلطی پر ڈانٹ پڑے گی یا مار۔

آپ کے غصّہ یا مار کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچّہ یہیں سے جھوٹ بولنا سیکھتا ہے، اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ سچ بولنے پر ڈانٹ پڑے گی جبکہ جھوٹ بولنے پر کوئی کچھ نہیں کہے گا، گویا آپ کا رویّہ ہی اسے جھوٹ بولنا سکھا رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا بچّے کو غلطی پر ڈانٹ کے بجائے پیار سے نصیحت کیجئے۔ اس کی غلطی کی نشان دہی کر کے اسے سمجھایئے، اسے ایک محفوظ ماحول فراہم کیجئے تاکہ اسے یہ احساس ہو کہ والدین اس کے دشمن نہیں بلکہ خیر خواہ ہیں۔ اس طرح بچہ نہ صرف سچ بولنے کا عادی بنے گا بلکہ وہ صحیح اور غلط میں اچھے طریقے سے تمیز بھی کر سکے گا۔

کسی بات پر بچّے کو ڈانٹ پڑی، وہ کمرے کے کونے میں خاموشی سے اداس بیٹھ گیا، اب آپ اس سے پیار بھرے لہجے میں یہ پوچھیں کہ بیٹا کیا ہوا، اتنے اداس کیوں ہو؟ اگر وہ آپ کو اس طرح کا جواب دے کہ "سب مجھے ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں" یا "ہر کوئی مجھے ہی ڈانٹتا ہے" تو آپ شاید جان جائیں کہ بچے کے ان جملوں کے پیچھے کیسا درد چھپا ہے؟ جس کا وہ اظہار نہیں کر پا رہا! وہ اس عمر میں کس نفسیاتی اذیت کا شکار ہو چکا ہے ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ والے سلوک سے بچّے کی خود اعتمادی اور ذہنی صلاحیت کو نقصان پہنچتا ہے۔

مذکورہ مثال کے علاوہ اگر آپ دیگر جملوں پر بھی غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کا بچّہ اس وقت کچھ نفسیاتی اُلجھنوں کا شکار ہے۔

جن بچّوں کو شروع سے ہی گھر کا ایسا ماحول ملا ہو اور ان کی تربیت کے انداز پر توجہ نہ دی گئی ہو تو بچّوں کی ذہنی صلاحیتیں ٹُوٹ پُھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ زندگی کے ہر موڑ پر انہیں ناکامی کا سامنا رہتا ہے اور ایسے بچے بڑے ہو کر معاشرے میں ایک ناکام فرد کی سی زندگی گزارتے ہیں۔

محترم والدین! خدارا اپنے بچّوں کی تربیت کا انداز درست کیجئے۔ ان کی صلاحیتوں کو نکھاریئے، ان کے ننھے جذبات کی قدر کیجئے، ان کی حوصلہ افزائی کیجئے۔ آپ کا دُرست اندازِ تربیت ہی معاشرے کو بلند حوصلہ، باصلاحیت اور اخلاق و کردار سے مزین فرد فراہم کر سکتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل اسکالر، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلام اور عورت

رمضان کی قدر کیجئے

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ایک مسلمان کی زندگی میں ماہِ رمضانُ المبارک کا بہت اہم کردار ہے کہ جس طرح ایک بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستعمال کے لائق کر دیتی ہے، ایسے ہی ماہِ رمضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔ خوش قسمت لوگ اس کا انتظار کرتے، اس کے لمحات کی قدر کرتے، اس کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں عبادت کی کثرت کرتے ہیں، اپنے رب سے بخشش و مغفرت کا سوال کرتے ہیں اور رب کی رحمت سے دنیا و آخرت کے انعامات پاتے ہیں۔ مومنوں کی امّی جان بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیس دن نماز اور نیند کو ملاتے تھے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو اللہ پاک کی عِبادت کے لئے کَمر بَستہ ہو جاتے۔[1] ایک اور روایت میں فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رنگ مبارک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا اور آپ نَماز کی کثرت فرماتے اور خوب دُعائیں مانگتے۔[2] ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے معمولات کو اس طرح ترتیب دیں کہ روزہ کے ساتھ ساتھ فرض نمازوں کی پابندی، تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین کی ادائیگی، تلاوتِ قراٰن، ذکر و درود اور مناجات و دعا کے لئے بھی وقت میسر ہو سکے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رَمَضان شریف کی ہر رات آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا فرشتہ) یہ نداء (اعلان) کرتا ہے، "اے بھلائی طلب کرنے والے! ارادہ پختہ کرلے اور خوش ہو جا، اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے! برائی سے باز آجا۔ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قَبول کی جائے، ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔"[3] لہٰذا میری پیاری بہنو! اس مبارک مہینے میں اپنے رب سے بخشش کا سوال کرنے، اس کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرنے اور اس سے اپنی حاجات طلب کرنے میں ہر گز غفلت نہ کیجئے، اگر آپ اہلِ خانہ کو اعتماد میں لے کر اپنے گھر کی مسجدِ بیت میں اعتکاف کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو پھر ان تمام کاموں کو بہت ہی بہترین انداز میں آپ کر سکیں گی، اعتکاف جہاں سنّتِ سیدُ الانبیاء ہے وہیں یہ اُمّہاتُ المؤمنین کا طریقہ بھی رہا ہے، چنانچہ اُمّ المؤمنین بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمضانُ المبارَک کے آخِری عَشَرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عنہن اعتِکاف کرتی رہیں۔[4]

اعتکاف کے فضائل پر دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1. جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[5]
2. جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں دس دن کا اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔[6]

اللہ کریم ہم سب کو رَمَضانُ المبارک کی قدر نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسند احمد، 9 / 338، حدیث: 24444 (2) شعب الایمان، 3 / 310، حدیث: 3625 (3) در منثور، 1 / 146 (4) بخاری، 1 / 664، حدیث: 2026 (5) جامع الصغیر، ص516، حدیث: 8480 (6) شعب الایمان، 3 / 425، حدیث: 2966۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کا قدیم مزار

سیدہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کا قدیم مزار

سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہُ عنہا کا قدیم مزار

تین مقدس بیبیاں

مولانا محمد بلال سعید عطاری مَدَنی*

سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰ، سیّدہ عائشہ صدّیقہ اور سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رضی اللہُ عَنْہُنَّ وہ ہستیاں ہیں جن کا وصال رمضانُ المبارک میں ہوا لہٰذا اس مناسبت سے ان نفوسِ قدسیہ کے احوالِ کریمہ ملاحظہ کیجئے۔

سیدہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا وہ عظیمُ الشان ہستی ہیں جنہیں حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پہلی زوجہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے دور کے نامور سرداروں کے مقابلے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زوجیت میں آنے کو ترجیح دی نیز پیارے آقا کی ہر قدم پر مدد فرمائی اور اپنا جان و مال آپ کی خدمت کے لئے پیش کردیا، اسی بنا پر پیارے آقا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: بخدا! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، یہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا، جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی مجھے کچھ دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا مال دے دیا اور انہی کے شکم سے اللہ کریم نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔(1) نیز جب آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی تو آپ کے قلب پر لرزہ طاری ہوگیا، آپ نے غار میں پیش آنے والا واقعہ بی بی خدیجہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ ”مجھے اپنی جان کا ڈر ہے!“ یہ سُن کر بی بی خدیجہ نے کہا: کہ نہیں، ہرگز نہیں، خدا کی قسم! اللہ پاک آپ کو کبھی بھی رُسوا نہیں کرے گا، آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں، دوسروں کا بار خود اٹھاتے ہیں، اپنا مال محتاجوں کو عطا فرماتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے میں آنے والی مشکلات میں مدد فرماتے ہیں۔(2) معلوم ہوا ہماری امّی جان بی بی خدیجہ دینِ متین کی سربلندی اور آقا کریم کی دل جوئی کے لئے کس طرح کوشاں رہیں، یہی وجہ ہے کہ پیارے آقا کو ان سے بے حد محبت تھی اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کو یاد فرماتے تھے، جیسا کہ ایک بار بی بی خدیجہ کی بہن حضرتِ ہالہ بنتِ خُوَیْلِد رضی اللہُ عنہا نے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، تو آپ کو بی بی خدیجہ کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا اور آپ پر رقّت طاری ہوگئی۔(3)

سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی صاحبزادی ہیں، آپ کی والدہ کا نام ”اُمِّ رومان“ ہے، آپ کا نکاح حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نبوت کے دسویں سال مکۂ مکرّمہ میں ہوا لیکن رخصتی شوال 2 ھ میں ہوئی، آپ کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نکاح نہیں کیا۔(4) اللہ پاک نے آپ کو بے شمار خصوصیات سے نوازا تھا، آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیّدہ فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کروگی؟ سیّدہ فاطمہ نے عرض کیا: ضرور یارسولَ اللہ! میں محبت کروں گی، اس پر آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تو عائشہ سے محبت رکھو۔(5) **تقویٰ و پرہیزگاری:** زہد و

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

تقویٰ و پرہیز گاری میں بھی آپ رضی اللہ عنہا نمایاں مقام پر فائز تھیں جیسا کہ آپ نے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے لئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے جنّت میں آپ کی ازواجِ مطہّرات میں رکھے! آقا کریم نے فرمایا: اگر تم اس رتبہ کی تمنا کرتی ہو تو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو، سیّدہ عائشہ صدّیقہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس وصیت و نصیحت پر اس قدر کاربند رہیں کہ کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔[6] **علمی شان و شوکت:** قراٰنِ کریم، احادیثِ کریمہ اور شرعی علوم و احکام میں مہارت کا جو ملکہ آپ کو عطا ہوا وہ اور کسی خاتون کے حصے میں نہ آیا، یہی وجہ ہے کہ **حضرت عائشہ صدّیقہ پہلی مفتیۂ اسلام ہیں، صحابۂ کرام بھی آپ رضی اللہ عنہا کی جانب رجوع فرمایا کرتے تھے** جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی تو حضرت عائشہ سے دریافت کرتے تو ان کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔[7] آپ سے 2210 احادیث مروی ہیں ان میں سے 174 متفق علیہ ہیں یعنی بخاری و مسلم دونوں میں ہیں۔[8]

سیّدہ فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لاڈلی اور سب سے چھوٹی شہزادی ہیں۔[9] **آپ نے بحیثیتِ ماں، بیوی اور بیٹی ایسی زندگی گزاری جو تمام مسلمان خواتین کے لئے مشعلِ راہ ہے**، نیز ہمیشہ آپ کا تذکرہ عقیدت و احترام سے کیا جاتا رہے گا۔ بیوی ہونے کی حیثیت سے آپ کا کردار ملاحظہ ہو! چنانچہ بی بی فاطمہ نکاح کے بعد جب حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے گھر میں تشریف لائیں تو گھر کے تمام کاموں کی ذمّہ داری آپ پر آگئی، آپ نے اس ذمّہ داری کو بہت اچھے طریقے سے نبھایا اور زندگی کے ہر موڑ پر اپنے شوہر کا ساتھ دیا، اسی طرح "ماں" ہونے کی حیثیت سے آپ نے جس طرح اپنی اولاد بالخصوص حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کی اعلیٰ تربیت و پرورش کی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بحیثیتِ بیٹی بھی آپ کی زندگی انتہائی شاندار تھی، چنانچہ سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا صبر، شکر، توکّل اور سنجیدگی کے ساتھ ساتھ کئی مبارک اوصاف بالخصوص محبتِ رسول سے سرشار تھیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذرا سی تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں، نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال شریف کے بعد حضرت فاطمہ کبھی ہنستی نہ دیکھی گئیں۔[10] اسی طرح آپ کی اپنے بابا جان سے محبت کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ جب رسولِ کریم بی بی فاطمہ کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ حضورِ پاک کی تعظیم و تکریم کے لئے کھڑی ہو جاتیں، آپ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی نشست پر بٹھاتیں۔[11] اللہ کریم ان تینوں بزرگ خواتین کا خصوصی فیضان ہمیں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الاستیعاب، 4/384 (2) بخاری، 1/8، حدیث: 3 (3) بخاری، 2/565، حدیث: 3821 (4) اجمال ترجمہ اکمال، 8/69 (5) مسلم، ص1017، حدیث: 2442 (6) مدارج النبوہ، 2/472 (7) ترمذی، 5/471، حدیث: 3909 (8) اجمال ترجمہ اکمال، 8/70 (9) الاصابہ، 8/263 (10) معجم کبیر، 22/399، حدیث: 995 (11) ترمذی، 5/466، حدیث: 3898۔

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات برائے جولائی 2021

1 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس کس جانور کا گوشت تناول فرمایا

2 قربانی کرنے کے 5 دنیاوی فائدے

3 قومِ ثمود کی نافرمانیاں

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 اپریل 2021ء

مزید تفصیلات کیلئے اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے:

+923012619734

ضائع نہ کریں!

رپورٹس اور ضروری کاغذات

(تیسری اور آخری قسط)

اُمِّ نور عطاریہ

بیماری وغیرہ اس امتحان گاہِ زندگی میں آتی ہی رہتی ہے، یہ بیماریاں ایک مسلمان کے یا تو گناہ معاف کرواتی ہیں یا پھر درجات بلند کرواتی ہیں، لیکن اس معاملے میں بھی کچھ احتیاطوں کی ضرورت ہے، جب بھی گھر میں کسی بیمار کی کوئی دوائی لائیں یا چیک اپ اور ٹیسٹ وغیرہ کروائیں تو اس چیک اپ کی رسیدیں، ٹیسٹ کی رپورٹس، دوائی کی پرچیاں اور بلز محفوظ رکھیں، ان کو ضائع نہ کریں، کیونکہ اللہ نہ کرے کبھی ایک ہی بیماری بار بار لوٹ کر آتی ہے تو ڈاکٹرز کو اس کی پرانی رپورٹس اور تشخیص کی رسیدوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

بالخصوص حمل کی صورت میں تو ہر رسید اور رپورٹ لازمی محفوظ رکھیں اور اسی طرح بلڈ پریشر، دل، گردوں، ہیپاٹائٹس اور دیگر بڑی بیماریوں میں مبتلا افراد کی رپورٹس وغیرہ بہت احتیاط سے رکھیں۔

کپڑے دھوتے وقت گھر کے مَردوں کی جیبوں سے عموماً کئی طرح کی رسیدیں، بلز اور کارڈز وغیرہ نکلتے ہیں، ان کاغذات کو بھی محتاط طریقے سے سنبھال لیجئے، بعض اوقات مَرد بھی کہہ دیتے ہیں کہ ان کی ضرورت نہیں لیکن بعد میں خود ہی تقاضا بھی کرتے ہیں اور ڈھونڈ بھی رہے ہوتے ہیں، اس لئے کوشش کیجئے کہ ایک الماری وغیرہ میں کوئی جگہ ان سب کاغذات، بلز اور میڈیکل رپورٹس وغیرہ کے لئے مختص کردیں تاکہ ضرورت پڑے تو بروقت مل سکیں۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں ان کاغذات کو محفوظ کرنے کے دیگر جدید ذرائع بھی ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ضروری کاغذات کی موبائل کے ذریعے صاف ستھری تصاویر بنائیں اور اپنے میل اکاؤنٹ کے ذریعے اپنی ہی آئی ڈی پر میل کردیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تمام کاغذات کو اسکین کرکے پی ڈی ایف فائل بنالیں اور گوگل ڈرائیو پر محفوظ کرلیں۔ اگر آن لائن محفوظ نہ کرنا چاہیں تو یہ تصاویر گھر کے دو یا تین موبائلز میں محفوظ کرلیں، اسکین کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کاغذات کی کبھی کہیں بھی ضرورت پڑے تو جلد میسر آسکتے ہیں، پرنٹ نکلوایا جاسکتا ہے، فوٹو کاپی کے لئے بار بار اوریجنل کاغذات نکالنے کی بچت ہوتی ہے۔ البتہ ہر صورت میں اصل کاغذات پھر بھی محفوظ رکھنے ہوں گے۔

گھر میں عموماً ضائع ہوجانے والی چیزوں میں بچّوں کی کتابوں اور کاپیوں کی طرح ایک اہم چیز ان کی پنسلیں اور کلرز بھی ہیں۔ یاد رکھئے! بچے تو بچّے ہیں، اس بات کا خیال آپ کو کرنا ہے کہ قلم یعنی پنسل یا پین کے ذریعے علم لکھا جاتا ہے اس لئے اس کا ادب بھی کرنا چاہئے کہیں بے ادبی کی جگہ نہ گرے، بچّوں کی عادت ہوتی ہے کہ جونہی پنسل چند بار تراشنے کے بعد چھوٹی ہوئی یا دوسرے بہن بھائی کے پاس بڑی پنسل دیکھی تو چھوٹی پنسل پھینک کر بڑی کا تقاضا شروع کردیتے ہیں، جبکہ بعض تو والدین بھی ایسے ذہن کے ہوتے ہیں کہ جھٹ چھوٹی پنسل پھینک کر بچّے کے ہاتھ میں بڑی تھمادیتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھئے! اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو پورا پورا استعمال کرنا کنجوسی ہرگز نہیں جبکہ انہیں استعمال کے قابل ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ضائع کردینا اسراف و گناہ ضرور ہے۔ مارکیٹ میں پنسل کے لئے ایک پائپ کی طرح کا پنسل ہی کے سائز کا کور ملتا ہے، چھوٹی پنسل اس میں فِٹ کردی جائے تو بڑی بن جاتی ہے یوں بچّے بھی راضی رہیں گے اور پنسل جو کہ علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے وہ بھی ضائع نہ ہوگی۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

کیا عورت گھر کی چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے جیسے نیچے گرمی ہے یا لائٹ گئی ہوئی ہو تو چھت پر نماز پڑھ لی جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ بے پردگی نہ ہو۔ مثلاً چھت پر اگر اتنی اونچی باؤنڈری وال ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھیں تو دوسروں کے گھروں پر نظر نہیں پڑتی اور دوسروں کی نظر بھی اس عورت پر نہیں پڑے گی تب تو کوئی گناہ نہیں لیکن عورت کا بند کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے: ”عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم قال: صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا“ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد، 1/96، حدیث:570)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے لئے روزے کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن سحری کے وقت عادت کے مطابق 7 دن میں پاک ہوئی، لیکن اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ غسل کر سکے، تو کیا اس پر روزہ رکھنا لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اسلامی بہن صبح صادق سے پہلے دس دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کر کے، کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہو، تو اس دن کا روزہ رکھنا اس اسلامی بہن پر فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا اس پر واجب ہے، مثلاً کھانے پینے سے باز رہے۔ (بہارِ شریعت، 1/382، فتاویٰ خلیلیہ، 1/505)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حیض کی حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حیض کی حالت میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ حیض و نفاس والی عورت کے متعلقہ احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/379)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

شعبانُ المعظم اور رَمَضانُ المبارک کے چند اہم واقعات

21 شعبانُ المعظم 673 ہجری
عرس لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مروندی حنفی
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان المعظم 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ عثمان مروندی لعل شہباز قلندر" پڑھئے)

29 شعبانُ المعظم 1423 ہجری
یومِ حاجی مشتاق عطّاری
دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے پہلے نگران
(مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عطار کا پیارا" پڑھئے)

یکم رمضانُ المبارک 471 ہجری / یومِ ولادتِ غوثِ پاک
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438 تا 1442ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے)

3 رمضانُ المبارک 11 ہجری / عرسِ سیّدتنا فاطمۃُ الزہراء
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 تا 1440ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "شانِ خاتونِ جنّت" پڑھئے)

10 رمضانُ المبارک 10 سنِ نبوی / عرس اُمّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ" پڑھئے)

15 رمضانُ المبارک 3 ہجری / یومِ ولادتِ امام حسن مجتبیٰ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاول 1441، رمضان المبارک 1438، 1441ھ اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "امام حسن رضی اللہ عنہ کی 30 حکایات" پڑھئے)

17 رمضانُ المبارک 57 یا 58 ہجری / عرس اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ" پڑھئے)

17 رمضانُ المبارک 2 ہجری / عرس شہدائے غزوۂ بدر
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" پڑھئے)

رمضانُ المبارک 2 ہجری
عرس حضرت سیّدتنا رُقیہ بنت رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" ص 694 تا 695 پڑھئے)

20 رمضانُ المبارک 8 ہجری
فتحِ مکّۂ مکرمہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1440ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" ص 411 تا 453 پڑھئے)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ رضی اللہ عنہم اجمعین و رحمۃ اللہ علیہم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

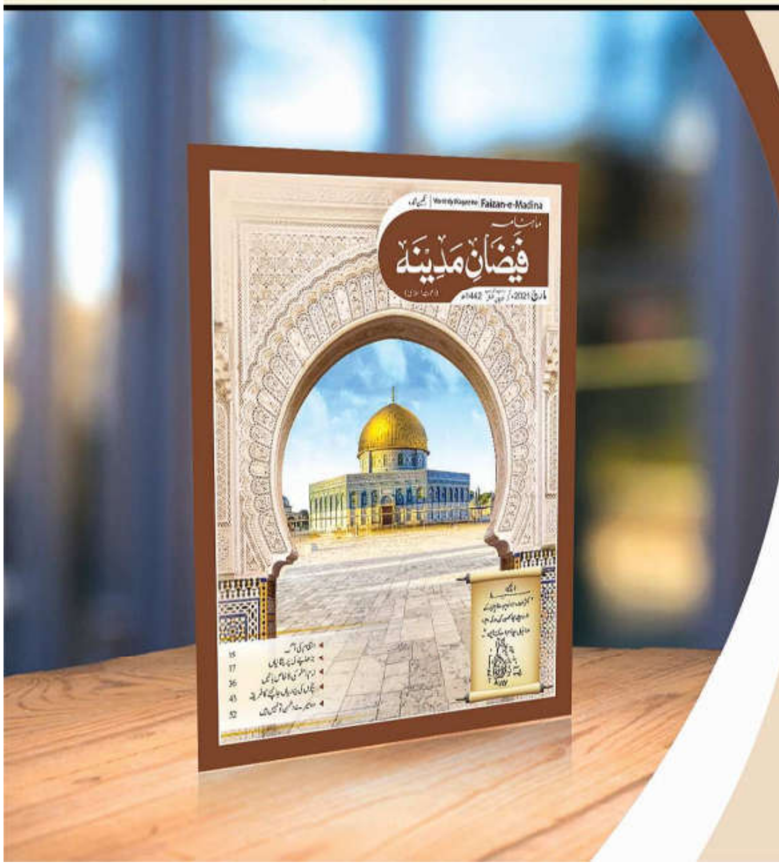

شاید بہت دیر کردی

میری 8 سال کی بیٹی کی ضد پر میں نے اس سال جنوری میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ کروائی۔ اس کے بہترین اثرات ہمارے گھر میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ سب بہت شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ میری بیٹی چھوٹی بہنوں کو کہانی پڑھ کر سناتی ہے، مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ میں بہت دیر کردی۔ (اُمِ سحیم، کراچی)

جلدی کیجئے! کہیں آپ کو بھی دیر نہ ہوجائے

ہر مہینے بچوں، بڑوں اور خواتین سبھی کے لئے طرح طرح کے معلوماتی، دلچسپ اور تربیت و اصلاح والے بہترین مضامین پڑھنے کے لئے آج ہی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

پورے سال کی بکنگ

رنگین شمارہ: 1400 سادہ شمارہ: 1000

بکنگ کے لئے رابطہ: 03131139278

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

(مارچ2020ء تا فروری2021ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 79 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی مُلاحظہ کیجئے چنانچہ ملک و بیرونِ ملک میں:

* **جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات)** کی تعداد 845 سے بڑھ کر 891 ہوگئی ہے جن میں فی سبیلِ اللہ درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 60ہزار733 سے بڑھ کر تقریباً 65ہزار866 ہوگئی ہے، جبکہ فارغ التحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 10 ہزار841 سے بڑھ کر تقریباً 13 ہزار455 ہوگئی ہے۔ * **فیضان آن لائن اکیڈمی** کی شاخیں (Branches) 37 سے بڑھ کر 42 ہوگئی ہیں جن میں قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالِم کورس اور دیگر تقریباً 58 دینی و اصلاحی آن لائن کورسز کرنے والوں کی تعداد 14ہزار104 سے بڑھ کر تقریباً 18ہزار691 ہوگئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً **19ہزار** سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ * **بچوں اور بچیوں کے مدارسُ المدینہ** کی تعداد 4ہزار41 سے بڑھ کر 4ہزار225 ہوگئی ہے جن میں قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 1لاکھ 79ہزار550 سے بڑھ کر تقریباً 1لاکھ 97ہزار12 ہوگئی ہے جبکہ حفظِ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 87ہزار321 سے بڑھ کر تقریباً 92ہزار 47 اور ناظرہ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 2لاکھ 72ہزار248 سے بڑھ کر تقریباً 2لاکھ94ہزار307 ہوگئی ہے۔ * **مدرسۃُ المدینہ (بالغان وبالغات)** کی تعداد 26ہزار717 سے بڑھ کر تقریباً 34ہزار441 ہوگئی ہے، جن میں قراٰنِ پاک کی فی سبیلِ اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) سیکھنے والے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1لاکھ83ہزار4 سے بڑھ کر تقریباً 1لاکھ96ہزار935 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نابینا (Blind) بچّوں کے لئے الگ سے مدرسۃُ المدینہ کا قیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے، جہاں دیکھنے کی نعمت سے محروم یعنی نابینا (Blind) بچوں کو فی سبیلِ اللہ قراٰنِ کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ * **المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center):** دعوتِ اسلامی کے تحریر و تالیف کے شعبے "المدینۃُ العلمیہ" کی جانب سے 2020 میں 12ہزار399 صفحات پر مشتمل 235 کُتب و رَسائل پر کام ہوا۔ * **مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے تحت جاری ہونے والے میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قرآنیات پر 60 مضامین، حدیث و سیرت پر 200 مضامین، کم و بیش 800 صحابہ و اسلاف کا تذکرہ، 200 علمی و تحقیقی مضامین، 30 سفرنامے، بچّوں کے لئے 270 مضامین، خواتین کے لئے 150 مضامین، طبّی و روحانی علاج پر 100 مضامین، تاجروں کے لئے 130 مضامین اور دیگر کئی عنوانات پر سینکڑوں مضامین شائع کئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ * **ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ (Translation Department)** کی جانب سے کثیر کتب و رسائل، بیانات اور مختلف پمفلٹس کا انگلش، چائنیز، بنگالی، تُرکی، فرنچ اور ہندی سمیت دنیا کی 38 زبانوں (Languages) میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ نیز یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔ * **مدنی قافلے:** دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام و تعلیمات پہنچانے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے مدنی قافلے سفر کرتے رہتے ہیں۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net